عیسائیت
مذاہب

ہمارے زمانیکی داستان

ہمارے زمانےکی داستان

مصنف

ڈبلیو۔ اے۔ سپائی سر

"کیونکہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لیے لکھی گئیں تاکہ صبر سے اور کتاب مقدس کی تسلی سے اُمید رکھیں"

اورینٹل واچ مین پبلشنگ ہاؤس سلزبری پارک پونا۔ انڈیا

پہلا ایڈیشن ۱۹۳۵ء ۲۵۰۰ جلد

ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم
اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اُس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک
چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے۔ جب تک
پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارا تمہارے دلوں میں نہ چمکے۔

مضامین

نمبر باب	مضمون	نمبر صفحہ

تصاویر کی فہرست

مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ

انقلاب زمانہ

تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے ۱

دیباچہ

یہ زمانہ طرح طرح کے واقعات سے پُر ہے۔ قوموں کی تاریخ میں تغیر و تبدل بہت جلد جلد وقوع میں آ رہے ہیں۔ ساری دُنیا میں ہل چل مچ رہی ہے۔ ہر ایک قوم کے مدبر یہ سوال پوچھ رہے ہیں۔ کہ جو واقعات رونما ہو رہے ہیں اُن کے کیا معنی ہیں؟ نوع انسان کی تاریخ میں اب کیا وقوع میں آئے گا؟

یہاں ایک کتاب ہے جو دیگر ساری کتابوں سے علیحدہ ہے۔ ہمارے زمانہ حال کے بارے میں اس میں روشنی پائی جاتی ہے۔ اس کا کلام آسمانی آواز ہے۔ اسمیں انسان کی ماضی تاریخ کا ذکر ہے۔ اور زمانہ حال کے واقعات کے معنی بتاتی ہے۔ اور آنے والے واقعات کی راہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ جس کتاب کا یہ حال ہو وہ یقیناً زندہ خدا کا کلام ہوگی۔ اُس خدا کا کلام جو کل نوع انسان کا خالق ہے۔ بائبل ہی ایک ایسی کتاب ہے۔

۱ (زبور ۱۱۹:۱۰۵)

نبوت کا کلام

مستقبل زمانے کے واقعات کا صحیح صحیح بیان کرنے کی طاقت الوہیت کا نشان ہے۔ بائبل میں ذکر ہے۔ کہ زمانہ سابق میں خداوند نے سارے مذہبی معلموں اور قوموں کے مذاہب سے یہ دعوےٰ کیا۔ "وہ انہیں آشکارا کریں اور ہمیں ہونے والی چیزوں کی خبر دیں۔ اور ہمیں دکھائیں کہ اُن کی اگلی پیشینگوئیاں کیا تھیں۔ تاکہ ہم انہیں سوچیں۔ تو کہ آگے کو کیا ہوگا تاکہ ہم جانیں کہ تم الہٰ ہو"۱ اور قوموں کے سارے معبود خاموش رہے کیونکہ وہ الہٰ نہیں بلکہ آدمیوں کے اپنے خیالات کا وجود ہیں۔

صرف زندہ خدا ہی آغاز سے انتہا تک کی باتیں بتا سکتا ہے اور بائبل کی پیشین گوئیوں میں اُس نے یہ کرکے بھی دکھایا۔ اُس نے ایسا صاف و صریح ثبوت دیا ہے کہ جو شخص واقعات کا لحاظ کرتا ہے۔ وہ یقیناً جان لیتا ہے کہ بائبل زندہ اور برحق خدا کی آواز ہے۔

بائبل کا خدا ہمارے طبعی دلوں کی بے ایمانی اور سرکشی سے واقف ہے۔ اور اُس نے اپنے بڑے رحم سے ہم کو ثبوت پر ثبوت دیا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے "میں نے قدیم سے ہونے والی باتوں کی خبر دی ہے۔ وہ میرے منہ سے نکلیں۔ میں نے انہیں مشہور کیا۔ میں نے اُنہیں ناگہاں کیا۔ اور وہ بر آئیں کیونکہ میں جانتا تھا۔ کہ تو مغرور ہے۔ اور تیری گردن کا پٹھا لوہے کا ہے۔ اور تیری پیشانی پیتل کی ہے۔ اسلئے میں نے ابتدا سے یہ باتیں کہہ سنائیں اور اُنکے واقع ہونے سے پیشتر تجھ پر ظاہر کی ہیں۔ تانہ ہو کہ تو کہے کہ بت نے یہ کام کیا۔ اور میرے کھودے ہوئے صنم نے اور میری ڈھالی ہوئی مورت نے یہ باتیں فرمائیں"۲

صرف مسیحی مقدس نوشتوں ہی میں صحیح صحیح تاریخی پیشینگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ جن میں پہلے سے قوموں اور سلطنتوں کی تواریخ اُن واقعات کے وقوع میں

۱ (یسعیاہ ۴۱: ۲۲ و ۲۳) ۲ (یسعیاہ ۴۸: ۴ و ۵)

آنے سے پیشتر دی گئی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ زندہ خدا جو اس کتاب میں متکلم ہے آغاز سے انتہا کی باتیں جانتا ہے۔ چند سال گذرے ایک دن شام کے وقت میں نبوت کا ایک حصہ ایک ہندوستانی نوجوان کے ساتھ پڑھ رہا تھا وہ صاحب فہم اور یونیورسٹی کا طالب علم تھا۔ بائبل اس کے لئے ایک نامعلوم کتاب تھی۔ ہم نے اُس قدیم نبوت کو (دانی ایل ۲ باب) پڑھا جس میں قوموں کی تاریخ قدیم زمانے سے ہمارے زمانے تک پہلے سے بتادی گئی ہے۔ میں نے اُس سے کہا کہ اے نوجوان کیا تم اپنی تاریخ دانی سے یہ بتا سکتے ہو کہ یہ نبوت جو دو ہزار برس پہلے لکھی گئی کیسے پوری ہوئی ہے؟۔ اُس نے سوچ کر جواب دیا میں جانتا ہوں کہ اس نبوت میں تاریخ کے اُس دور کا بیان ہے جو ٹھیک طور پر پوری ہوئی اور واقعات کا سلسلہ بھی ٹھیک طور سے پورا ہوا۔ پھر اُس نے سر اٹھا کر بڑی سنجیدگی سے کہا "صرف زندہ خدا ہی ان واقعات کو اُن کے وقوع سے پیشتر لکھوا سکتا تھا" یہ راست ہے۔ تکمیل شدہ نبوت اسکی شاہد ہے۔ اور یہ شہادت یقینی اور صحیح ہے۔ کہ زندہ خدا کی آواز مقدس بائبل میں بول رہی ہے۔

پس ہم اسکا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ہمارے زمانے کے لئے اس میں کیا روشنی پائی جاتی ہے ایک قدیم بادشاہ جسے یہ کتاب ملی تھی یہ چلا کر کہتا ہے "تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ اور میری راہ کی روشنی ہے"۱

جو زمانہ آج ہمارے سامنے ہے۔ اُس پر یہ کلام اب بھی روشنی ڈالتا ہے۔

۱(زبور ۱۱۹:۱۰۵)

امریکہ کے نیویارک شہر میں دنیا کی سب سے بڑی بلند عمارت جو زمین سے ۱۲۴۸ فٹ اونچی ہے۔ اس میں ۱۰۲ منزلیں ہیں جن میں ۲۵۰۰۰ کرایہ دار معہ خاندان رہائش اختیار کر سکتے ہیں اور اس میں ۶۳ ایلیویٹرز ہیں جو صرف ایک منٹ میں ۸۰ ویں منزل پر لوگ پہنچا سکتے ہیں اس کی چوٹی پر گراف زیپلن ہوائی جہاز لنگر ڈالتا ہے۔ جہاں مسافر ہوائی جہاز میں سے اتر کر ایلیویٹرز کے ذریعے سے نیچے زمین پر جاتے ہیں

ولیم کرے صاحب - ہندوستانی اخبار نویسی کا موجد

باب ۱

علم کی ترقی

آخری صدی میں

دو ہزار پانچ سو سال کا عرصہ گذرا کہ خدا کے ایک نبی نے جو اُس وقت بابل میں اسیر تھا یہ سادہ لیکن عجیب الفاظ تحریر فرمائے جو خدا کے فرشتے نے اُس سے کہے تھے ۔

"تو اے دانی ایل اُن باتوں کو بند کر رکھ اور کتاب پر آخر کے وقت تک مہر کر رکھ ۔ بہتیرے سر اسر ملاحظہ کریں گے (ادھر اُدھر دوڑیں گے) اور دانش زیادہ ہوگی" ۱

اس پیشین گوئی کا تعلق جس زمانے سے ہے وہ صاف طور سے بیان ہوا

۱دانی ایل ۱۲ : ۴

قدیم مصریوں کی تحریریں جن میں حروف کی بجائے تصویریں بنی ہوتی تھیں

ہے۔ ”ان باتوں کو بند کر رکھ اور کتاب پر (دانی ایل کی کتاب) آخر کے وقت تک مہر کر رکھ“۔ کس زمانہ تک؟ آخر کے وقت تک اور آخر کا وقت عین آخر تک جا پہنچتا ہے۔ پس اس پیشین گوئی کا تعلق اُس قلیل زمانے سے ہے جو آخر سے پیشتر ہوگا۔ پھر اس وقت کیا وقوع میں آئیگا؟ اس کتاب پر سے مہر کیوں ہٹا دی جائیگی ”بہت لوگ ادھر اُدھر دوڑیں گے اور دانش زیادہ ہوگی“۔ اس امیر غیب بین کے یہ الفاظ صاف طور سے ہمیں بتاتے ہیں کہ جس زمانے کو بائبل نے آخر کا زمانہ کہا ہے۔ اُس زمانے کا بڑا نشان علم کی نہایت افراط ہوگی کیا ہم ایسے زمانے میں رہتے ہیں؟ اگر ایسا ہو تو ہم یقیناً جان سکتے ہیں کہ آخر قریب ہے۔
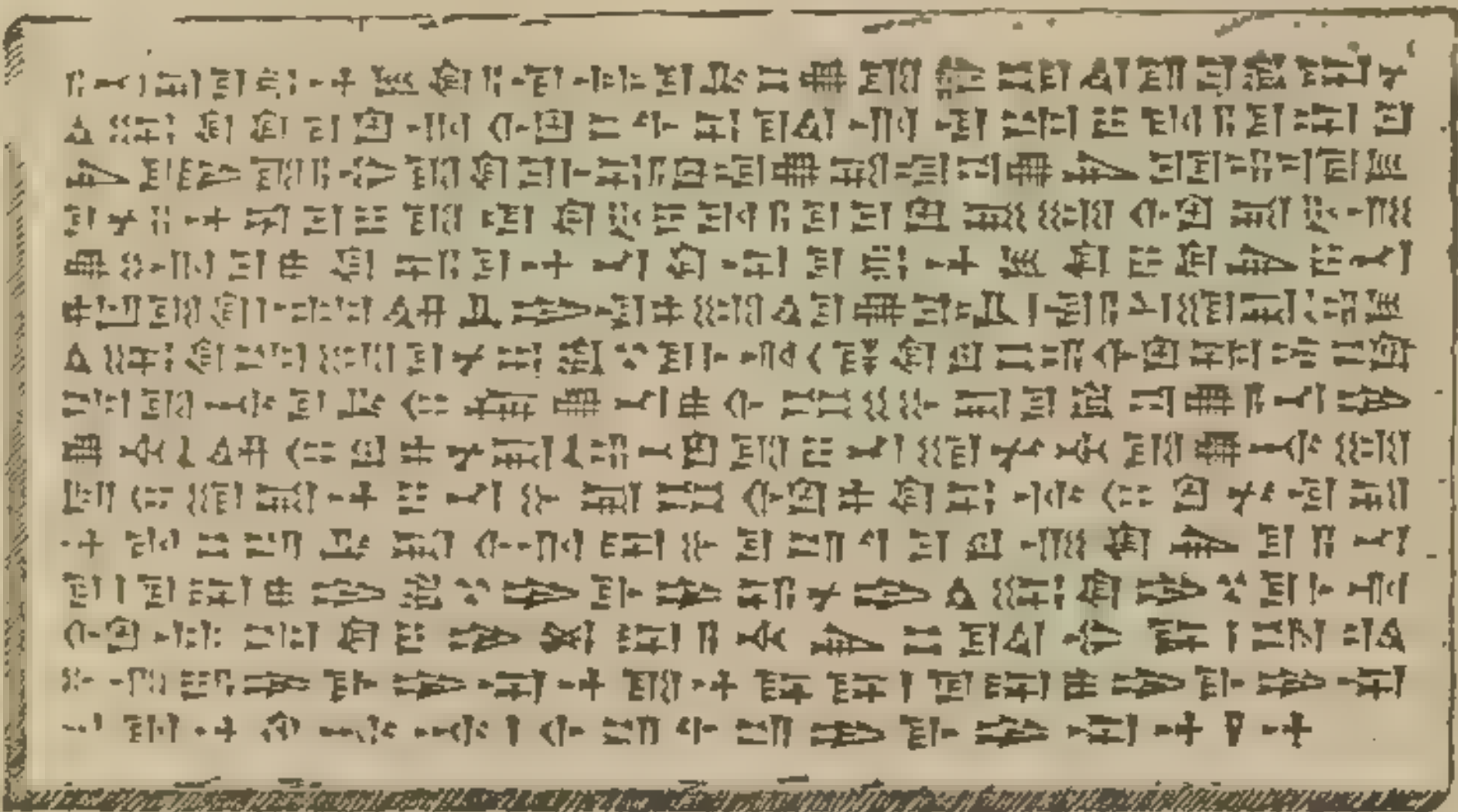
میخی شکل کا نوشتہ (اہل بابل کی گرفتاری کا بیان)

خدا کا مقرر کردہ وقت

"آخر کا وقت"، مقررہ وقت ہے ۔

اور وہ جو قوم کے درمیان اہل دانش ہیں وہ بہتوں کو تربیت کریں گے لیکن وہ تلوار سے اور آتش سے اور اسیر ہونے سے اور لوٹے جانے سے بہت دنوں تک تباہ رہیں گے اور جب وہ تباہی میں پڑیں گے ۔ اُنہیں تھوڑی سی کمک پہنچے گی لیکن بہتیرے خوشامد گوئی سے اُن میں شامل ہو جائیں گے اور بعضے

قلمی نسخے

اہل فہم گر جائیں گے تاکہ اُن کا امتحان ہو اور وہ صاف و سفید ہو جائیں گے یہاں تک کہ وقت آخر آئے۔ کیونکہ یہ مقررہ وقت پر موقوف ہے ۱۔

جس طاقت کی طرف یہاں اشارہ ہے۔ وہ تاریخ میں پوپیت کہلاتی ہے ۔ یہ طاقت رومی سلطنت کے تباہ ہونے پر برپا ہوئی ۔ اور اس نے یہ دعوے کیے کہ روحانی اور دنیاوی امور پر بین نا سکیر حکومت رکھتی ہوں اس طاقت کا اختیار "ایک مدت اور مدتین اور آدھی مدت تک"، ۲ رہے گا یہ ساڑھے تین سال ہوئے۔

۱ (دانی ایل ۱۱ : ۳۳ سے ۳۵) ۲ (دانی ایل ۷ : ۲۵)

"یعنی بیالیس ہفتے، یا ایک ہزار دو سو ساٹھ دن جو نبوت میں ایک ہزار دو سو ساٹھ سال ہوئے یہ ایک ہزار دو سو ساٹھ سال کا زمانہ سنہ ۵۳۳ ع و سنہ ۵۳۸ ع کے واقعات سے لیکر اُس وقت تک پہنچتا ہے۔ جس میں پوپیت کو کلیسیا پر غالبیہ اختیار حاصل تھا۔ یعنی سنہ ۱۷۹۳ ع سے لیکر سنہ ۱۷۹۸ ع تک جب پوپیت کا اختیار ٹوٹ گیا اور اُس کی روحانی عالمگیر حکومت ختم ہوئی۔

اسمیں "آخر کے وقت" کا آغاز ٹھیک طور سے سنہ ۱۷۹۳ ع سے سنہ ۱۷۹۸ ع تک کے واقعات سے شروع ہوتا ہے۔ جب نبی نے یہ فرمایا کہ بہت لوگ "ادھر اُدھر دوڑیں گے اور دانش زیادہ ہوگی،" تو اُس نے اسی زمانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اس کتاب کی تاریخ میں نہ ساری قوموں میں سے کسی نے اور نہ کسی مذہب نے اس کی ایسی تحقیقات اور تلاوت کی جیسی کہ گذشتہ سو سال کے عرصہ میں ہوئی۔ اس کا علم جس قدر اب حاصل ہوا۔ اُس قدر پہلے کبھی حاصل نہ ہوا تھا۔ اور جس قدر اس کی روشنی اب ظاہر ہوئی پہلے کبھی ظاہر نہ ہوئی تھی۔

اگرچہ اس نبوت میں علم کے عام افراط کی پیشین گوئی ہے۔ تو بھی اس میں اولاً کتاب مقدس کی تحقیقات اور بائبل کے علم کی ترقی کی خبر ہے۔

بائبل سوسائٹیوں کا برپا ہونا

یہ امر قابل غور ہے کہ جب سنہ ۱۷۹۳ ع سے سنہ ۱۷۹۸ ع تک پوپیت کا اختیار ٹوٹ گیا تو اسکے بعد فوراً بائبل اور ٹریکٹ سوسائٹیوں کا انتظام شروع ہو گیا۔ پوپیت کے زوال کا وقت "آخر کے وقت" کے آغاز کا نشان تھا۔ لندن کی رلیجس ٹریکٹ سوسائٹی سنہ ۱۷۹۹ ع میں شروع اور قائم ہوئی۔ اسی طرح برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی ۷- مارچ سنہ ۱۸۰۴ ع میں قائم ہوئی۔

امریکن بائبل سوسائٹی سنہ ۱۸۱۶ ع میں اور امریکن ٹریکٹ سوسائٹی

سنہ ۱۸۲۵ ع میں ختم ہوئی۔

"اس وقت تک بائبل ہاؤس میں قریباً سات سو پچیس زبانوں اور بولیوں میں کتاب مقدس کے ترجموں کی جلدیں موجود ہیں۔ مگر اس شمار میں (۱) چند متروک زبانیں بھی داخل ہیں۔ جن میں ابتدائی ترجموں کے نسخے چھاپے گئے اور نیز (۲) بعض حال کی بولیاں جن میں ترجمے کئے گئے محض زباندانی کے حاصل کرنے کی غرض سے چھاپے گئے۔ جب ان کا شمار کل شمار میں سے گھٹائیں تو چھ سو پچاس زبانیں اور بولیاں رہ جائیں گی جن میں کم از کم مقدس
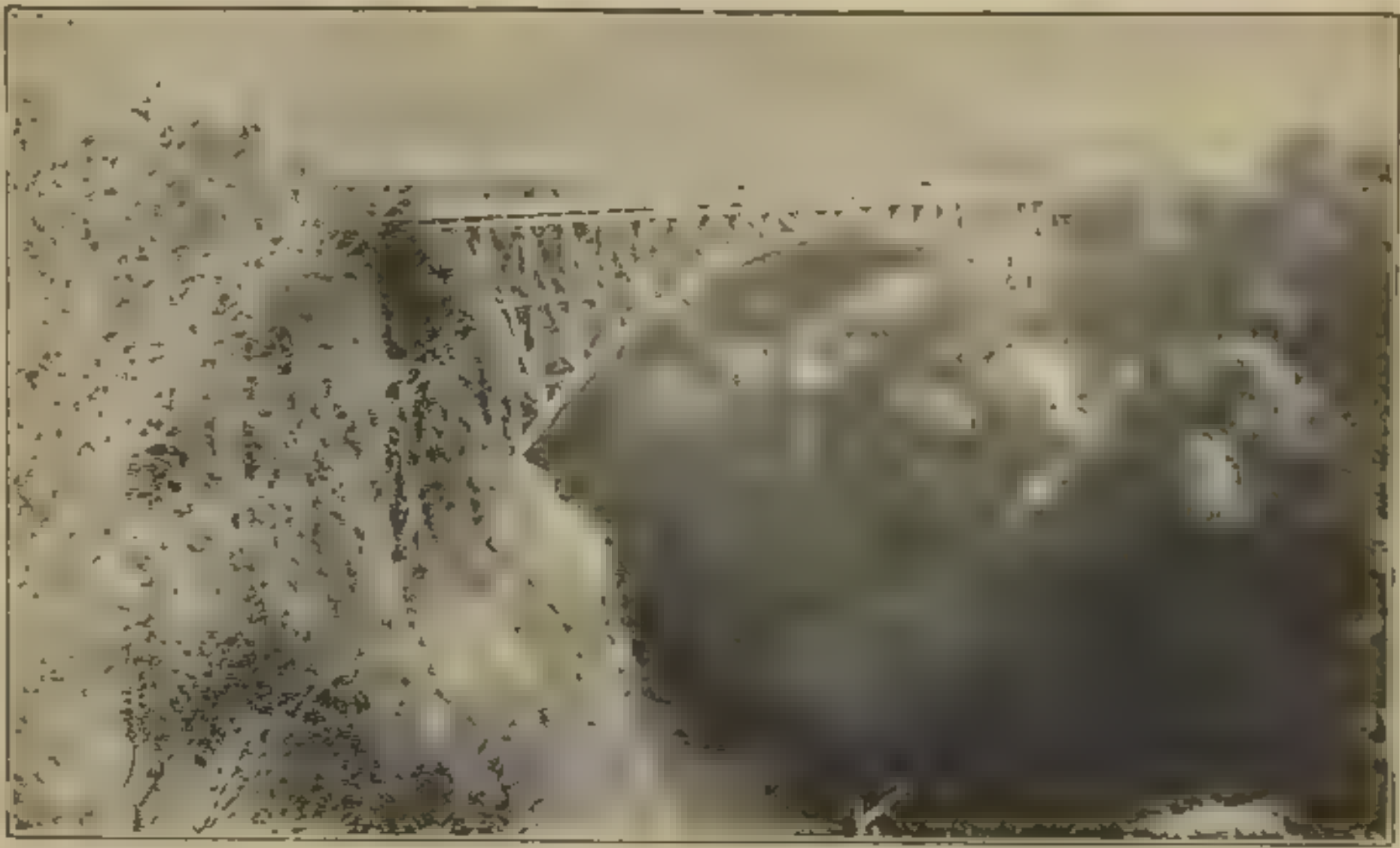
افریقہ کے وسط میں پل

نوشتوں کی ایک مکمل کتاب دینی استعمال کے لئے طبع ہوئی" ("بائبل دنیا میں")

امریکن بائبل سوسائٹی نے ایک پرچہ شائع کیا تھا۔ جس میں یہ لکھا ہے۔

"یہ محض ایک خیالی بات نہیں کہ ساٹھ کروڑ سے ستر کروڑ تک خدا کے کلام کی جلدیں کلی یا جزوی چھپ کر شائع ہو چکی ہیں جب سے کہ فن چھاپہ عام ہو گیا"

"آخر کے وقت سے بیشتر بائبل بہت مشکل سے ملتی اور بہت مہنگی ملتی تھی۔ صرف چند آدمیوں کو ہی دستیاب تھی اب یہ ہر ایک آدمی کو مل سکتی ہے۔ بیل گاڑی۔ گدھے گاڑی۔ بکری گاڑی اور خچر گاڑی کے ذریعہ گھوڑ سواروں۔

قطب جنوبی کی مہم

گدھے سواروں۔ خچر سواروں۔ بائیسکل۔ ٹرائیسکل۔ موٹرسائیکل کے ذریعے۔ کشتیوں میں۔ ہاؤس بوٹوں میں یا موٹربوٹوں میں۔ اور ان چند سالوں میں موٹر کاروں کے ذریعہ۔ پہاڑوں پر۔ صحراؤں میں اور بہت کچھ پیدلوں کے ذریعہ خدا کا زندہ کلام چھپ کر لاکھوں آدمیوں کو مل رہا ہے۔

"آخر کے وقت" یہ واقع ہوا کہ بڑی مشنری تحریک شروع ہوئی جو اب سارے ملکوں میں دکھائی دیتی ہے۔ یہ تحریک اُس جوار بھاٹا کی طرح ہے جو بے کنار سمندر سے شروع ہو کر بڑھتی اور پھیلتی جاتی ہے حتےٰ کہ وہ دنیا کے دور دراز کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ گزشتہ ایک سو سال کا زمانہ مشنوں کی صدی کے نام سے مشہور ہے انجیل کے لئے اور دنیا کی تاریخ کے لئے یہ ایک نیا زمانہ ہے۔

اُس وقت سے سینکڑوں مشنری۔ سوسائٹیاں قائم ہو چکی ہیں اور مشنری اِدھر اُدھر دوڑ رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بائبل اور انجیل کی بڑی روشنی دنیا کے دور دراز اور دشوار گذار مقاموں میں پہنچ رہی ہے۔ راستہ ایسے عجیب طرح سے کھل رہا ہے کہ سلطنت کا آخری پیغام جو مسیح کی دوسری آمد کا اشتہار ہے دنیا کے کناروں تک سنایا جا رہا ہے۔

"بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو اور اُس وقت خاتمہ ہوگا"[۱]

سارے ملکوں کی چھان بین

آج سارے ملکوں کی چھان بین ہو رہی ہے زمانہ حال کے سیاح اپنے کام میں مصروف ہیں اور اُنکو اس امر کا فخر ہے کہ انہوں نے اس زمین کے ایک چھوٹے سے قطعے کو بھی چھان بین کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ ایسی ہی سرگرمی سے جہاز ران بھی دونوں قطبوں کے برفانی علاقوں کو دریافت کر رہے ہیں اور کرۂ ارض کے اُن انتہائی

---

۱ (متی ۲۴: ۱۴)
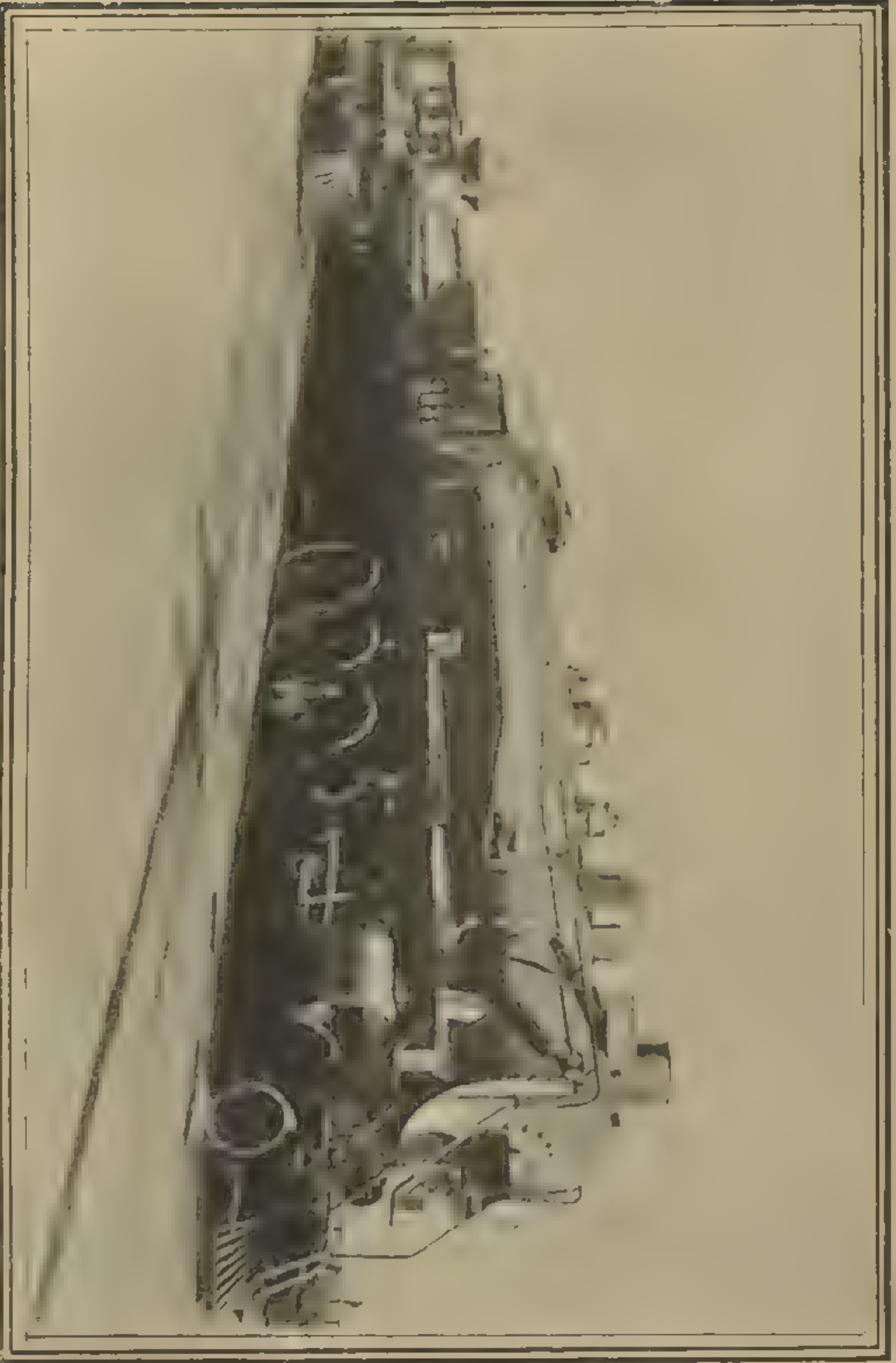
دو ریل کے انجن جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ (۴) سال کے عرصہ میں انکی جسامت اور طاقت میں کس قدر ترقی ہوئی

قصوں کے جو عرصہ دراز سے چھپے ہوئے پردے کو پھاڑ رہے ہیں۔ الغرض اُن سب کا حال اب دریافت ہو گیا ہے اور اُن کے نام اور حصے مقرر کر دئے گئے ہیں۔

کوئی ملک فتح کرنے کے لئے باقی نہیں

اس چھان بین کے لحاظ سے اب کوئی ملک فتح کرنے کو باقی نہیں رہا۔ اب کوئی زمین بے کاشت نہیں پڑی نہ کوئی صحرا ناقابل عبور باقی ہے نہ کوئی ایسا دریا ہے

پہلی ریل
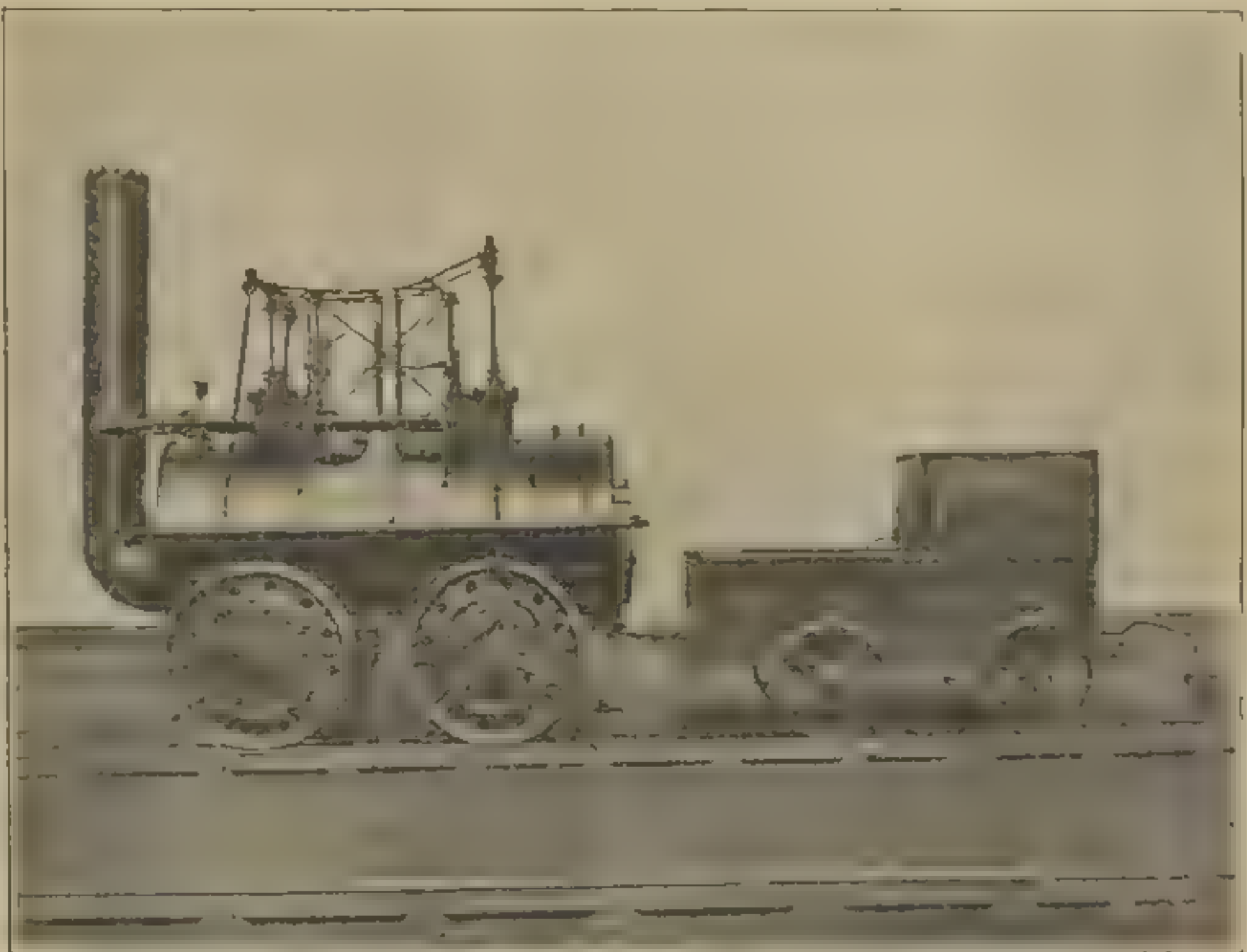
جس سے فائدہ نہ اٹھایا جاتا ہو۔ نہ کوئی ایسا سمندر باقی ہے۔ جس کی تہ کا پتہ نہ لگایا ہو نہ کوئی ایسا پہاڑ ہے جس پر گزر نہ ہوا ہو۔ ہم نے اُن رکاوٹوں کو دور کر دیا جو فطرت نے ہماری راہ میں ڈال رکھی تھیں۔ پناما اور سویز کی خاکنائیں ہماری راہ میں حائل تھیں۔ ہم نے ان کو کاٹ کر راستہ بنا یا یوں آخر کے وقت ہیں جسکا ذکر خدا کے نبی نے کیا ساری زمین کا نقشہ کھینچا گیا اور انجیل کے لئے راستہ کھولا گیا تاکہ وہ ساری دنیا میں پہنچ سکے اب ساری دنیا ہمارے سامنے پڑی ہے اور منتظر ہے

بجلی کی ریل گاڑی جو پونا اور بمبئی کے درمیان چلتی ہے (Deccan Queen)

کہ صلیب کا مبشر آکر مسیح کی آمد کی خبر انہیں سنائے۔

آمد و رفت کے وسائل کا ایجاد ہونا

بعد چند آمد و رفت کے وسائل حال ہی میں ایجاد ہوئے۔ لارڈ ایوبری صاحب (Lord Avebury) نے نیو یارک ٹائمز میں بہت عرصہ نہیں گزرا تحریر کیا تھا "اگرچہ میں ۱۰۰ سال کا بھی نہیں تو بھی میں دنیا بھر کی ریلوے کمپنیوں سے عمر میں بڑا ہوں۔ گیس کمپنیاں۔ سٹیم بوٹ کمپنیاں ٹیلیفون۔ ٹیلیگراف۔ بجلی کمپنیاں سب میرے دیکھتے دیکھتے قائم ہوئیں۔"

"ایک اور طاقت تھی جو کلیسیا کو عالمگیر کام کے لئے درکار تھی تاکہ دنیا کی قوموں کو ایک جال میں کھینچ لائے جیسا کہ قدیم زمانے میں یونانی رومی سلطنت نے انکو اکٹھا کر دیا تھا۔ یہ دخان کی طاقت تھی جس کے ذریعہ مختلف ممالک آہنی پٹڑیوں کے ذریعہ جوڑ دیئے گئے اور سمندروں کو بحر متوسط بنا دیا (بحیرہ روم) اور انجنوں کو خدا کی سلطنت کا ایلچی اور بشیر کو ان کے چڑھنے کی خبر دینے والا صبح کا ستارہ۔ ایجاد نے فاصلہ کے نیست کرنے کا کام انیسویں صدی کے شروع تک جاری نہیں کیا کیونکہ اس وقت تک پاک شدہ کلیسیا دوری سے کام کرنے کو جاگ نہیں اٹھی لیکن عین وقت پر یہ تیار ہو گئی۔ جبکہ بے خدا سائنس تیار کر رہا تھا سنہ ۱۸۰ ع میں ولیمز ٹاؤن (امریکہ) کے نوجوان خدا سے دعا مانگ رہے اور مشنوں کے بارے میں مطالعہ کر رہے تھے کہ ایک شخص رابرٹ فلٹن نامی نے نیویارک سے البنی تک کلرمونٹ جہاز میں پہلا سفر کیا۔"

("Introduction to foreign missions"
Dr. Edward Lawrence p. 20)

پہلی دخانی ریل کی حرکت

دانی ایل کی پیشین گوئی "آخر کے وقت" میں "ادھر ادھر دوڑنے" کے متعلق ان ایجادوں کے ذریعے عجیب طور سے پوری ہوئی اور خشکی۔ سمندر۔ اور ہوا میں چند آمد و رفت کے سامان ایجاد ہوئے—

موجودہ زمانہ کا بادبانی جہاز

پھر ریل کے ذریعہ آمد و رفت ہونے لگی پہلی دوخانی ریل گاڑی انگلستان میں سنہ ۱۸۲۵ع میں شروع ہوئی اُس وقت چھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے وہ گاڑی چل سکتی تھی - لیکن آج یہ حال ہے کہ اس زمین پر سینکڑوں ہزاروں میلوں تک بلکہ لاکھوں میلوں تک ، ہے کی سڑکیں بچھی پڑی ہیں اور زمین کے
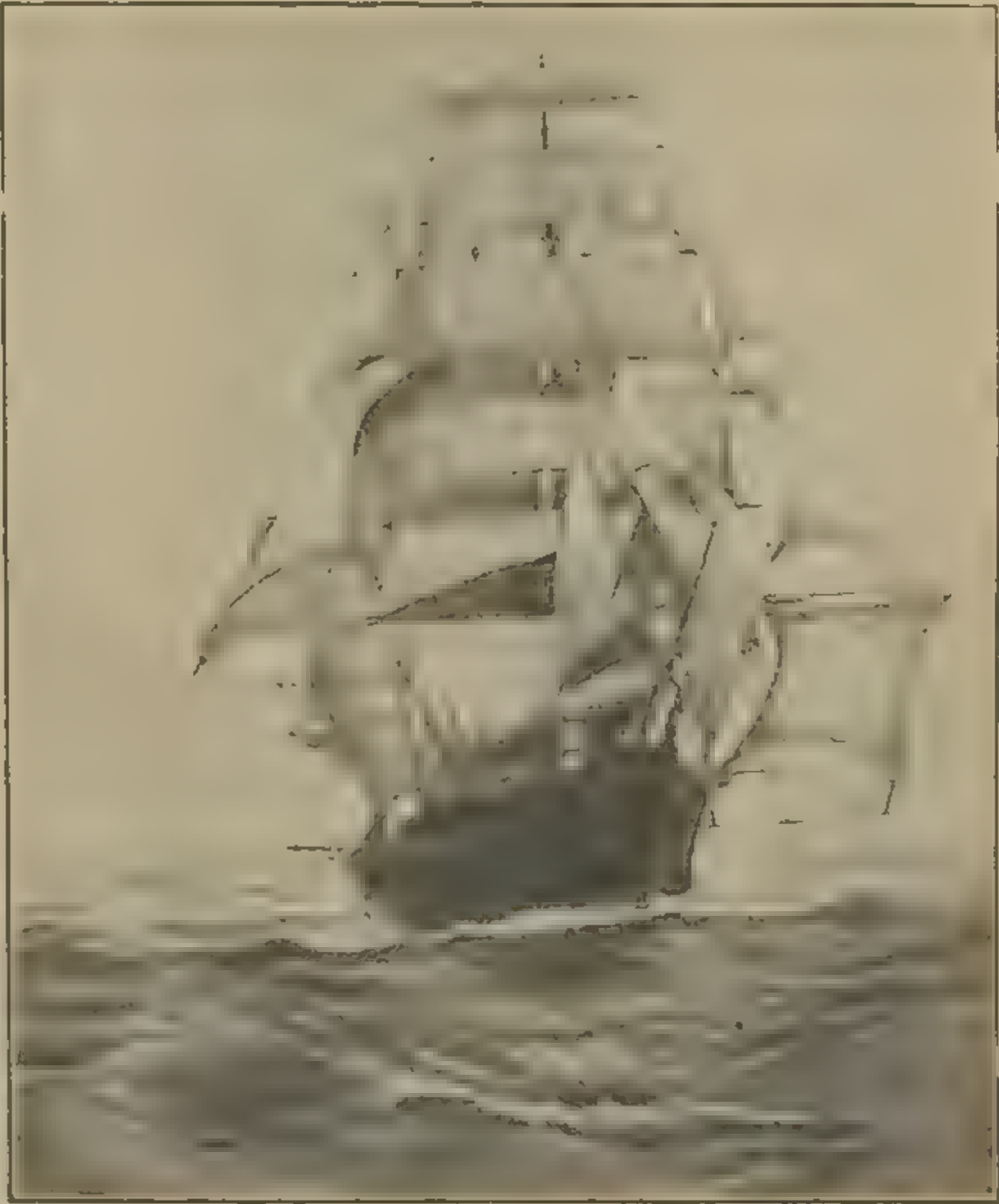
ابتدائی بادبانی جہاز

گرد جہازرانی آجکل چند دنوں میں ہو سکتی ہے زمین کو گویا پہیئے لگ گئے ہیں - لاکھوں آدمی اُدھر ادھر دوڑ رہے ہیں - جیسا کہ نبی نے نبوت کی تھی - تاریخ کے شروع زمانے سے لیکر آخیر کے زمانے کے آنے تک سیاحت اور

کونٹ زپلین ہوائی جہاز

آمد و رفت کے طریقہ میں کوئی خاص تبدیلی پیدا نہ ہوئی لیکن جب وہ زمانہ آپہنچا جسکی نسبت پیشین گوئی کی گئی تھی کہ دانش افزود ہوگی تو یہ تبدیلی وقوع میں آئی - تب یک بحت دنیا جاگ اٹھی اور آج دخان اور بجلی کے ذریعہ بڑے بڑے جہاز اور گولاباری کی ٹرینیں چاروں طرف چل رہی ہیں - یہ امر اتفاقی نہ تھا - خدا اُس کلام کو تکمیل دے رہا ہے جو ہزاروں برس پیشے لکھا گیا تھا جس زمانے کی پیشین گوئی کی گئی تھی کہ آدمی ادھر اُدھر دوڑیں گے وہ آپہنچا ہے - لوگوں سے ایک آواز یہ کہہ رہی ہے کہ "آخر کا وقت آگیا ہے" یہ قابل الذکر آمد و رفت کا زمانہ خدا کے ہاتھ میں ہر جگہ نور پھیلانے اور خبر پہنچانے کا وسیلہ تھا -

"خدا کے اس دن کا ایک بڑا مشہور نشان بیرون از قیاس ہے - اسکا نام تیز رفتار یا اجتماع یا اجتماع درکھ سکتے ہیں - پھر بھی کوئی لفظ ٹھیک ٹھیک اس کا بیان نہیں کر سکتا - عملی طور سے صدیوں کو سالوں سے بدل ڈالا ہے اور سالوں کو دنوں سے - سیاحت اور سفر اس جلدی سے طے ہو رہا ہے کہ سو سال پہلے جس کے طے کرنے میں مہینے لگتے تھے وہ اب ہفتوں بلکہ دنوں میں طے ہوتا ہے - ہم روز بروز ساری دنیا کا حال معلوم کرتے رہتے ہیں - یہاں تک کہ صبح کے اخباروں میں ہم جاپان - چین - ہندوستان اور افریقہ کی خبریں - ویسے ہی سنتے ہیں جیسے لنڈن ڈبلن - نیویورک اور شکاگو سے - اس قدر دور دراز فاصلہ کی خبریں ایسی جلدی ہم کو ملتی ہیں کہ گویا وقت اور فاصلہ نابود ہوگیا - اور اب انسان کے لئے کوئی چیز ناممکن معلوم نہیں ہوتی - گذشتہ پچاس سالوں کے عرصہ میں مختلفاً ایک نیا زمانہ نوع انسان کو حاصل ہوگیا - جسکی بیشمار مثالیں ہم پیش کر سکتے ہیں"۔

"The Modern Mission Century" Arthur T. Pierson, Page 44.

فن چھاپہ کی ایجاد

روشنی کے پھیلانے اور ترقی علم کے لئے فن چھاپہ موجودہ وسائل میں سے

گٹن برگ پرنٹنگ پریس جہاں سنہ ۱۴۵۶ع میں اوّلا بائبل طبع ہوئی

سب سے اچھی و افضل ہے۔ مارٹن کاسٹر نے متبرک چھاپہ ایجاد کیا اور گٹن برگ صاحب نے بھی بائبل چھاپی۔ اس فن چھاپہ کی ترقی میں بڑا بھاری قدم گذشتہ صدی کے وسط میں تعلیم یافتہ لوگوں کی مدد سے اس فن نے حیرت انگیز ترقی کی۔

فرینکلن پریس

خدا کی خاص قدرت کا ہاتھ دکھائی دیا

اس فن چھاپہ کے وسیلے بائبلوں کا شمار ہزاروں گنا بڑھ گیا۔ اور سینکڑوں زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو گیا اور اب ہر ایک آدمی کو وہ دستیاب ہو سکتی ہے۔ ہر روز کی خبر اور سائنس کی ہر دریافت ہر روز دنیا کے سارے حصوں میں شائع
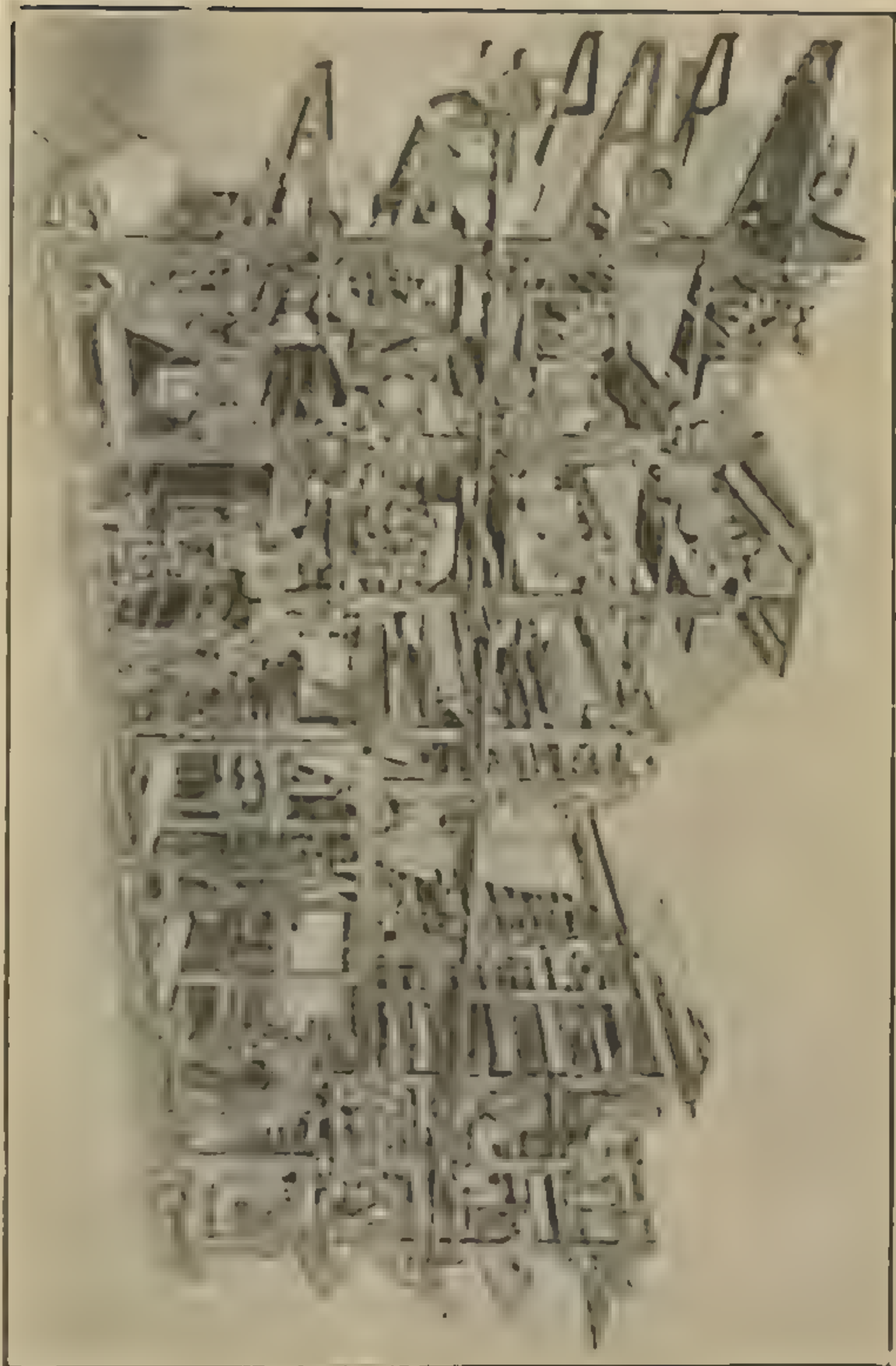
دنیا میں سب سے بڑا پرنٹنگ پریس۔ اسکا وزن ۵۷ ٹن۔ اس میں ایک گھنٹہ میں ۸ ٹن کاغذ استعمال ہوتا ہے
[illegible] اخبار تیار ہوتا ہے

ہوتی رہتی ہیں۔ زمانہ حال کے فن چھاپہ کا عین اس وقت میں ایجاد ہونا خدا کی قدرت کاملہ سے تھا۔ سولھویں صدی کی اصلاح میں فن چھاپہ نے ایک بڑا حصہ لیا تھا۔ اس فن کے ذریعہ دنیا کی تاریک رات دور ہوئی اور جو لوگ تاریکی میں بیٹھے تھے۔ اُن پر روشنی چمک اٹھی اور چاروں طرف سے لوگ کتابوں کی فرمائش کرنے لگے اور فن چھاپہ کے ذریعہ اُن کی ضرورت رفع ہوئی۔

دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے الٰہی اوزار

اس طریقہ سے فن چھاپہ ان آخری دنوں میں روشنی پھیلانے کا وسیلہ ہو گیا۔ پیشتر اس سے کہ خداوند آسمان کے بادوں میں ظاہر ہو۔ اس بڑے اہم واقعہ کی آگاہی اس دنیا کے بے شمار آدمیوں کو دی جائے گی۔ جن کے امتحان کا زمانہ اب ختم ہونے کو ہے [1]

پہلے بھی جب خدا کی طرف سے سزائیں نازل ہوا کرتی تھیں۔ تو اُن کے آنے کی خبر پہلے سے دی جاتی تھی۔ چنانچہ طوفان نوح سے پیشتر اور سدوم اور عمورہ کے شہروں کی تباہی سے پیشتر خدا نے آگاہی دی۔ مسیح کی آمد اول سے پیشتر ایک ایلچی نے آکر اعلان کیا۔ آخری دنوں میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس عظیم واقعہ کے لئے تیاری کے طور پر علم کی ترقی ہوئی اور لوگ بڑی تیزی کے ساتھ ادھر اُدھر آتے جاتے ہیں اور خبریں پہنچاتے ہیں۔ نہ صرف زبان کے ذریعہ بلکہ چھپے ہوئے کاغذوں کے ذریعہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یسوع آرہا ہے۔ فی الحقیقت خداوند نے اپنے خاص مقصد کے لئے اس عجیب فن چھاپہ کو لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ اب اگر آمد و رفت کے یہ تیز رفتار وسائل اور فن چھاپہ دنیا سے اُٹھائے جائیں تو دنیا پھر پہلے زمانوں کی طرح تاریکی میں جا پڑے گی۔

۱ (یوایل ۲ : ۱ و متی ۲۴ : ۱۴ و مکاشفہ ۱۴ : ۶ سے ۱۲)

کوئی مزید ایجاد نہیں

ممالک متحدہ امریکہ میں واشنگٹن کے ایک دفتر میں ایک چٹھی ملی جو سنہ ۱۸۳۳ء
میں لکھی گئی تھی۔ جس سے انسانی تخیل کے حدود معلوم ہوسکتے ہیں۔
یہ چٹھی پیٹنٹ آفس کے ایک پرانے ملازم نے لکھی تھی اور اُس محکمہ کے
افسر کے آگے استعفا پیش کیا تھا۔ اُس نے یہ دلیل دی تھی کہ جو کچھ ایجاد ہونے کے
قابل تھا وہ ایجاد ہوچکا اور پیٹنٹ آفس جلد بند ہوجائیگا اور اُسکی خدمات اور
اُس کے ملازم اشخاص کی خدمات کی ضرورت نہ رہے گی۔ اسلئے اُس نے فیصلہ کیا ہے
کہ اُس ہولناک دن آنے سے پیشتر وہ کام چھوڑ دے۔

اُس کا یہ کہنا کہ جو قابل ایجاد تھا وہ ایجاد ہوچکا آج حقارت کی نگاہ سے دیکھا
جائیگا کیونکہ جن دنوں میں اس شخص نے یہ خط لکھا اُس وقت لوگ گھوڑے
گاڑیوں میں یا نہر کی کشتیوں میں سفر کیا کرتے تھے۔ اُس نے ریل گاڑی بھی
نہ دیکھی تھی ورنہ دوخانی جہازوں سے وہ واقف تھا۔ اُس وقت لوگ موم بتی کی
روشنی سے رات کو پڑھا کرتے تھے بشرطیکہ وہ رات کو پڑھتے ہوں شاید اندھیرا
ہوتے ہی وہ بستر پر جا بیٹھتے ہوں اور جو کچھ پڑھنا ہوتا دن کو ہی پڑھ لیتے ہوں۔ اُس
نے گھروں میں گیس کی روشنی کبھی نہ دیکھی تھی۔۔ بجلی کی روشنی اُس سے تقریباً
پچاس سال بعد مروج ہوئی۔ اگر اُس نے بجلی کے بارے میں سنا ہوگا تو اُسکی نسبت
وہ اتنا ہی جانتا ہوگا کہ وہ ایک پراسرار اور خطرناک سیال شے ہے جو بادلوں کے
گرجنے کے وقت بادلوں سے نازل ہوتی ہے۔ اور یہ کبھی اُس کے خیال میں بھی
نہ آیا ہوگا کہ آدمی اُسکو اپنے کاموں میں استعمال کرسکیں گے۔ اُس نے تار گھر
کی ٹک ٹک کی آواز بھی نہ سنی ہوگی اور ٹیلیفون اُس کے نزدیک ایسا ہی عجیب
ہوگا جیسا چاند کی طرف سفر کرجانا۔ اگر چلتی پھرتی تصویروں کا ذکر اُس سے کیا جاتا
تو شاید وہ اُسے جادو سے منسوب کرتا اگر اُس سے کوئی کہتا کہ ایسی کوئی کل ایجاد
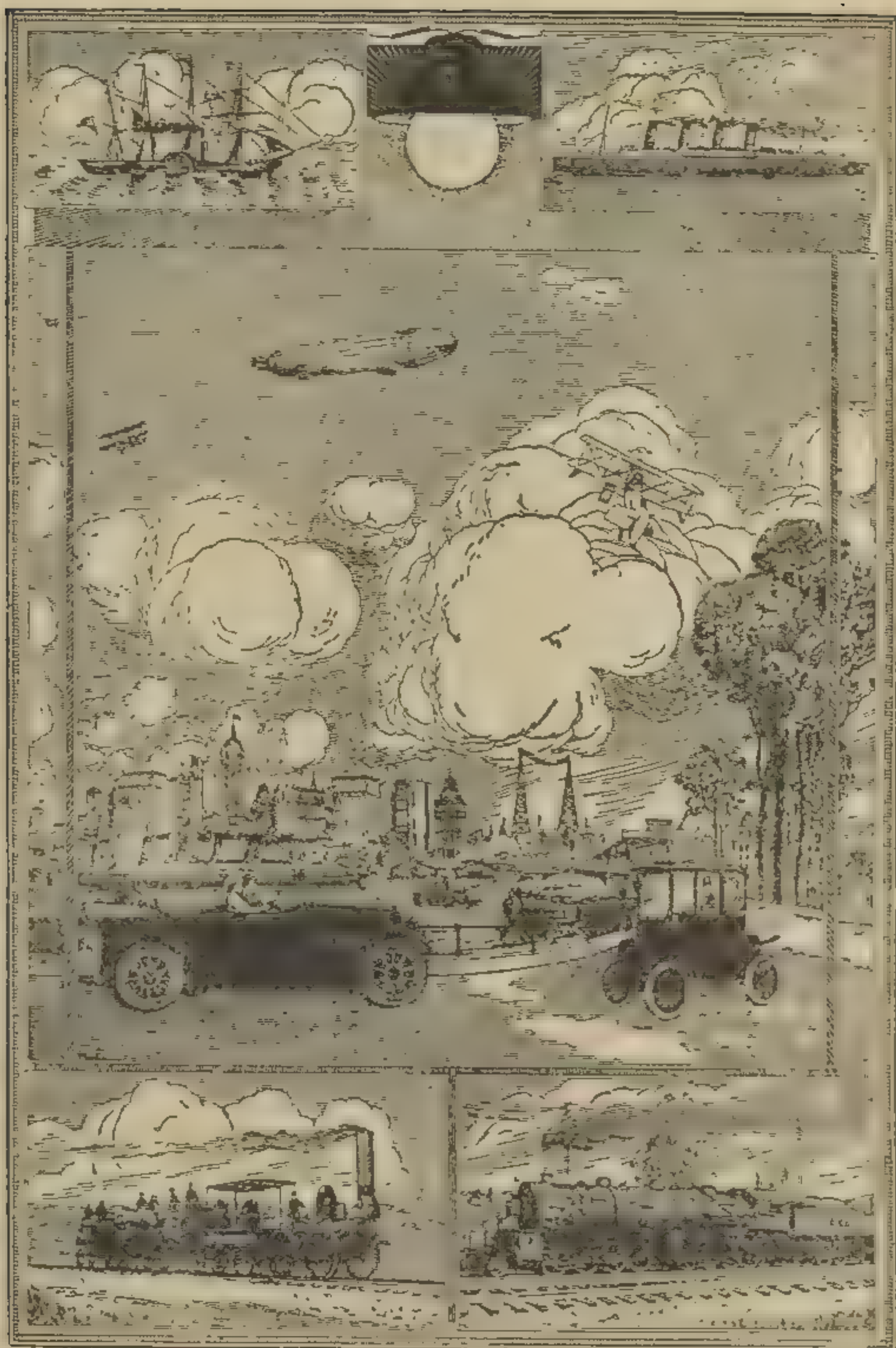
زمانہ حال کی ایجادیں جو پیشگوئی کو پورا کرتی ہیں

ہو سکتی ہے جس کے ذریعہ آدمی بادلوں کے اوپر پرندوں کی طرح اڑتا پھریگا اور حسب منشا چڑھے اتریگا تو وہ اُسے محض ایک گپ سمجھتا۔

زمانۂ حال کا چھاپہ خانہ۔ ٹیپو ٹائپ مشین جو تقریباً ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا وہ صاحب فکر ہے اور ایکسرے (X Ray) مشین جسکے وسیلے ڈاکٹر لوگ بیماریوں اور زخموں کی تشخیص کرتے ہیں اور ٹھیک ٹھیک اپنے کام کو معلوم کر سکتے ہیں وہ اُس کے مرنے کے بہت عرصے بعد ایجاد ہوئیں۔ اُس کے زمانے میں موٹر کاریں بھی نہ تھیں جو آج اس قدر عام ہو گئی ہیں اور ساری دنیا کے گلی کوچوں میں گشت لگاتی پھرتی ہیں۔ اُس کے خواب میں بھی نہ آیا ہوگا کہ کوئی ایسی توپ بھی ہو سکتی ہے جس کا گولا بیس میل سے زیادہ تک بھی مار کر سکے۔ اپنے آپ چلنے والی بندوقیں اور تمنچے اور مشین گنیں بھی ایجاد نہ ہوئی تھیں اور بڑے بڑے آہنی جہاز جو سمندر کے پانی کے نیچے چل سکیں اور بڑے بڑے جہازوں کو چند منٹوں میں تباہ کر سکیں۔

(Scientific American October 16, 1915.)

عجائبات کی صدی

چند بڑی ایجادیں "آخر کے وقت" سے پیشتر ہوئیں۔ اُس وقت سے پیشتر دنیا کی حالت ویسی ہی تھی جیسی کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور یعقوب کے دنوں میں۔ چنانچہ آرتھر ٹی پیرسن صاحب لکھتے ہیں:—

"انیسویں صدی عجائبات کی صدی کہلاتی ہے۔ اگر ہم انسانی ترقی پر غور کریں جو سائنٹفک دریافت اور ایجادوں کے وسیلے ہوئی اور انسانی علم کا حلقہ عام طور پر وسیع ہو گیا تو ہم کہ سکتے ہیں کہ یہ صدی نہ صرف پہلی ساری صدیوں پر سبقت لے گئی بلکہ ان کو بہت پیچھے چھوڑ گئی مسٹر گلیڈسٹن کا یہ خیال تھا کہ اس صدی میں دس سالوں میں اس قدر ترقی ہوئی جو پہلے پانچ ہزار سالوں میں بھی نہ ہوئی تھی یہ اندازہ مبالغہ آمیز نہیں پس اگر دس سالوں کے بارے میں یہ درست ہو تو ساری

صدی کے بارے میں ہم کیا کہہ سکیں گے۔ ایک کتاب نام "Progress of Inven-
tion in the 19th Century" کے دیباچے سے چند اقتباس دئے جاتے ہیں:—

ترقی کی صدی میں منزلیں

جب ہم ایک سو سال ما قبل کی طرف جائیں تو ہم کو ترقی کی نئی منزلیں ملیں گی ذرا انکو شمار کرتے جائیں جوں جوں وہ منزلیں پیچھے رہتی جاتی ہیں۔ پہلے ٹیلیفون۔ فونو گراف اور گراموفون کی منزلیں پیچھے رہ گئیں۔ پھر بجلی کی ریلیں وغیرہ زمانۂ ماضی کی بات ہو گئیں۔ پھر برقی روشنی کی منزل پیچھے رہ گئی۔ ٹیلیگراف کی منزل بھی غائب ہو گئی۔ سلائی کی مشین۔ غلہ کاٹنے اور صاف کرنے کی مشین کی منزل سے بھی ہم آگے نکل گئے اور انڈیا ربر کی چیزیں بھی پیچھے چھوٹ گئیں۔ اب ہم کو فوٹو گراف۔ فوٹو انگریونگز (Photo Ingraving) فوٹو تھو گرافز اور کیمرہ وغیرہ بھی نظر نہیں آتے۔ عجیب ہشت پہلو چھاپہ خانہ۔ پرنٹنگ۔ پیسٹنگ۔ کاٹنے۔ تہ کرنے اور اخباروں کے گننے کی مشین جو چھیانوے ہزار فی گھنٹہ یا سولہ سو فی منٹ نکلتی ہیں وہ انیسویں صدی کے شروع میں بہت خفیف اور غیر اہم صورت رکھتی تھیں۔ اُس صدی میں نہ تو لکڑی کے کام اور صاف کرنے کی مشینیں تھیں اور نہ وہ مختلف قسم کے دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ تھیں جو آج اس کثرت سے بنائی جاتی ہیں۔ نہ تو گیس انجن تھے اور نہ ایک منزل سے دوسری منزل تک جانے کی لفٹیں (Lifts) تھیں اور نہ اسفلٹ کے فرش تھے اور نہ دوخانی آتشی انجن تھے۔ نہ ٹرپل ایکسپینشن اسٹیم انجن (Triple expansion steam engine) نہ گوفرڈ انجیکٹر تھے (Goffard Injector) نہ سیلولائڈ (Celluloid) کی چیزیں۔ نہ تار کی حفاظتی باڑیں۔ نہ محفوظ صندوقوں کے نئے خاص تالے۔ نہ سیلف بائنڈنگ ہاروسٹرز (Self-binding harvesters) نہ تیل اور نہ گیس کے کوئیں۔ نہ برف بنانے کی مشینیں۔ نہ چیزوں کو ٹھنڈا رکھنے کی

ٹیلی ویژن۔۔ ایک قسم کا بجلی کا آلہ بے تار برقی کے ذریعے دور دراز مقامات کی تصویر کھینچ سکتا ہے۔
جس سے معلوم ہو [illegible] ہو رہا ہے [illegible] کے دوسری طرف [illegible] وقوع میں آ رہا ہے

مشینیں تھیں - ہوائی انجن بھی نہ تھے - نہ چابی دار گھڑیاں تھیں - نہ کیش رجسٹر تے اور نہ کیش کیریر (Carriers) - بڑے بڑے تختے دار پل - سرنگیں - نہر سویز ٹوتے کی عمارتیں - مونیٹرز (Monitors) اور بھاری آہنی جہاز - آبدوز - تارپیڈو - بھنور بن توپیں اور گیٹلنگ توپیں (Gatling guns) ٹائپ مشینیں (Linotype machines) سب قسم کے نائب رائٹر پیسٹورائزنگ کا سامان (Pasteurizing) جانوں کے کیڑے - بیماری کے کیڑے کا علم اور حفظان صحت کا علم بھی نہ تھا - بجلی کی گیس - سوڈا اور نمک کے چشمے - ایر بریکس (Air brakes) کوئلتار رنگ اور دوائیں اور نائٹرو گلیسرین (Nitro glycersne) ڈائنامیٹ اور گن کوٹن - ڈائنامو الیکٹرک (Dynamo-electric) مشینیں - الومینیم کے برتن - برقی انجن - بیسمر سٹیل (Bessemer steel) مع اُس کی عجیب مصنوعات کے - بحری تاریں - انیمل برتن (Enameled) ویلس بک گیس برنرز (Wels-bach Gas Burners) بجلی جمع کرنے کی بیٹریاں (Batteries) - سگرٹ بنانے کی مشینیں - ہیڈرولک ڈریجز (Hydrauliedredges رولر ملز (Roller mills) مڈلنگ پیوریفائرز (Middling purifiers) ور پیٹنٹ پروسیس فلور (Patent process flour) ٹن کین مشینیں (Tin can machines) کار کپلنگز (Car couplings) کمپریسڈ ائر ڈرلز (Compressed air drills سیپنگ کارز (Sleeping cars) ڈائنامیٹ گن (Dynamite gun) - میکی شور سلائی کی مشینیں (Mec Kayshore Machine .

جیکوارڈ لوم (Jacquard Loom) کاغذ بنانے کے لئے لکڑی کا گودا - آگ کی اطلاع دینے کے لئے مشینیں - علم جراحی کے مستعمل کے لئے - انستھیٹکس (Anaesthetics) - اولیومارگارین (Oleomargarine) بازار صاف کرنے کے لئے جھاڑو دینے کی مشینیں - آرٹیزین کوئیں (Artesian wells) - رگڑ کے

یہ ہاتھ کا بنا ہوا انسان بجلی کے تاروں سے ایسے طریقے سے بنایا گیا ہے کہ یہ شخص دوسرا
سوالوں کا جواب دیتا اور ہاتھ ہلاتا ہے۔ دن کا وقت بھی بتلاتا ہے اور [illegible] پر بیٹھ جاتا ہے

جلانے والی دیاسلائیں۔ سٹیم ہیمرز (Steam hammers) ایلیکٹرو پلیٹنگ
نیل مشینیں (Electro plating nail machines) - نقلی دانت۔ مصنوعی
اعضاء اور آنکھیں۔ سپیکٹروسکوپ (Spectroscope) کنٹوسکوپ (Kinetoscope)
یا متحرک تصویریں ایسی ٹی لین گیس (Acetylene gas) ایکسرے کا آلہ۔
بے گھوڑے کی گاڑیاں وغیرہ وغیرہ کچھ بھی نہ تھیں۔ اور پڑھنے والا یہ لمبی فہرست
دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے کہ اگر یہ ساری چیزیں اب ہم سے چھن جائیں تو کیسا بڑا
نقصان ہوگا۔

گزشتہ یورپ کے جنگ عظیم کے زمانے میں بہت عجیب عجیب ایجادیں عمل
میں آئیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم کی زیادتی میں کسقدر حیرت انگیز ترقی ہوئی۔ بے تار
ٹیلیفون کے ذریعہ آدمی نہ صرف اُن ہوائی جہازوں کے ملاحوں سے گفتگو کر سکتا ہے
جو بادلوں میں چھپے ہوئے ہیں بلکہ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ وہ سمندر کے پار کے لوگوں
سے بھی گفتگو کر سکتا ہے۔ ہوائی جہازوں میں نیوفونڈلینڈ سے لیکر [illegible] تک ۲۰
گھنٹے سے بھی کم عرصہ میں سفر کیا گیا۔

ٹلانٹک ٹائپ ہوائی جہاز اس میں ۴ انجن ۹ مسافر تین آفیسر رہیں اسکی رفتار ایک گھنٹہ میں ۱۵۰ میل ہے امپریل ایروے لمیٹڈ کراچی سے چکر کلکتہ رنگون سنگاپور تک اُڑتا ہے

دی ٹاٹا آئل ملز ٹاٹا پورم - کوچین - جنوبی ہندوستان
یہ ایشیا بھر میں موجودہ زمانہ کی نہایت ہی جدید فیکٹری ہے

باب ۲

ہندوستان میں نیا دن

ہندوستان میں ایک بڑی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور دنیوی ترقی میں جو قدم اُس نے بڑھایا ہے وہ اسی زمانہ کی خصوصیت ہے - تعلیمی - تمدنی - اقتصادی اور ملکی امورات کے لحاظ سے اس کی قومی عمارت از سرِ نو تعمیر ہو رہی ہے - قدیم رسم و رواج عادت - طرز عمل اور تعصبات بیخ و بن سے اکھڑ رہے ہیں - نئے نئے خیالات ایک وسیع پیمانہ پر پھیلتے جاتے ہیں اور عوام الناس اُن کو اختیار کر رہے ہیں - جس کو کل ہم نامناسب بلکہ ناممکن سمجھتے تھے وہ آج عام ہو گئے ہیں - ہندوستان میں ایک نیا دن طلوع ہو گیا - یہ موقع ہم کو مل رہا ہے - یہ ہمارا دن ہے ۔

یہ عراق کا ڈی ہیولینڈ تیز رفتار ہوائی جہاز ہے۔ اس کی رفتار ایک سو تیس میل فی گھنٹہ ہے۔ ایشیائی اقوام بھی عالیشان ہوائی جہاز بنا رہی ہیں

تعلیمی ترقی

قدیم زمانہ میں تحصیل علم چند خاص اشخاص کا حق سمجھا جاتا تھا۔ اور عوام الناس کے لئے اس کی سہولتیں نہ تھیں۔ لیکن آج ہندوستان کے قومی پیشوا اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ اسکولوں اور کالجوں کی تعداد بڑھ جائے اور جن وسائل سے قوم کی عقلی اور دماغی ترقی ہو وہ زیادہ عام ہو جائیں۔ نہ صرف یہ ممکن ہو گیا ہے کہ بچے قومی زبانوں کی تعلیم حاصل کر سکیں بلکہ تعلیم ان سب کے لئے لازمی قرار دی جا رہی ہے تاکہ سب لوگ اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں بھیج سکیں۔

ہندوستان کی مختلف بولیوں میں جو اخبار شائع ہوتے ہیں اُن سے نئے نئے خیالات کی اشاعت وسیع طور پر ہو رہی ہے۔ دنیا کی خبروں کا چرچا نہ صرف دولتمندوں کے گھروں میں ہوتا ہے بلکہ گلی کوچوں میں دیہات کے مجمعوں میں بھی۔ متحرک تصویریں لاکھوں آدمیوں پر نئے نئے نظارے۔ زندگی کے نئے نئے پہلو منکشف کرتی ہیں اور دکھاتی ہیں کہ انسان کس پایہ تک ترقی حاصل کرتا ہے ریڈیو (Radio) مختلف قسم کی بولنے والی کلیں یہ اعلان کرتی ہیں کہ کیسی ترقی اور تبدیلی عمل میں آئی ہے جن سے نابینا اشخاص بھی نئی نئی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔

ہندوستان نہ صرف دنیا کے علوم کو جذب کر رہا ہے بلکہ ہندوستانی سائنس داں خود دنیا کے اُن سائنس دانوں کے زمرے میں شامل ہو رہے ہیں جن کا سکہ ساری دنیا مانتی ہے۔ مغرب کی یونیورسٹیاں ہندوستان کے چیدہ مرد و عورتوں کو خوشی سے اپنے ہاں خیر مقدم کہتی ہیں۔ مہمان نوازی کے طور پر جو ہندوستان کا حصہ ہے وہ اپنے علوم کے خزانوں میں کل نوع انسان کو شریک کر رہا ہے۔

تمدنی اور معاشرتی تبدیلیاں

اس علمی ترقی کے ذریعہ ہندوستان کے معاشرتی نظام میں بہت تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ زندگی کے مسائل پر نئے معلومات کی روشنی میں نظر ڈالی جاتی ہے اور اُن

کے حل کرنے میں نئے علوم سے مدد لی جاتی ہے۔ ساری دنیا کے قدیم علماء کی حکمت کی عزت اب یہاں ہندو ویسی ہی کرنے لگے ہیں جیسے وہ اپنے قدیم رشیوں کی کرتے تھے۔ ہندوستان کے اس وسیع خاندان کا دل کشادہ ہو رہا ہے تاکہ وہ نوع انسان کی دوستی کو اپنے دل میں جگہ دے۔ جو امور اس کے سدراہ ہیں اُن کو ترک کر رہا ہے اگرچہ وہ رکاوٹیں نہایت قدیم زمانہ سے ہی کیوں نہ آئی ہوں جبکہ دنیا کی قوموں میں آمدورفت کا سلسلہ جاری نہ تھا جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے بلکہ یہ ممکن بھی نہ تھا۔

دی منڈی ہائیڈرو الیکٹرک پاور ہوس جو گندرا نگر میں دریائے اُہل پر واقع ہے
پنجاب کے کثیر حصے کو یہاں سے بجلی مہیا کی جاتی ہے

نہ صرف مردوں کا یہ حال ہے بلکہ عورتیں جو اپنے گھروں کی چاردیواری کے اندر بند رہتی تھیں اب وہ علم کی تحصیل کے لئے دور دور ملکوں میں جاتی ہیں۔ اور واپس آکر رفاہ عام کے کاموں کے لئے اپنی زندگی مخصوص کرتی ہیں۔ اب اُستانیاں ڈاکٹرنیاں۔ نرسیں اور مددگاریں اپنی بہنوں کی مدد کر رہی ہیں۔ اس طریقہ سے وہ

قدیم جہالت اور دکھوں کو گھٹاتی ہیں - زچہ خانہ اور بستر بیماری کے اُن خطرات کو دور کرتی ہیں جن میں وہ پہلے مبتلا ہوتی تھیں ۔

جگہ جگہ ہسپتال قائم ہوئے ہیں - جسمانی دکھوں کے گھٹانے میں سرکار بھی مدد کرتی ہے اور بعض فیاض لوگ مالی مدد دیتے ہیں اور ولایتی مشنری بھی ان کاموں میں اُن کا ہاتھ بٹاتے ہیں - کوڑھیوں کی خبر گیری کی جاتی ہے - اندھوں کو ہاتھوں سے کام کرنا سکھایا جاتا ہے بلکہ وہ انگلیوں کے ذریعہ پڑھنا بھی سیکھتے ہیں - ہیضہ - چیچک - طاعون اور دیگر اسی قسم کی وبائیں اور بلائیں جن کے ذریعہ قدیم زمانوں میں علاقوں کے علاقے خالی ہو جاتے تھے اب وہ سائنس کی ترقی کے آگے گھٹتے جاتے ہیں ۔

جن راستوں سے جاتری لوگ دور دراز تیرتھوں اور کوہ ہمالیہ کی چوٹیوں پر جاتے تھے بلکہ غریب سے غریب حاجیوں کی خاطر جو عرب جیسے ملک میں حج کو جاتے ہیں طبی اور دیگر سہولتیں پہنچائی گئی ہیں جن کے ذریعہ ان سفروں کا خطرہ جاتا رہا ہے اور جہاں ان سفروں میں سینکڑوں لوگ موت کے گھاٹ اُتر جاتے تھے وہاں اب امن و امان راج کرتے ہیں ۔

ایک طرح کا اُبال پیدا ہو رہا ہے - قوم کے دل میں کوئی زندہ شے تبدیلیاں پیدا کر رہی ہے یہ صورت حال نہ صرف ذی علم اشخاص کی ہے بلکہ حرفتی کارخانوں میں ہڑتالیں اور ہنگامے بھی اسی امر کا ثبوت دے رہے ہیں ۔

کارخانوں کے مزدوروں کے علاوہ چوہڑے چمار بھی جو صدیوں سے اپنے آقاؤں کی طرف سے صبر سے ظلم جھیل رہے تھے اب متحدہ کوشش کی قدر سمجھ گئے ہیں - اور اس لئے اب اُن کے تقاضات پر توجہ ہونے لگی ہے تاکہ اُن کے اسباب معاشرت میں کچھ بہتری ہو سکے - یہ تبدیلی و ترقی جو ہمارے اس زمانہ کا خاصہ ہے یہ لوگ بھی دوسری قوموں کے ساتھ مساوی حقوق طلب کر رہے ہیں ۔

یہ حیرت انگیز پل جو آپ دیکھ رہے ہیں دنیا کے سب سے بڑے دریاؤں میں سے ایک دریا کے اوپر
۲۔ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء میں لگایا گیا۔ یہ دریا برما میں ہے اور دریائے ایراودی کے نام سے نامزد ہے
یہ پل ½ میل لمبا ہے اسکی بلندی اسکی بنیاد سے چوٹی تک جس پر گارڈرز کھڑے ہیں ۱۶۲ فیٹ ہے مگر گارڈرز
کی چوٹی تک بلندی ۲۲۰ فیٹ ہے اسکے تیار کرنے میں لوہا اور سیمنٹ ہندوستان سے لیا گیا اور اینٹیں
اور مستری وغیرہ برما سے لئے گئے اس پل کی قیمت اندازاً ۴۳ لاکھ روپیہ ہے۔ ایسے عظیم الشان پل کے لئے
برما جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔ اور یہ موجودہ زمانہ کی سائنس کی فتح ہے

حرفتی اور اقتصادی نشوونما

نہروں کے ذریعہ ہندوستان میں جو آبپاشی کا انتظام ہوا اس پر ہندوستان جتنا فخر کرے بجا ہے۔ ان نہروں کے ذریعہ قحط کا بھوت نکال دیا گیا۔ دنیا میں جو انتظام دیگر ممالک میں پائے جاتے ہیں ہندوستان کا انتظام اُن سے کہیں اعلیٰ و بالا ہے۔ سکھر کے بند کے ذریعہ (۳۷) ہزار میلوں تک نہریں اور نالے آبپاشی کر رہے ہیں اور یہ رقبہ مصر کی مزروعہ زمین سے کہیں زیادہ ہے۔ سارے ہندوستان میں (۳۱۰۰۰۰۰۰) ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے اتنی زمین کسی دوسرے ملک میں نہروں سے سیراب نہیں کی جاتی۔ فی الحقیقت زمانہ حال کے انجنیئرنگ میدان میں ہندوستان نے رہنمائی کی۔ (۸۰) سال کا عرصہ گزرا کہ دریائے گنگا سے نہر نکالی گئی جس کا صدر مقام ہردوار ہے اور یہ اس قسم کی پہلی نہر تھی۔

اسی طرح ریل کی آہنی سڑکیں نظام عصبی کی طرح ساری سمتوں میں پھیلی ہوئی ہیں جس سے نئے علاقوں میں جان پیدا ہو گئی۔ نئے نئے کارخانوں میں ہندوستان کے اندر کپڑا بنایا جاتا ہے۔ آہنی اشیا تیار ہوتی ہیں۔ شیشہ کا کام بنتا ہے۔

سیمنٹ تیار ہوتا ہے۔ کھانے کی اشیاء اور دیگر ضروری استعمال کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ کوئلہ کی کانیں اور تیل کے کنوئیں اپنے خزانے باہر نکال رہے ہیں۔ اور پانی کے ذریعہ بجلی پیدا کرنے اور اس بجلی سے روشنی اور دیگر کلوں کا کام لیا جاتا ہے۔

تار ٹیلیفون وائرلس یا بے تار خبر رسانی کے سلسلے ایسے عام ہوئے ہیں کہ لوگ چنداں اُن کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔

ہوائی ڈاک کے رستے سارے ملک میں گزرتے ہیں۔ الغرض موجودہ زمانہ مادی ترقی کا زمانہ ہے۔

ملکی تحریکیں

افراد و اقوام کے باہمی رشتوں میں برابر تبدیلی ہو رہی ہے۔ یہ امر تاریخ ظاہر

یہ ٹاٹا آئیرن اینڈ سٹیل ملز جھوٹا ناگ پور میں ہے جو ملتے ہے
اس میں ۳۴ ہزار آدمی کام کرتے ہیں یہاں ۸۴ ہزار کی کل آبادی ہے اور کئی

کرتی ہے۔ کہ اس تبدیلی سے حالات کبھی بہتر ہو جاتے ہیں اور کبھی بدتر۔ انسانی
ساری اختراعات اور منصوبوں کا یہی حال ہے۔ کیونکہ ان میں سے کوئی بھی کامل نہیں۔
یکے بعد دیگر قومیں برپا ہوئیں اور دنیا پر چھا گئیں۔ اور ان کی جگہ دوسری قوموں
نے لی اور نئے تصورات دنیا کو دئے اور صورت حالات کی بہتری کے لئے نئے انتظام
انہوں نے پیش کئے۔ قدیم مورخوں نے ہم کو کیسی عمدہ نصیحت کی ہے۔ نہ امارت پر
بھروسہ کرو نہ آدمزاد پر وہ بچا نہیں سکتا۔ اُس کا دم نکل جاتا ہے تو وہ مٹی میں مل جاتا ہے۔
اُسی دن اُس کے منصوبے فنا ہو جاتے ہیں۔

۔ موجودہ زمانہ اس لحاظ سے ماضی زمانہ سے مشابہ بھی ہے اور غیر مشابہ بھی
شدت اور کثرت زمانہ ماضی سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ دنیا کے ہر کونے میں تو ...

۱۵۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایشیا میں سب سے بڑی سٹیل مل ہے
میلوں تک کھلی کھلی سڑکیں ہیں اسکول اور کلب بجلی، روشنی کی تمام آسانیاں ہیں

تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں مطلق العنان بادشاہیاں بیخ و بن سے ہل گئیں جمہوریتیں پاش پاش ہو گئیں اور موجودہ انتظامات کے غیر تشفی ہونے سے ان پر ایمان اُٹھ گیا۔ ہر جگہ یہ فکر پیدا ہو رہی ہے کہ کسی نئی شے کا تجربہ کریں۔ مختلف قوموں میں نئے گروہ بنتے جاتے ہیں اور خود قوموں کے اندر جو سوسائٹیاں ہیں وہ متواتر بدل رہی ہیں۔

ہندوستان بھی باقی دنیا سے مستثنیٰ نہیں اور موجودہ تعلیمی اور اقتصادی مسائل نے اپنا اثر پیدا کیا کہ سارے جہان میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ کوششیں ہو رہی ہیں کہ کوئی ایسا انتظام ہو جو اس ملک کے پیچیدہ مسائل کو سلجھانے میں مدد دے سکے جس قدر زیادہ اس مضمون کی تفتیش کی جاتی ہے اُتنی ہی زیادہ یہ مشکلات ظاہر ہوتی جاتی ہیں۔
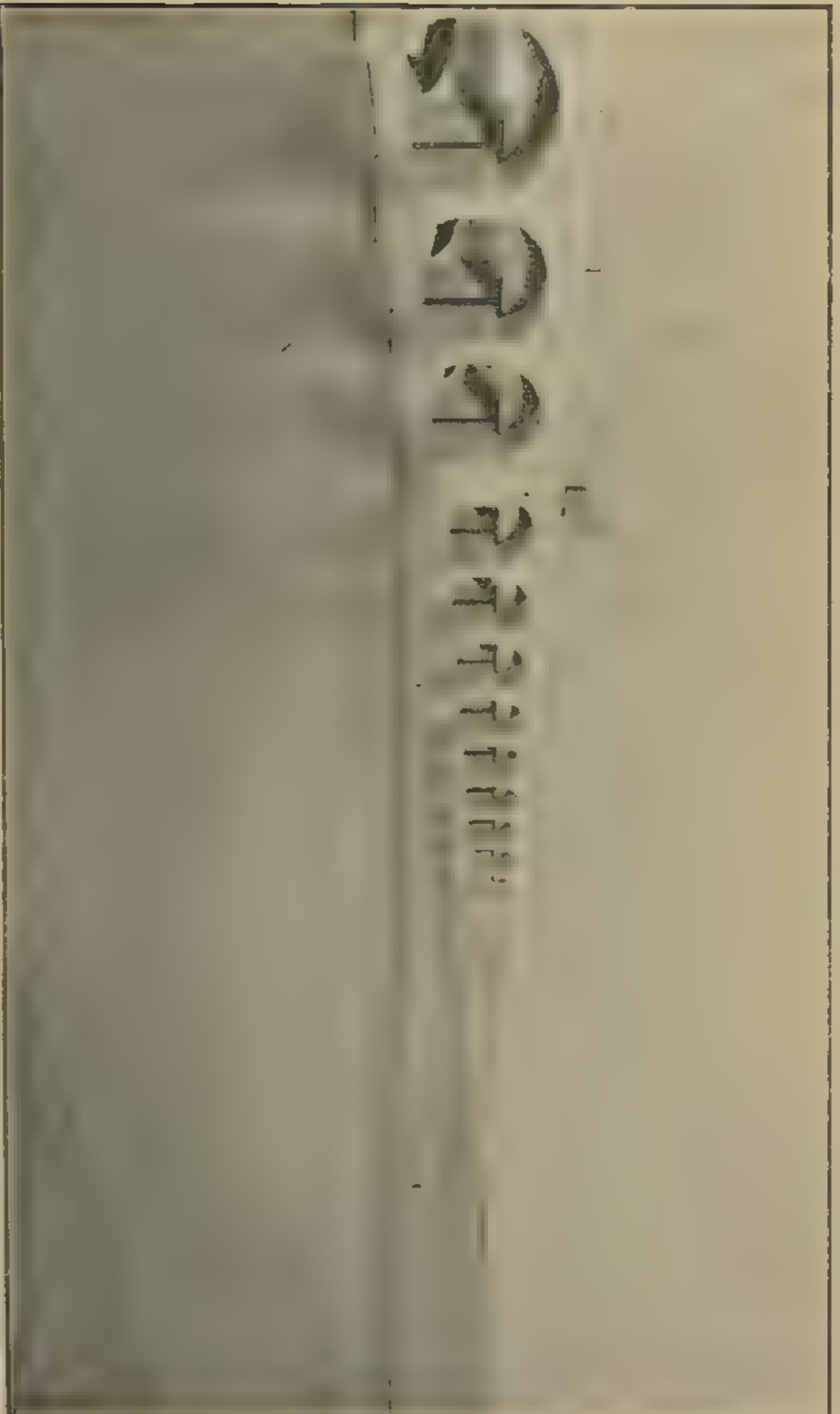
سندھ میں سکھر کا بند اور نہریں صفحہ ہستی پر اپنی نظیر آپ ہیں - اسکا عرض ۴۷۲۵ فیٹ ہے یہ ۶ ملین ایکڑ
زمین کی آبپاشی کریگا اس تمام بندوبست پر ۲۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہے - امید ہے کہ سب لاگت پر
دس فیصدی سالانہ آمدنی ہونے کی امید ہے ۔

جن فرقوں نے ملکی امور میں کبھی دلچسپی نہ لی تھی وہ بھی اب جاگ اُٹھے ہیں۔ جو رسم و رسوم نامعلوم زمانوں سے چلی آتی تھیں اب وہ نئے خیالات کے آگے پشت دکھا رہی ہیں۔ قریب زمانہ میں ملکی قوانین اور رواج کے نتیجہ خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو یہ بات تو سچ ہے کہ اٹل تغیرات پیدا ہوئے ہیں اور جب ہم آنکھیں کھول کر دیکھتے ہیں تو ہم اپنے تئیں ایک نئے جہان میں پاتے ہیں۔

ہمارا یہ دن ایک نیا دن ہے اور وہ اپنے ماقبل دن سے متفرق ہے۔ ذات پات کے سخت بندھن جنھوں نے صدیوں سے لوگوں کو جکڑ بند کر رکھا تھا اور جن کی تائید مذہب کی آڑ میں کی جاتی تھی ان پر آجکل چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اگرچہ اعلیٰ ذاتیں ان مجوزہ تبدیلیوں کی کیسی ہی مخالفت کریں لیکن اس تعلیم کے زمانہ میں وہ تو اٹل ہیں اور عوام الناس میں جو پوشیدہ قوتیں زمانوں سے سو رہی تھیں اب وہ جاگنے لگی ہیں اور اُن میں ایک ایسی تحریک پیدا ہو گئی ہے جس کا دبانا اور انکار کرنا اب مشکل ہے۔

ترقی اور ترقی معکوس کی تاریخ میں پہلو بہ پہلو چلی آئی ہیں۔ لیکن زمانہ حال اور استقبال میں جو کچھ وقوع میں آئیگا اُس کا صحیح اندازہ زمانہ ماضی سے نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ ہمارے اسی دن کا خاصہ ایک نئی طاقت ہے۔

اس اصول کی اشاعت نے کہ ہر قوم اپنی حکومت و انتظام کا خود فیصلہ کرے افراد کے دلوں میں اپنی شخصی قومیت کی نسبت نئے تصورات پیدا کر دئے ہیں۔ اس امر کے انکشاف نے کہ جب سبھوں کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا تو ہر ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کو بڑے سے بڑے شریف انسان کے برابر پولیٹکل طاقت حاصل ہوگی۔ اسی انکشاف نے ہر انسان کے دل میں شخصی مساوی حقوق کی آرزو بھی پیدا کر دی۔ کسی قدیم رشی نے پہلے سے یہ خبر دی تھی کہ "علم افزود ہوگا" اور یہ علم بسرعت تمام سبھوں کی میراث بن رہا ہے۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ سارا جہان بدل

رہا ہے - اور اکلام ہمارا یہ دن بزبان حال یہ پوچھ رہا ہے - صدیوں بلکہ لاکھوں برس کی خاموشی اور خوابیدگی کے بعد کیوں ایسی بڑی بڑی تبدیلیاں اس زمانہ میں وقوع میں آرہی ہیں اور وہ بھی بہت جلد جلد - یہ کیوں ؟

تیاری کا دن اور ان عجائبات کے معنی

فی الحقیقت یہ "خدا کا دن" ہے - یہ "اُس کی تیاری کا دن" ہے - اُن عجیب ایجادوں پر نظر ڈالو جو انجیلی ممالک میں اختراع کی گئیں - یہ اُس روشنی کا نتیجہ ہے جو خدا کے کلام سے چمکتی ہے - اور آخری دنوں میں انجیل کے پھیلانے کے لئے ان کو استعمال کرنا چاہئیے - سیاحت کے تیز رفتار وسائل ٹیلیگراف اور بے تار برقی ٹیلیفون کے ذریعہ خدا کے آخری پیغام کی نجات بخش صداقتیں دنیا کی حدوں تک پہنچائی جائینگی اور دنیا کے باشندوں کو نجات دہندہ کے جلد واپس آنے کی خبر دی جائیگی ۔

ہماری غرض صرف ان عجائبات اور علم کی اس حیرت انگیز ترقی اور ادھر اُدھر بھاگنے دوڑنے سے یہ ہے - کہ ہم سب اس میں شریک ہیں ۔

ناظرین! اس میں ساری دنیا کے لئے سبق ہے - یہ دیوار پر اُس دستخط کی مانند ہے جو شاہ بیلشضر کی ضیافت کے وقت دیوار پر دکھائی دیا تھا - لیکن ویسے پر اسرار الفاظ میں نہیں بلکہ ایسے الفاظ میں لکھا گیا ہے جس کو ہر شخص سرسری نگاہ ڈالنے سے بھی پڑھ سکتا ہے - اس میں سارے جہان کے لئے ایک ہیبت ناک سبق ہے اور یہی سبق ہم آپ کے دلوں پر نقش کیا چاہتے ہیں ، یہ اس امر کا نشان ہے کہ یہ آخری دن ہیں - اور خدا نے زمین کے سارے وسائل کو حرکت دی ہے - تاکہ اس بڑے واقعہ کے لئے تیاری کی جائے ۔

آخر کے بہت نشان دکھائی دیں گے

خدا کے دن کے بہت نشانوں میں سے علم کی ترقی صرف ایک نشان ہے - اس واقعہ عظیم کے ایلچی ہر جانب پائے جاتے ہیں - جن پیشین گوئیوں میں انسانی

تاریخ کے آخر کا پتہ دیا گیا تھا وہ سب ہمارے ان دنوں کی طرف مجموعی طور سے اشارہ کرتے ہیں۔ عالمگیر سلطنتوں کے عروج و زوال کا زمانہ تو گزر گیا۔ اب خدا کی ابدی بادشاہت کا زمانہ آپہنچا ہے۔

جب مسیح کے شاگردوں نے آخر کے زمانے کے نشانوں کے بارے میں سوال کیا تو اُس نے یہ جواب دیا:—

"سورج چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے۔ اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اُسکی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گے اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہیگی۔ اسلئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اُس وقت لوگ ابن آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے" ۱

آسمانی نشانوں نے اپنی کہانی سنا دی اور دنیا کو یہ علم دیا کہ یسوع کے دوبارہ آنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ زمینی نشانات جو نجات دہندہ کے واپس آنے سے پیشتر دکھائی دیتے تھے وہ اب چاروں طرف نظر آرہے ہیں۔ قومیں جوش و غضب میں ہیں اور زمین کو جنگ نے ایسا ہلا دیا ہے کہ پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ ایک آنے والے طوفان کے بارے میں سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔ جن کو سن کر لوگوں کے دل دہل رہے ہیں۔ خدا دنیا کے باشندوں سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ اس آخر کے لئے تیار ہو جائیں۔

جس تیاری کے لئے خداوند ہمیں بلا رہا ہے۔ وہ دل کی تیاری ہے۔ کہ ہم گناہ کو دور کریں اور مسیح مصلوب پر ایمان رکھیں۔ جو لوگ یہ ضروری تیاری کرتے ہیں وہ اُس خوفناک دن میں کھڑے ہو سکیں گے جب یسوع جلال اور قدرت کے ساتھ آئیگا اور وہ خوشی سے یہ چلائیں گے "یہ ہمارا خدا ہے۔ ہم اُس کی راہ تکتے تھے اور وہ ہی ہم کو بچائیگا" ۲

۱ (لوقا ۲۱:۲۵ سے ۲۷) ۲ (یسعیاہ ۲۵:۹)

تصویر بت عظیم جو نبوکدنضر بادشاہ نے خواب میں دیکھی
وہ نداجو بھید آشکارہ کرتا ہے وہ بتلاتا ہے کہ آخری ایام میں یہ واقع ہوگا

باب ۳

قومی پیشنگوئیاں بعینہٖ پوری ہو گئیں

بادشاہ کا خواب

"آسمان پر ایک خدا ہے جو سب بھید آشکارا کرتا ہے۔ اور وہ نبوکدنضر بادشاہ کو وہ بات بتاتا ہے جو آخری ایام میں ہوگی" [1]۔

تقریباً ۲۵۰۰ سال کا عرصہ گزرا کہ رات کے وقت خواب میں خداوند نے نبوکدنضر شاہ بابل پر جو مشرقی دنیا میں واقع تھا۔ دنیا کی عظیم سلطنتوں کے سلسلہ کا صحیح صحیح تاریخی خاکہ زمانے کے آخر تک منکشف کیا۔ یہ بادشاہ اہل فکر تھا۔ اور جب وہ اپنی سلطنت کے عروج کو پہنچا۔ رات کے وقت وہ اس امر پر غور کر رہا تھا کہ "اب اسکے بعد کیا وقوع میں آئیگا"۔ نہ صرف اسکی خاطر بلکہ سارے زمانوں میں آدمیوں کے علم اور تعلیم کے لئے بادشاہ کے غور و فکر کے عجیب سوال کا جواب خدا نے بذریعہ

---

۱ (دانی ایل ۲:۲۸)

بابل جو مملکتوں کی حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے (یسعیاہ ۱۳ : ۱۹)

خواب دیا دانی ایل نبی نے فرمایا "وہ بھید آشکارا کرتا ہے" اور "وہ باتیں بتاتا
ہے جو آخری ایام میں ہونگی" ۱

شروع میں ہمیں یہ جان لینا چاہیئے کہ تاریخ کا یہ بڑا خاکہ جو دنیا کے آخر تک کا
دیا گیا وہ محض خیالی نہیں - اوّل - ہم اس امر کو یاد رکھیں کہ اس نبی
نے اس تفسیر کو کیسے یقین کے ساتھ بند کیا - "یہ خواب یقینی ہے - اور اسکی تعبیر
بھی یقینی ہے -" اس خواب کی تفصیل بادشاہ کے دل سے جاتی رہی - لیکن جو سبق
اس میں تھا - اسکا یقین اسکے دل پر رہ گیا - خدا کی قدرت یہ چاہتی تھی کہ بابل کے
داناؤں اور نجومیوں کی نادانیوں کو اُن پر ظاہر کرے - اور خداوند کے نبی کو بادشاہ
کے سامنے لائے - تاکہ خدا کی طرف سے پیغام اسکو پہنچائے - دانی ایل نبی نے خدا کے
الہام سے اس خواب کو بادشاہ پر پھر آشکارا کیا -

"تو نے اے بادشاہ نظر کی تھی اور دیکھ ایک بڑی مورت تھی وہ بڑی مورت
جسکی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اسکی صورت ہیبت ناک
تھی - اس مورت کا سر خالص سونے کا تھا - اسکا سینہ اور اسکے بازو چاندی کے - اسکا
شکم اور رانیں تانبے کی تھیں - اسکی ٹانگیں لوہے کی - اور اسکے پاؤں کچھ لوہے کے
اور کچھ مٹی کے تھے - اور تو اسے دیکھتا رہا - یہاں تک کہ ایک پتھر بغیر اسکے کہ کوئی
ہاتھ سے کاٹے کاٹ کے آپ سے نکلا - جو اُس شکل کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا
اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا - تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا - ٹکڑے
ٹکڑے کئے گئے - اور تابستانی کھلیان کی بھوسی کی مانند ہوئے اور ہوا انہیں اُڑا لے
گئی - یہاں تک کہ انکا پتہ نہ ملا - اور وہ پتھر جسنے اُس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ
بن گیا -" ۲

اس کے بعد نبی نے اس خواب کی تعبیر بتائی اور اسکے بعد دنیا کی تاریخ کا خلاصہ دیا

۱ (دانی ایل ۲ : ۲۹) ۲ (دانی ایل ۲ : ۳۱-۳۵)

بابل

"تو اے بادشاہ - بادشاہوں کا بادشاہ ہے - اسلئے کہ آسمان کے خدا نے تجھے ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے اور جہاں کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں - اُس نے میدان کے چوپائے اور ہوا کے پرندے تیرے قبضہ میں کر دئے اور تجھے اُن سبھوں کا حاکم کیا - تو ہی وہ سونے کا سر ہے ۔" ۱

اس مورت کے حصے - جو مختلف دھاتوں سے بنے تھے - سر سے پاؤں تک مسلسل سلطنتوں کے نشان تھے جنکا آغاز بابل کی سلطنت سے ہوا - اور بابل کی سلطنت کا نمائندہ نبوکدنضر تھا اور یہ سونے کا سر بتایا گیا - تاریخ سے ظاہر ہے کہ یہ سنہری سر بابل کی سلطنت کا مناسب نشان تھا - اس سے مدت پہلے یسعیاہ نبی نے اس سلطنت کے بارے میں یہ کہا تھا "بابل مملکتوں کی حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے ۔" ۲

نہ صرف نبوکدنضر کے زمانے میں بابلی سلطنت کا یہ سنہری زمانہ تھا - ایسا عالیشان شہر جو اسکا دارالخلافہ تھا دنیا پر کبھی پہلے ایسا دکھائی نہیں دیا اور جس قدر فتوحات نبوکدنضر نے حاصل کیں - شاید پہلے کبھی بابل کو نصیب نہ ہوئی تھیں - اسی بادشاہ نے یہاں کی فصیلیں اور محل - ایسے عالیشان اور خوبصورت بنائے - چنانچہ ایک تختی پر یوں لکھا ہے "میں نے آدمیوں کی حیرت کے لئے یہ محل بنوایا" نبوکدنضر کے زمانے کے جو پرانے کتبے پتھروں پر ملتے ہیں - اُن سے بائبل کی تحریر کی تصدیق ہوتی ہے "کیا یہ وہ بڑی بابل نہیں جسے میں نے اپنی توانائی کی شدت سے بنوایا ۔" ۳ بادشاہ کو یہ خیال تھا کہ ایسا شہر کبھی برباد نہ ہوگا ۔

مادی فارسی

لیکن دانی ایل نبی نے خدا کی طرف سے تعبیر کرتے ہوئے بادشاہ کے ایسے خیالوں

---

۱ (دانی ایل ۲: ۳۷ و ۳۸) ۲ (یسعیاہ ۱۳: ۱۹) ۳ (دانی ایل ۴: ۳۰)

کا بطلان ظاہر کیا اور کہا۔ "تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا ہو گی۔ جو تجھ سے چھوٹی ہو گی" ۱

یہ نظر زمانہ مستقبل پر تھی اور یہی واقع ہوا۔ نبوکدنضر کی وفات کے بعد بابل بہت جلد زوال پذیر ہو تا گیا۔ خود دانی ایل نبی نے بیل شضر پر ظاہر کیا کہ وہ بابل کا آخری بادشاہ تھا۔

"خدا نے تیری مملکت کا حساب کیا۔ اور اُسے تمام کر ڈالا۔ .... تو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا۔ .... تیری مملکت منقسم ہوئی اور مادیوں اور فارسیوں کو دی گئی" ۲ چاندی کا سینہ اور بازو۔ اُس بڑی مورت میں مادی فارسی سلطنت کا نشان تھے جو بابل کی سلطنت کے بعد برپا ہوئی۔ شان و شوکت میں بابل کی سلطنت سے یہ ادنےٰ تھی جیسے چاندی سونے سے ادنےٰ ہوتی ہے۔ البتہ مادی فارسی سلطنت نے اپنی حدود کو زیادہ وسیع کر دیا۔ اور اُسکے بادشاہوں میں سے خورس اور دارا بادشاہوں کے نام دنیا کے بڑے بڑے فاتحوں میں گنے جاتے ہیں۔

لیکن یہ نبی دنیا کی سلطنتوں کی عارضی شان و شوکت کا ذکر کرنے پر ہی کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ اُسکی تعبیر میں وہ اُس سلطنت کے برپا ہونے کا ذکر کرتا ہے جو کبھی جاتی نہ رہے گی۔ مادی فارسی سلطنت کے بعد ایک تیسری سلطنت برپا ہو گی۔

یونان

"اُسکے بعد ایک اور سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کریگی" ۳

تانبے کی رانیں اُس بڑی مورت میں یونان کا نشان تھیں۔ یہ تیسری سلطنت بابل کے بعد تھی۔ اس نے مادی فارسی سلطنت کو مغلوب کیا۔ اور یونان کی بادشاہت نے اس نبوت کو تکمیل دی۔ اُس میں یہ اشارہ تھا کہ یہ سلطنت پہلے سے بھی زیادہ وسیع ہو گی۔

---

۱ (دانی ایل ۲:۳۹) ۲ (دانی ایل ۵:۲۶ سے ۲۸) ۳ (دانی ایل ۲:۳۹)

روم

یونان کی سلطنت کے بعد رومی سلطنت برپا ہوئی۔ جو ان سب سے زیادہ مضبوط اور باقدرت اور سخت گیر تھی۔ یہ چوتھی عالمگیر سلطنت دانی ایل نبی کے ذریعہ ان الفاظ میں ظاہر کی گئی۔ اُس سے اُس مورت کی ٹانگیں مراد تھیں جسکو نبوکدنضر نے خواب میں دیکھا تھا۔

"یہ چوتھی سلطنت لوہے کی طرح مضبوط ہوگی۔ جیسے لوہا۔ ساری چیزوں کو توڑکر پاش پاش کر دیتا اور مغلوب کرتا ہے۔ اور جیسے لوہا ساری چیزوں کو توڑ ڈالتا ہے۔ ویسے یہ سلطنت دوسروں کو توڑے اور کچلے گی" اس مورت کا لوہا۔ اس چوتھی بڑی سلطنت کی کیفیت کو بہت ٹھیک طور سے ظاہر کرتا ہے۔ مورخ گبن صاحب روم کی بادشاہی کو لوہے کی بادشاہی کہتا ہے۔ اس نے سلطنتوں کو پاش پاش کر دیا۔ اور اُن سبھوں کو مغلوب کیا۔ جیسے کہ نبوت میں مدتوں پہلے ظاہر کر دیا تھا۔ جیسے عام دھاتوں میں لوہا سب سے مضبوط ہوتا ہے۔ ویسے ہی نبوت کے مطابق یہ چوتھی سلطنت اپنی ماقبل سلطنتوں سے زیادہ زبردست ہوگی۔

نبی نے اُس بڑی مورت کے پاؤں کی مٹی اور لوہے کی آمیزش کے معنی صاف طور سے عیاں کئے۔ چنانچہ اُس نے یہ کہا۔ جو کہ تونے دیکھا کہ اسکے پاؤں اور انگلیاں کچھ تو کمہار کی مٹی کی اور کچھ لوہے کی تھیں۔ سو اُس سلطنت میں تفرقہ ہوگا۔ مگر لوہے کی توانائی اسمیں ہوگی جیسا کہ تونے دیکھا کہ اسمیں لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا اور جیسا کہ پاؤں کی انگلیاں کچھ لوہے کی اور کچھ مٹی کی تھیں سو سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہوگی۔ اور جیسا تونے دیکھا کہ لوہا۔ گارے سے ملا ہوا تھا وہ اپنے آپ کو انسان کی نسل سے ملائیں گے لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہیں کھاتا۔ ویسا ہی وہ باہم میل نہ کھائیں گے۔ ۱

۱ (دانی ایل ۲ : ۴۱-۴۳)

اِسوقت یونان اپنے انتہائی عروج کے ایام میں ہے اور سکندر اعظم پرسی پولس شہر کی تباہی کا حکم دے رہا ہے

زمانۂ حال کے یورپ کی سلطنتیں

"اُس سلطنت میں تفرقہ ہوگا" - خدا کے نبی نے یہ ظاہر کیا تھا اور نبی کے قول کے مطابق یہ سچ ثابت ہوا - رومی سلطنت میں بہت قومیں اور امتیں ملی جلی تھیں - لیکن اُن میں باہمی اتحاد نہ تھا - جیسا کہ اُس مورت میں مٹی اور لوہے میں پیوستگی نہیں ہوتی - شمال کی طرف سے دوسری قوموں نے حملہ آور ہوکے روم کی اس مغربی سلطنت کو چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں منقسم کر دیا - اور اُن میں سے مغربی یورپ کی زمانۂ حال کی سلطنتیں برپا ہوئیں ۔

نبوت نے جو تفصیل دی تھی اسمیں سے کوئی بات بھی ایسی نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو - یہ موجودہ سلطنتیں جو اُس منقسم روم سے پیدا ہوئیں تھیں - اُن میں کبھی پھر اتحاد نہ ہوا - نبوت میں یہ لکھا تھا "وہ اپنے کو انسان کی نسل سے ملائیں گے ۔" یورپ کے حکمران خاندانوں نے باہمی نکاح کے رشتوں سے اپنے تئیں متحد کرنے کی کوشش کی اور نبوت میں - بتایا گیا کہ ایسا ہوگا - لیکن اُن میں پیوستگی نہ ہوگی - جیسا کہ لوہے اور مٹی میں پیوستگی نہیں ہوتی - یہی حال آجکل نظر آرہا ہے - کوئی مدبر ملک - کوئی صاحب لشکر اس قابل نہیں ہوا - کہ ان قوموں کو وابستہ کرکے ایک بڑی سلطنت بنادے - بعضوں کا خیال ہے کہ جارج پنجم کے دل میں یہی آرزو ہے - نپولین ایسا کرنے ہی کے خواب دیکھا کرتا تھا - لیکن ایسا کرنا اسے نصیب نہ ہوا - زمانۂ مستقبل میں بھی کوئی ایک عالمگیر سلطنت نہ ہوگی ۔

ہم یقین جانیں کہ جیسے یہ مسلسل سلطنتیں نبوت کے مطابق ذرا ذرا تفصیل میں قائم ہوئیں اور گزر گئیں - ویسا ہی اس نبوت کا آخری حصہ بھی ویسا ہی پورا ہوگا جیسا کہ نبوت میں مندرج ہے ۔

چوتھی بڑی سلطنت منقسم ہوگی - روم یہ چوتھی سلطنت تھی - اور وہ منقسم تھی - اس منقسم سلطنت کے مختلف حصے اب ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزر رہے ہیں ۔

آئندہ بڑا واقعہ

اب کیا ہوگا؟ ہمارے سامنے یہ سوال ہے۔ اب وہ بیان نہ کہ جو قدیم بابل کی سلطنت سے شروع ہوا تھا۔ ہمارے دنوں تک پہنچتا ہے۔ جو کلام بہت عرصہ پہلے بوکد نضر کو سنایا گیا تھا وہ آج خاص ہم کو سنایا جاتا ہے " اُن بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضے میں نہ پڑے گی۔ وہ اُن سب مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قائم رہے گی جب کہ تونے دیکھا کہ وہ پتھر بغیر اُس کے کہ کوئی ہاتھ سے اُس کو پہاڑ سے کاٹ کر نکالے خود بخود نکلا اور اُس نے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ خدائے بزرگ نے بادشاہ کو وہ کچھ دکھایا جو آگے کو ہونے والا ہے۔ اور یہ خواب یقینی ہے اور اُس کی تعبیر بھی یقینی " [1]

" ان بادشاہوں کے ایام میں " یعنی ہمارے زمانے کی سلطنتوں کے ایام میں۔ عالمگیر واقعہ عظیم مسیح کی آمد ہے۔ جو آکر اپنی سلطنت قائم کریگا۔ اُس کی بادشاہت ابدی ہوگی۔ اسی بڑے معراج کی طرف دنیا کی تاریخ کا رخ ہے۔ آخر کار یہ آخیری وقت آنے والا ہے۔ جیسے یہ پتھر پہاڑیں سے بلا ہاتھ لگائے کاٹا گیا۔ اور اُس مورت سے جا ٹکرایا جس کے ذریعہ اُس مورت کے سارے حصے جو دنیا کی حکومتوں کے نشان تھے۔ پس کر خاک میں مل گئے اور ہوا میں اُڑ گئے۔ ویسے ہی مسیح کی آئندہ سلطنت جو بغیر ہاتھوں کے قائم ہوگی۔ نہ کسی انسانی طاقت کے ذریعہ بلکہ ابدی خدا کی طاقت سے وہ ساری زمینی سلطنتوں کو ختم کردیگی اور دنیا پر سے گناہ اور گنہگاروں کو نیست و نابود کریگی۔

" خواب یقینی ہے اور اسکی تعبیر بھی یقینی ہے " [2] پس چاہیئے کہ ساری آنکھیں اُس بڑے اور مستقبل واقعہ کی طرف پھر جائیں جس کی خبر پہلے سے نبوت میں دی گئی

۱ (دانی ایل ۲: ۴۴ و ۴۵) ۲ (دانی ایل ۲: ۴۵)
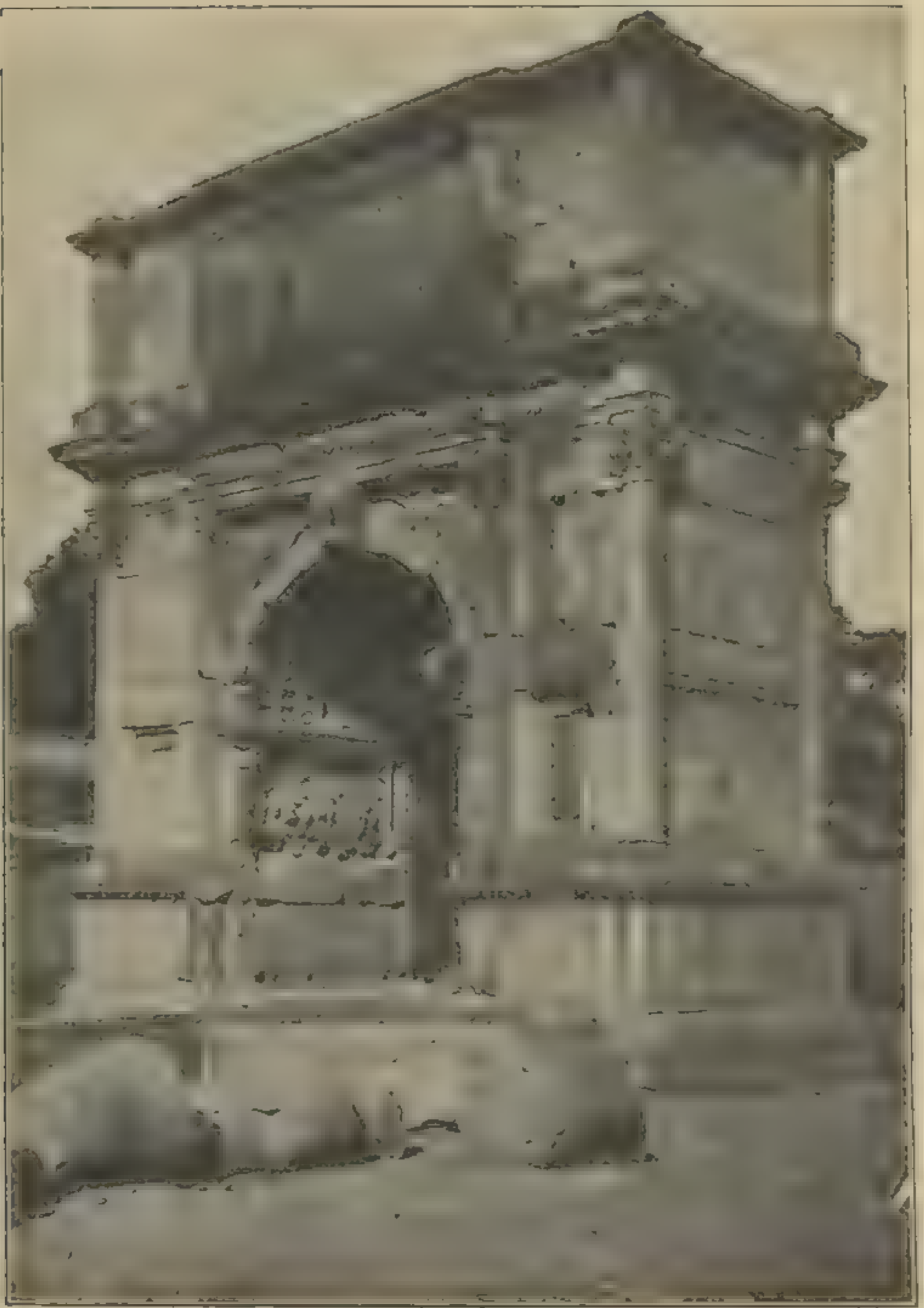
روم کی تباہ شدہ شان وشوکت

ٹائی ٹس نے یہ محراب سنہ ۷۰ء میں یروشلم کی بربادی کی یادگار منانے کے
لئے بنائی جو اب تک روم شہر میں موجود ہے

یعنی مسیح کی ذوالجلال ابدی سلطنت کی آمد جو کبھی برباد نہ ہوگی - اُس سلطنت میں نہ گناہ داخل ہوگا اور نہ بدی اس لئے مسیح سب آدمیوں کو یہ دعوت دیتا ہے کہ اس آنے والی سلطنت کے لئے تیار ہو جائیں - وہ اس امر پر قادر ہے کہ ہم کو گناہ سے بچائے اور ہم کو نئے دل عطا کرے اور ہم کو ایسی تیاری بخشے کہ ہم ابدی سلطنت میں اُس کے ساتھ رہنے کے قابل ہو جائیں ۔

خدا کا دعوےٰ

قدیم زمانوں میں مذاہب کے سامنے خدا نے یہ دعوےٰ کیا "ہمیں ہونے والی چیزوں کی خبر دیں - اور ہمیں دکھائیں کہ اُن کی اگلی پیشینگوئیاں کیا تھیں تاکہ ہم انہیں سوچیں اور اُن کے انجام کو سمجھیں - یا وہ آئندہ کا احوال ہمیں کہہ سنائیں - بتاؤ کہ آگے کو کیا ہوگا - تاکہ ہم جانیں کہ تم الہٰ ہو" ۱

اور قوموں کے سارے معبود خاموش رہے - کیونکہ وہ الہٰ نہ تھے - خداوند ہی جو کتاب مقدس میں متکلم ہے - شروع سے آخر تک کی باتیں بتا سکتا ہے ۔

"میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں - میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں - جو ابتدا سے انتہا تک کا احوال اور قدیم وقتوں کی باتیں جواب تک پوری نہیں ہوئیں - بتاتا ہوں - اور جو کہتا ہوں میری مصلحت قائم رہیگی" ۲ اس وسیلہ سے اُس نے سارے زمانوں میں شہادت دی ہے - تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ خدا تعالےٰ آدمیوں کی ساری سلطنتوں پر حکمران ہے - اور تاکہ لوگ اُس کے مقصد کو پہچانیں اور گناہ کو موقوف کریں - اور ابدی نجات اُمت تک پہنچائیں - چنانچہ خداوند فرماتا ہے "میں ہی نے یہ کہا اور میں ہی اس کو انجام دونگا - میں نے اس کا ارادہ کیا - اور میں ہی اُسے پورا کرونگا" ۳

تاریخ دنیا میں نبوت کے کلام کی تکمیل ایک بڑی دلچسپ حکایت ہے -

۱ (یسعیاہ ۴۱: ۲۲ - ۲۳) ۲ (یسعیاہ ۴۶: ۹ و ۱۰) ۳ (یسعیاہ ۴۶: ۱۱)

خداوند کے سامنے زمانہ مستقبل ویسی ہی کھلی کتاب ہے جیسا کہ زمانہ حال - یہ کلام بتایا گیا اور آئندہ واقعہ کی خبر دی گئی جس کو نبی کی قلم نے طومار پر لکھ دیا وقت گزرتا گیا اور صدائیں آئیں اور چلی گئیں اور جس وقت نبوت کا وقت پہنچا تو دیکھو اُس کی تکمیل ہو گئی ۔

ننوہ کی شہادت

دُنیا کے بعض نہایت بڑے زبردست شہروں کی بربادی صدیوں سے نبیانہ کلام کی تکمیل کی شہادت دے رہی ہے ۔

قدیم زمانوں میں ننوہ مغربی ایشیاء کا دارالخلافہ تھا - جس کی بنیاد نمرود نے تقریباً چار ہزار برس پہلے ڈالی تھی - اُس نے نہ صرف دریائے دجلہ کے کنارے اپنے دارالخلافے کو تعمیر کرایا بلکہ اُس کے ارد گرد کئی دوسرے قصبے بھی. شوائے اور اُس کا یہ خیال تھا کہ ایک دن یہ دارالخلافہ مع اپنے دیگر مضافات کے ایک بڑا شہر بن جائیگا - تاریخی زمانے کے شروع میں ننوہ ایک بڑا شہر تھا - یوناہ نبی کے ایام میں جو بائبل کے نبیوں میں سے ایک تھا - جسے خدا نے ایک خاص پیغام دیکر ننوہ کو بھیجا تھا - ننوہ "نہایت ہی بڑا شہر تھا" ا ایک کتبہ جس میں ننوہ کے ایک محل کا ذکر ہے وہاں کے ایک زبردست بادشاہ نے مٹی کی ایک تختی پر لکھوایا تھا - وہ آج تک محفوظ ہے "ہزارہا لوگوں کی حیرت کے لئے میں نے اسکو کھڑا کیا - ایسا محل جسکا کوئی ثانی نہیں - میں نے اس کا نام ٹیلر سلنڈر رکھا" ا

Records of the East , vol , xii . Part 1 .

یوناہ کی منادی سن کر اہالیان ننوہ نے آسمان کے خدا کے سامنے توبہ کی لیکن مابعد زمانے میں - فتح کے گھمنڈ اور عیاشی اور دولت نے اس کو خونریزی سے بھر دیا - بائبل کے ایک اور نبی نے جسکا نام ناحوم تھا - اس کی سزا سے اس کو آگاہی دی

ا (پیدائش ۱۰ : ۱۱ و ۱۲)

اور اس نے درخواست کی کہ جو لوگ سچے خدا سے ڈرتے ہیں وہ اُس طرف رجوع کریں
وہ پیغام یہ تھا:—

"خداوند نیک ہے اور مصیبت کے دن ایک حصین قلعہ ہے۔ وہ ان کو جو اُسکا بھروسہ رکھتے ہیں پہچانتا ہے" ۱

اِس میں کچھ شک نہیں کہ بعضوں نے اِس آگاہی پر توجہ کی اور زندہ کے سچے خدا کی طرف پھرے۔ لیکن اہلیان شہر گناہ میں مبتلا رہے۔ پھر ایک اور نبی صفنیاہ نامی برپا ہوا۔ جس نے اُن کو عین اُس وقت خدا کا کلام سنایا جب اِلٰہی عذاب اُن پر نازل ہونے کو تھا۔

"واویلا اُس سرکش اور گندہ آلودہ اور ظلم کرنے والے شہر پر۔ اُس نے کلام کو نہیں سنا۔ وہ تربیت پذیر نہ ہوا۔ اُس نے خداوند پر بھروسہ نہ رکھا۔ اور وہ اپنے خدا کے نزدیک نہ آیا۔" ۲

بائبل کی پیشین گوئیاں۔ جو اس بڑے شہر کے خلاف کی گئیں۔ وہ یہ تھیں:—
"اب وہ اُس کے مکان کو ایک بڑی باڑھ سے نیست و نابود کریگا" "تھر گداز ہو جاتا"۔ "خلاؤ اور سنسانی اور ویرانی ہے" ۳ "یہ وہ شادمان شہر ہے جو بے فکر ہو کر رہتا تھا۔ جس نے اپنے دل میں کہا کہ میں ہوں اور میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ سو وہ کیسا ویران ہوا۔ حیوانوں کے بیٹھنے کی جگہ" ۴

مادیوں اور اہلیان بابل جو اُن دنوں میں مغربی ایشیا کے لوگوں میں سے سب سے زیادہ زبردست تھے وہ نینوہ کے لوگوں سے لڑے اس مغرور شہر کو مسخر کیا۔ وہاں کا بادشاہ ایک جلتی بھٹی میں جل کر گداز ہو گیا۔ نینوہ تباہ ہوا سا تویں صدی مسیحی میں رومیوں اور فارسیوں کے درمیان ایک جنگ ہوئی۔ اُس کا بیان کرتے وقت مورخ گبن یہ شہادت دیتا ہے کہ سچ مچ یہ جگہ سنسان اور ویران پڑا ہے۔

۱ (نحوم ۱: ۷) ۲ (صفنیاہ ۳: ۱ و ۲) ۳ (نحوم ۱: ۸ و ۲: ۶ و ۱۰) ۴ (صفنیاہ ۲: ۱۵)

"دریائے دجلہ کے مشرق کی طرف موصل کے پل کے ایک سرے پر یہ بری نینوہ قدیم زمانہ میں آباد ہوئی تھی - وہ شہر - بلکہ اُس شہر کے کھنڈرات بھی مدتوں سے نیست و نابود ہوئے - جو خالی جگہ پڑی تھی وہ اِن جنگجو فوجوں کے لئے ایک وسیع میدان جنگ بن گیا"

The History of the Decline and Fall of the Roman Empire. chapter 46 , paragraph 24.

آج کے دن نینوہ کی جگہ موصل کے دریا کے پاس بستی باقی ہے - وہاں صرف کھنڈرات کا ایک تودہ ہے - صدیوں کی ریت بہتی بہتی یہ ڈھیر بھی نا معلوم جیسا ہوگیا ہے - بائبل کے نبیوں نے جو کلام کیا تھا - وہ تکمیل کو پہنچا - لیکن جس وقت یہ کلام کیا گیا تھا - اُس وقت اِس مغرور اور آباد نینوہ کو اپنے انجام کا خیال بھی نہ تھا - نینوہ کے تودوں سے یہ آواز سنائی دیتی ہے "ہر بشر گھاس کی مانند ہے اور اُس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند - گھاس تو سوکھ جاتی ہے - اور پھول گر جاتا ہے - لیکن خداوند کا کلام ابد تک قائم رہیگا" [۱]

صور کی قسمت - بحر اعظم کی ملکہ

مغربی ایشیا میں بحیرۂ شام میں صور قدیم زمانے میں سب سے بڑا بحری شہر تھا - تین ہزار سال گزرے یہاں کے باشندے فنیقی لوگ دور دور کی قوموں سے تجارت کیا کرتے تھے - حزقی ایل نبی سمندر کے مرکز کو اُس کی حدود بیان کرتا ہے - "تیرے معماروں نے تیری خوشنمائی کو کامل کیا ہے" نبی نے یہ بھی بتایا کہ سارے ملک اِس منڈی سے خرید و فروخت کرتے تھے اور اِسکی دولت کو بڑھاتے تھے - پھر نبی نے خدا کے حکم سے اِس مغرور شہر کو وہاں کے شریر اور گستاخ باشندوں کے باعث تنبیہ اور آگاہی کا پیغام پہنچایا - کیونکہ یہ لوگ زندہ خدا کی بجائے بتوں کو پوجنا پسند کرتے تھے - اِن لوگوں نے آسمان کے خلاف ایسے سخت گناہ کئے تھے اور یہ لوگ

[۱] (۱ پطرس ۱: ۲۴ و ۲۵)

بت پرستی میں ایسے غرق تھے کہ نبی نے عذاب کے نازل ہونے کی خبر انہیں دی :-
"اِس لئے خداوند یہوواہ فرماتا ہے۔ دیکھ اے صور میں تیرا مخالف ہوں اور بہت سی قوموں کو تجھ پر چڑھا لاتا ہوں۔ جس طرح سے سمندر اپنی موجوں کو چڑھالاتا ہے اور وہ صور کی شہر پناہ کو توڑ ڈالیں گے اور اُس کے برجوں کو ڈھادیں گے۔ اور میں اُس کی مٹی اُس پر سے جھاڑ پھینکونگا۔ اور اُسے دھوپ کی جلی ہوئی چٹان کر دونگا۔ وہ سمندر کے درمیان جال بچھانے کی جگہ ہوگی کیونکہ میں نے ہی کہا۔ خداوند یہوواہ فرماتا ہے" ۱

سیاحوں نے جو بیان کیا ہے اُس سے یہ شہادت ملتی ہے کہ یہ نبوت پوری ہوگئی۔ حزقی ایل کے دنوں میں اِس جزیرہ شہر کی جگہ کے بارے میں ایک سیاح بروس نامی (جو تقریباً ایک صدی گزری وہاں گیا تھا) کہتا ہے کہ اُس جگہ کو ایسی چٹان پایا جہاں سے "مچھوے اپنے جال ڈالتے ہیں"

(See "Keith on the Prophecies" page 329)

زمانہ حال کے دنوں میں ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایم۔ تومسن ایک دوسرے سیاح نے جو مغربی ایشیا، کے اُس علاقے میں بہت سالوں تک رہا۔ صور کے سارے علاقے کو ایسا پایا جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اُس کا جلال جاتا رہا تھا۔ "بلاشک اِس میں کوئی ایسی بات باقی نہیں رہی جس کی نسبت یشوع نے تین ہزار برس پہلے یہ کہا تھا کہ وہ ایک بڑا مضبوط شہر ہے ۲ اُس زبردست دارالخلافہ کا کچھ باقی نہیں رہا جس نے ایک وقت نبوکدنضر جیسے زبردست بادشاہ کو تیرہ سال تک غالب آنے نہیں دیا۔ جب تک کہ اُس کی فوج کے ہر ایک آدمی کا سر گنجا نہیں ہوگیا۔ اور ہر ایک کے کندھے نہیں چھل گئے اُس محنت کے سبب سے جو صور کے فتح کرنے میں اُن کو پیش آئی۔ ۳ نہ اِس کمبخت کی سڑکوں اور نہ اِسکی خالی بندرگاہ میں کوئی ایسی شے باقی ہے جو اُن قدیم زمانوں کی یاد دلائے جب یہاں کے خوشباش ملاح

۱ (حزقی ایل ۲۶: ۳ سے ۵) ۲ (یشوع ۱۹: ۲۹) ۳ (حزقی ایل ۲۹: ۱۸)

اِسکی منڈیوں میں خوشی کے گیت گایا کرتے تھے۔ نہ اُن مضبوط و بلند دمدموں کا کچھ باقی ہے۔ جنہوں نے برسوں تک سکندر اعظم کے شدید حملوں کو ناکامیاب ٹھہرایا تھا۔ یہ ساری چیزیں ایک پریشان خواب کی طرح ملیامیٹ ہوگئیں اور صور نبوت کے بوجھ کے نیچے دب گیا جیسا کہ اب ہے۔ اور مدت سے اِسی حالت میں چلا آیا ہے۔ صور خدا کے لئے شہادت دے رہا ہے اگر وہ عظمت۔ قدرت رکھتا اور آباد رہتا تو منکران خدا بڑا فخر کرتے۔ مگر ایسا ہو نہیں سکتا۔ صور اب اُس خاک میں سے سر اُٹھا نہیں سکتا تاکہ نبوت کی آواز کو جھٹلائے "The Land and the Book," vol. 2, pages 626, 627.

بابل کی بربادی

قدیم زمانوں میں۔ اِن سب سے بڑا اور طاقتور ایک اور شہر تھا۔ جس کے باشندوں نے آسمان کے خدا پر فخر کیا اور بدی میں مستغرق رہا اُس کے انجام کے بارے میں بھی بائبل میں نبوت پائی جاتی ہے۔ اور جسکی تاریخ آج ہمارے لئے ایک خاص شہادت پیش کرتی ہے۔ دیگر شہروں سے زیادہ خداوند نے اُس شہر کو زندگی کے غرور اور خدا کے خلاف خودغرض دل کی سرفرازی کا نشان ٹھہرایا۔

قدیم زمانے میں بابل کی تباہی کی جو پیشین گوئی تھی اُس پر ہم مختصراً غور کریں جن دنوں میں بابل دنیا کا سب سے بڑا طاقتور شہر تھا اور اعلےٰ عروج حاصل کرنے کو تھا تب خداوند نے اُس کے بدبخت انجام کو منکشف کیا۔ اور یسعیاہ نبی کی معرفت یہ فرمایا:-

"بابل جو مملکتوں کی حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے۔ سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائیگی جن کو خدا نے الٹ دیا وہ ابد تک آباد نہ ہوگی اور پشت در پشت کوئی اسمیں نہ بسے گا۔ وہاں عرب لوگ ہرگز خیمے اِستادہ نہ کریں گے اور وہاں گڈریے گلوں کو نہ بٹھائیں گے۔ پر زمین کے جنگلی درندے وہاں بیٹھیں گے اور اُن کے گھروں میں اُلو بھرے ہوئے ہونگے وہاں شترمرغ بسیں گے اور بز کوہی وہاں کودیں گے پھاندیں گے اور گیدڑ انکے عالیشان مکانوں میں اور بھیڑیے اُن کے رنگ

محلوں میں چلائیں گے اسکا وقت نزدیک پہنچا ہے۔ اور اسکے ہونے کے آگے بہت دن نہ ہونگے"۔ ۱ دنیا کے ایسے ذی شان و شوکت دارالخلافے کے بارے میں ایسا ہولناک مستقبل کسی اور شہر کے بارے میں بیان نہیں ہوا۔

جس بربادی کی پیشین گوئی نبی نے کی تھی اُس کے تکمیل تک پہنچنے سے بیشتر صدیاں گزر گئیں۔ اگرچہ اِس شہر کو وقتاً فوقتاً اُسکے دشمنوں کے ہاتھ سے نقصان پہنچا تو بھی ایک ہزار سے زیادہ سالوں تک یہ شہر عروج پر رہا۔ لیکن آسمان کے خدا کا نبی نے کلام جو سینکڑوں برس پہلے لکھا گیا تھا۔ بائبل کے صفحوں میں مندرج رہا۔ اُس سچے خدا کا یقینی کلام جس کے سامنے شروع سے آخر تک سب کچھ کھلا ہے۔ اور آخرکار جس بربادی کی پیشین گوئی کی گئی تھی وہ پوری ہوئی۔ آج وہ شہر بابل ایک بڑا بیابان ہے۔ اسکے محل اور اِسکی کھودی ہوئی مورتیں شکستہ اور ریختہ پڑی ہیں۔ ایک سو سال سے سیاحوں کے بیانات اکثر بائبل کی اِس پیشین گوئی کی ٹھیک ٹھیک تکمیل پر برابر شہادت دیتے چلے آئے ہیں۔ کہ وہ شہر جو ایک وقت دنیا کی ملکہ تھا تباہ و برباد پڑا ہے۔ نبوت میں۔ فرماتے تھے "کہ بابل ڈھیر ہو جائیگا اور وہاں اُلو بسیں گے"

ایک انگریز علم عمارات کے ماہر لیرڈ صاحب (Layard) سنہ ۱۸۴۵ء میں وہاں گئے اور انہوں نے مفصلہ ذیل بیان دیا:—

اُس علاقے کی سطح پر بہت ایکڑوں تک کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف شیشے۔ سنگ مرمر۔ مٹی کے برتنوں اور اُن اینٹوں کے ٹکڑے جن پر کتبے لکھے ہوئے تھے شورزمین سے ملے ہوئے ملتے ہیں۔ جو قدیم مکانات کے کھنڈرات سے پیدا ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے نباتات پیدا نہیں ہو سکتے اور نباتات ہوتے ہیں تو وہ مر جاتے ہیں۔ اور بابل کی یہ جگہ ایک خوفناک اجاڑ اور بے چراغ ہے۔ اور بڑی قسم کے اُلو جن کے قریباً

۱ (یسعیاہ ۱۳: ۱۹ سے ۲۲)

سوسے کے غول اُڑتے ہیں وہ یہاں کی کھنڈروں میں بستے ہیں اور بیابان میں گیدڑ کلول کرتے ہیں۔"

Discoveries among the Ruins of Nineveh and Babylon. chapter 21, page 413.

ثبوت میں یہ بھی ذکر تھا۔ "وہاں ہرگز عرب لوگ خیمے اِستادہ نہ کریں گے۔" ان الفاظ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اِس شہر کوئی بدوی گاؤں آباد نہ ہوگا۔ لیکن سیاح لوگ بتاتے ہیں کہ لفظی طور پر بھی یہ پورا ہوا۔ گو خانہ بدوش عرب لوگ عارضی طور پر

سمندر کے قریب صور شہر کے کھنڈرات

بھی وہاں خیمہ لگانا پسند نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ زمین ملعون ہے اور وہ ان کھنڈرات کو "مجیب" یا "اُث دی بی بہ" کہتے ہیں۔

("Encyclopedia of Islam" article "Babil")

سنہ ۱۹۰۳ء میں ڈبلیو-سی-آئی سنگ (W.C.Ising) نامی ایک مشنری اُس جگہ کو دیکھنے گیا۔ جہاں پروفیسر کول ڈی وے (Koldeway) بنوکدنضر کے محل کے کھنڈرات کو کھود رہا تھا۔ اُس نے یہ بیان قلم بند کیا۔

مینارہائے مصر جو اب تک بطور یادگار کھڑے ہیں

"اِس جگہ کو دیکھ کر وہ نبوت یاد آجاتی ہے جو یسعیاہ نبی کے تیرھویں باب اور بعض دیگر مقامات میں مندرج ہے۔ جو دوران زمانہ میں لفظی طور پر پوری ہوئی قدیم بابل کی جگہ پر اب کوئی شخص نہیں بستا اور جو عرب لوگ کھدائی کا کام کر رہے ہیں وہ اپنی مٹی کی جھونپڑیاں قدیم دریا کے خاص میں بناتے ہیں جو آجکل آدھ میل مغرب کی طرف ہٹ گیا ہے۔"

European Division Quarterly . Fourth Quarter 1913 .
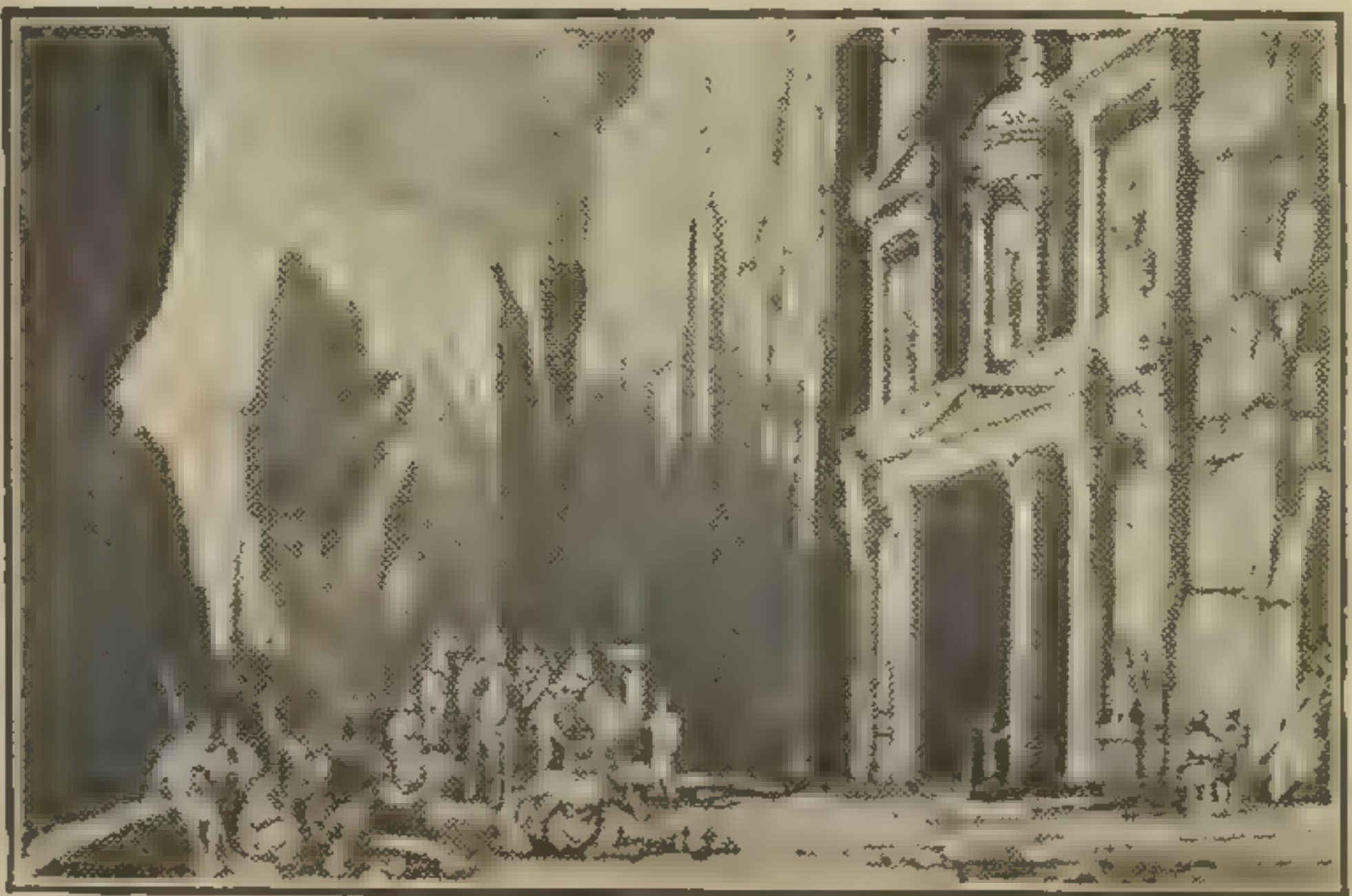
ادوم اپنی برباد شدہ حالت میں

مصر اور ادوم

دریائے نیل کے کنارے جو بھاری بھاری کھنڈرات ملتے ہیں۔ وہ تکمیل شدہ نبوت کے شاہد ہیں۔ جب مصر بابل کا حریف تھا تو بابل کے نبی نے یہ پیشین گوئی کی۔ "وہ مملکت ساری مملکتوں سے زیادہ حقیر ہوگی اور پھر قوموں پر اپنے تئیں بلند نہ کریگی" [۱] اِس کی نسبت کلی تباہی کی پیشین گوئی نہ تھی جیسی کہ بابل کے بارے میں تھی بلکہ

[۱] (حزقی ایل ۲۹ : ۱۵)

یہ تھی کہ وہ ایک ادنے اور حقیر حالت میں قائم رہیگا اور ایسا ہی وقوع میں آیا۔ ادوم ایک وقت بڑا آباد شہر تھا۔ اور اپنی عقل و خرد کے باعث مشہور تھا۔ اب یہ برباد پڑا ہے۔ اُس قدیم نبوت کے باعث جو بائبل میں قلم بند ہے۔ "ادوم بھی جائے حیرت ہوگا۔ ہر ایک جو اسکی طرف سے گزریگا حیران ہوگا"۔ ۱

تاریخ کی شہادت

یوں نبیانہ کلام کی تکمیل پر صدیاں گواہی دے رہی ہیں۔ بائبل کے اِن نوشتوں میں نوع انسان کی کل تاریخ کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب انسانی تصنیف نہیں ہو سکتی۔ جس نے قدیم زمانوں سے لیکر انسانی تاریخ کا سلسلہ شروع سے لیکر آج تک بتا دیا۔ بس زندہ خدا جو سبھوں کا خالق ہے۔ اِسی کتاب میں کل نوع انسان سے متکلم ہے۔ خداوند نے نہ صرف اُن لوگوں کی آگاہی اور اُن سے درخواست کے لئے کلام کیا۔ بلکہ حق کے نوشتوں میں سارے زمانوں کی گواہی کے لئے یہ کلام ٹھہرایا کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ اُس کے سارے منصوبے اور ارادے اس میں منکشف ہیں۔ اور اس مبارک کتاب کے سارے وعدے صحیح اور یقینی ہیں۔ جن نبیوں نے خدا کی طرف سے نینوہ بابل۔ اور صور کو پیغام پہنچایا وہ آج ہمارے لئے بھی پیغام دے رہے ہیں۔

تکمیل شدہ نبوت زندہ خدا پر صدیوں کی شہادت ہے۔ نبوت کی شہادت اور اسکی تکمیل خدا کی طرف سے دعوت اور درخواست ہے کہ سارے آدمی اس کو حقیقی خدا تسلیم کریں۔ اور مقدس نوشتوں کو اُسکا آسمانی کلام مانیں۔

"میں نے قدیم سے ہونے والی باتوں کی خبر دی ہے۔ وہ میرے منہ سے نکلیں۔ میں نے انہیں مشہور کیا۔ میں نے ناگہاں کیا اور وہ بر آئیں۔ از بس کہ میں جانتا تھا کہ تو ضدی ہے اور تیری گردن کا پٹھا لوہے کا ہے۔ اور تیری پیشانی پیتل کی ہے۔ اِس

۱ (یرمیاہ ۴۹: ۱۷)

لئے میں نے ابتداء سے یہ باتیں تجھے کہہ سنائیں اور اُن کے واقع ہونے سے پیشتر تجھ پر ظاہر کی ہیں .... تُو نے یہ سنا ہے سو اِس سب کو ملاحظہ کر" یقیناً جو شخص نبوت کی تکمیل کی تاریخ کی شہادت پر نظر ڈالے گا وہ یہ معلوم کئے بغیر نہیں رہیگا کہ سچ مچ جس شخص نے یہ باتیں کہیں وہ ابتداء سے انتہا تک کی باتیں جانتا تھا۔ اِس لئے آدمی کو چاہیئے کہ سارے نوشتوں میں اُسکی آواز سننے کے لئے تیار ہو۔ جب وہ گناہ کے بارے اور یسوع مسیح کے وسیلے نجات کے طریقہ کا ذکر کرتا ہے۔

علاوہ ازیں نبیانہ کلام میں آنے والے واقعات کا اور زمانہ حال کی تاریخ کے دور کا بیان بھی پایا جاتا ہے اِس لئے مناسب ہے کہ ہم اُن باتوں پر غور کریں جو خدا کے کلام میں ہمارے زمانے کے متعلق اور اُن واقعات کے متعلق مندرج ہیں جو آخر سے پیشتر زمین پر واقع ہونگی۔ پطرس رسول نے اِن الفاظ میں ہمیں نصیحت کی۔ "ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اِس پر غور کرتے ہو۔ کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں نہ چمکے" [۱]

۱ (۲ پطرس ۱:۱۹)

مسجد حضرت عمر جو اُنہی بنیادوں پر بنائی گئی جن پر یہودیوں کی ہیکل تعمیر کی گئی تھی

یہودی قوم کے مصائب کی پیشین گوئی

باب ۴

نازک وقت قریب آنے کے نشان

ہمارے منجی کی بڑی پیشین گوئی

مسیح نے یروشلم کی مقدس ہیکل کی آئندہ بربادی کا ذکر کیا۔ شاگرد حیران رہ گئے ایک شاگرد نے کہا "اے اُستاد دیکھ یہ کیسے کیسے پتھر اور کیسی کیسی عمارتیں ہیں" نجات دہندہ نے یہ جواب دیا "تو اِن بڑی بڑی عمارتوں کو دیکھتا ہے۔ یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہیگا جو گرایا نہ جائے" ۱۔

"اُس وقت کا کیا نشان ہے"

جب وہ زیتون کے پہاڑ پر اپنے شاگردوں کے ساتھ گیا۔ جہاں سے کہ شہر نظر آتا

۱ (مرقس ۱۳ : ۲)
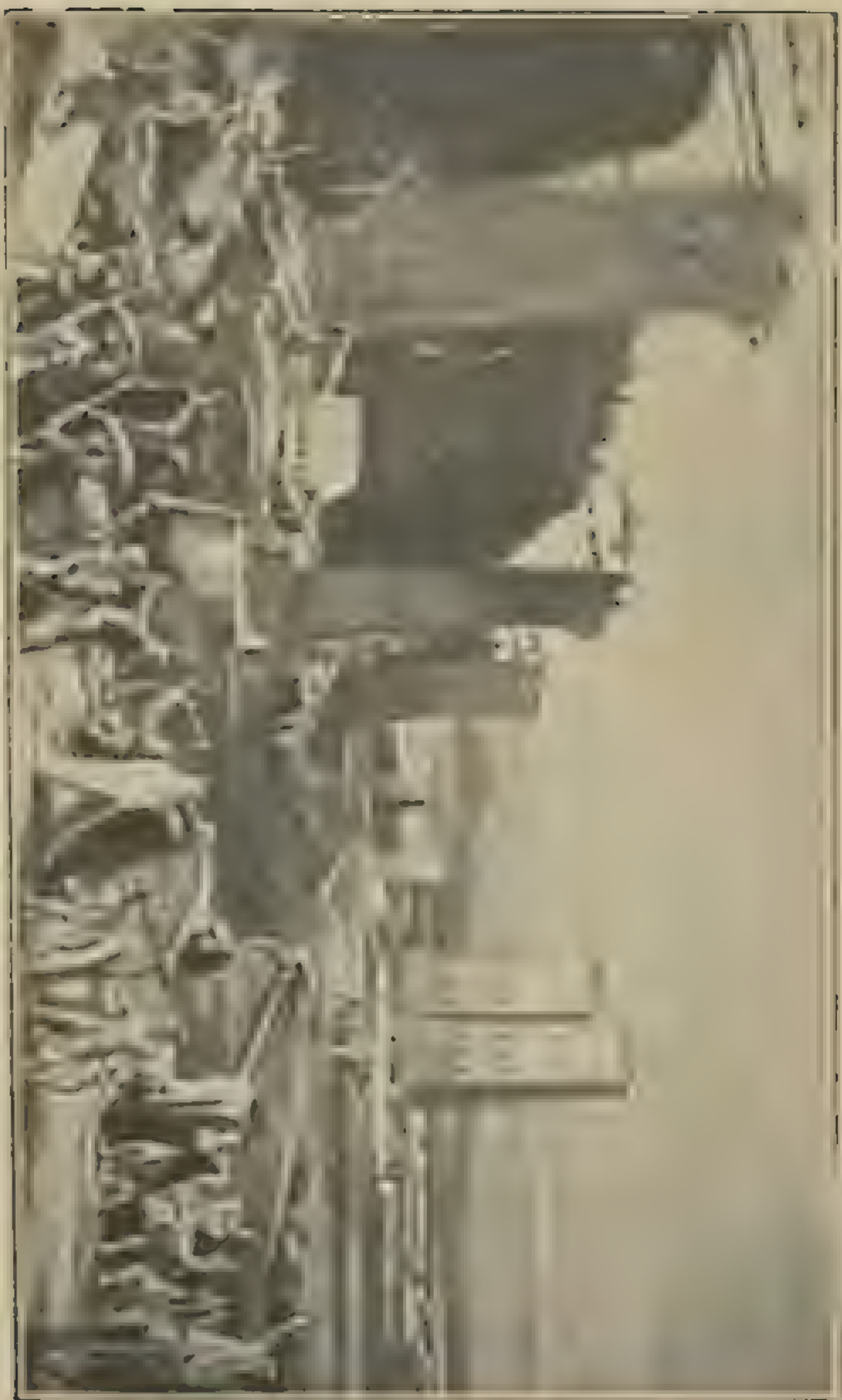
تو شاگرد یسوع کے پاس آکر یہ کہنے لگے "ہمیں بتا کہ یہ باتیں کب ہونگی اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا کیا نشان ہوگا" ۱

اِس سوال کا جواب دیتے وقت نجات دہندہ نے پہلے یروشلم کے برباد ہونے کی پیشین گوئی کی اور پھر ایک حصے میں اُن عجیب آزمائشوں کا بیان کیا جو اُسکی کلیسیا کو بعد تاریک زمانوں میں پیش آئینگی۔ پھر اُس نے پچھلے دنوں کے واقعات کا بیان کیا اور وہ نشان بتلائے جن سے پتہ لگیگا کہ دوسری آمد بہت قریب ہوگی۔ آخرکار اُس نے اُس نظارے کی تصویر کھینچی جب وہ اپنے تمام جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں میں ظاہر ہوگا۔ اِس تقریر کا مفصل بیان متی کی انجیل کے چوبیسویں باب میں پایا جاتا ہے

ایک عجیب مشابہت

اِس نبیانہ تقریر کے پہلے حصے میں پاک کلام کے مطابق ۲ اُن عام ماجروں کا ذکر ہے جو یہودی ریاست کے آخری دنوں میں اور بڑے وسیع پیمانہ پر دنیا کے اخیر وقت تک مسلسل وقوع میں آئیں گے۔ اِن دونوں زمانوں میں ایسی قریب مشابہت تھی کہ مسیح نے اِن دو سوالوں کا مختصر الفاظ میں جواب دے دیا۔ یعنی اِن سوالوں کا کہ یروشلم کے متعلق یہ باتیں کب پوری ہونگی اور دنیا کے آخر کا کیا نشان ہوگا۔

اِس پیشین گوئی میں یہ بتلایا گیا تھا کہ بہت سے جھوٹے مسیح برپا ہونگے۔ جنگ و جدل قحط اور بھونچال وقوع میں آئینگے۔ چنانچہ یروشلم کے مسخر ہونے سے پہلے اُسی پشت میں ایمانداروں کے سامنے یہ باتیں تکمیل کو پہنچ گئیں۔ لیکن جب ہم اِس نبوت کو زیادہ غور سے پڑھتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِن کا اِطلاق زیادہ وسیع تھا اور اُس وقت سے لیکر تاریخی طور پر یہ باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جوں جوں آخر کا وقت نزدیک آتا جاتا ہے۔ زمین پر یہ مصیبتیں بھی بڑھتی جاتی ہیں۔

۱ (متی ۲۴: ۳) ۲ (متی ۲۴: ۴-۱۴)

یہودی ریاست کے آخر ہونے سے پیشتر ایمانداروں نے انجیل اُس ساری دُنیا میں پہنچا دی جو اُس وقت معلوم تھی[۱]۔ اِن پچھلے دنوں میں انجیل کی اشاعت زیادہ وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے۔ جیسا کہ چودھویں آیت میں خبر دی گئی تھی "بادشاہت کی اِس خوشخبری کی منادی تمام دُنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں پر گواہی ہو اور اُس وقت خاتمہ ہو گا"

یروشلم کے آخری ایام

ہم مختصراً یروشلم کے آخری ایام کے واقعات کا کچھ ذکر کریں گے۔ مسیح نے ایمانداروں کو پہلے سے آگاہی دی تھی۔ "خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے" جب یہودیوں نے حقیقی مسیح کو رد کر دیا تو جھوٹے مسیحوں کے فریب میں آنے کے لئے راستہ کھول دیا۔ اعمال کی کتاب میں اس پیشین گوئی کی تکمیل کی کچھ جھلک نظر آتی ہے۔ دُنیا کی تاریخ میں اس کا مفصل بیان ہے۔ جن پچ ریڈپتھ (Ridpath) صاحب نے یہ لکھا:—

کوئی ایسی قوم فتنہ انگیز نہ تھی جیسی کہ یہودی قوم اور نہ کوئی ایسی امت گزری ہے جو مخلصی دینے والے کی انتظار میں جو اُن کی قدیم سلطنت کو بحال کر دے۔ ایسے جوش میں آئی ہو اور اُن کا تعصب اور مذہبی جنون اسقدر بھڑک اُٹھا ہو جیسی کہ اِس زمانے کے بدبخت یہودیوں کی حالت تھی۔ یکے بعد دیگرے لوگوں نے اُٹھ کر مسیح ہونے کا دعوے کیا۔ پے در پے غدر ہوئے جنکی ترغیب کا باعث جعلی مسیح یا بادشاہت کے جھوٹے مدعی ہوئے "History of the World." Vol. 1, page 849. (part III chap. 19)

نجات دہندہ کی زندگی اور خدمت کے ایام میں الٰہی ہاتھ نے ظلم وستم کے پہاڑ کو ایک بڑی حد تک روک رکھا۔ لیکن جب وہ نور کو برابر رد کرتے چلے گئے تو شرارت کی روح

[۱] (کلسیوں ۱: ۲۳)

بلا روک ٹوک غالب آئی۔ ڈاکٹر میرس (Dr. Mears) نے اِن تبدیل شدہ حالات کا اِن الفاظ میں ذکر کیا ہے :— "انجیل نویسوں کے بیانات میں ایک اطمینان بھرا نظارہ اور دلکش واقعات کا سلسلہ نظر آتا ہے۔ بمقابلہ اُس خونریزی اور ہنگاموں کے جو یوسیفس مورخ کی کتاب میں بھرے پڑے ہیں"

("From Exile to Overthrow," pp. 256, 257.)

یوں جلد جلد یروشلیم کی تباہی کا وقت قریب پہنچتا گیا۔ جسکی خبر بہت پہلے نبیوں نے دی تھی۔

ایمانداروں کے لئے نشان

شاگردوں نے ایک نشان مانگا تھا اور مسیح نے اُن کو ایک ایسا نشان دیا جسکے ذریعہ وہ جان سکیں کہ یروشلیم سے بھاگ جانے کا وقت کب آئیگا۔ اِس کا مفصل بیان لوقا کی انجیل میں مندرج ہے۔

"جب تم یروشلیم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لینا کہ اُسکا اُجڑ جانا نزدیک ہے۔ اُس وقت جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں اور جو یروشلیم کے اندر ہوں باہر نکل جائیں اور جو دیہات میں ہوں شہر میں نہ جائیں۔ کیونکہ یہ انتقام کے دن ہونگے۔ جن میں سب باتیں جو لکھی ہیں پوری ہو جائیں گی"۱ یروشلیم اور یہودیہ میں جو لوگ ایمان نہ لائے تھے اُن کے خیال میں بھی یہ نہ آسکتا تھا کہ اُن کا شہر برباد ہو جائیگا۔ جس کو خدا نے اتنی مدت تک محفوظ رکھا۔ اور اُن کا مقدس مقرر رہا۔ جب رومیوں کی فوج نے اُسکو گھیر لیا تب بھی اُنکا اندھا دھند بھروسہ نہ ٹوٹا لیکن محاصرین کی فوجوں کو دیکھ کر مسیحی ایمانداروں نے جان لیا کہ بھاگنے کا وقت قریب آپہنچا تھا۔ لیکن اب سوال یہ تھا کہ کیسے بھاگیں کیونکہ رومی فوجیں چاروں طرف سے یروشلیم کو گھیرے ہوئے تھیں۔ علاوہ ازیں (Zealots) زیلوتی گروہ کے لوگ جو بڑے

۱ (لوقا ۲۱: ۲۰-۲۲)

جنگجو تھے وہ کبھی اجازت نہ دیتے کہ کوئی آدمی شہر سے نکل کر رومیوں کے ڈیرے کی طرف جائے۔

عین اُس وقت خدا کی قدرت کاملہ نے عجوبہ کار سے پیدا کر دیا۔ رومی سپہ سالار سستیوس نامی نے ہیکل کی دیواروں میں سے ایک کو کسی قدر شکستہ کر دیا تھا۔ لیکن اچانک اُس نے یہ اعلان کر دیا کہ حملہ روک دیا جائے۔ بقول یہودی فلس مورخ وہ بلا کسی وجہ کے شہر سے پیچھے ہٹ گیا۔ (Josephus "Wars" Book 2, Chap 19)

اور یہودی گروہ اِن پیچھے ہٹنے والے رومیوں کے تعاقب کرنے کو نکلا۔ اور اُنکی فوج کے پچھلے دستے پر بڑی تندی سے حملہ کیا۔

جب اُن مسیحیوں کو جو موقعہ کی تلاش میں تھے۔ یہ معلوم ہو گیا کہ اب بھاگ جانے کا وقت آ گیا ہے۔ جس کی پیشین گوئی بہت سال پہلے مسیح نے کی تھی۔ تو وہ بھاگ کر شہر سے باہر مضافات میں چلے گئے۔

بہت سال پہلے مسیح نے اُنکو یہ نصیحت کی تھی "پس دعا مانگو کہ تمہیں جاڑوں میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے" [1] اُنکی یہ دعا قبول ہوئی کیونکہ وہ موسم خزاں میں ہفتے کے کسی دن بھاگ گئے چونکہ وہ اِس نشان کے منتظر تھے۔ اِس لئے انہوں نے اُسکے مطابق عمل کیا۔ اور رہائی حاصل کی۔

پس جس طرح جب رومی لشکر محاصرہ کے لئے واپس آیا تاکہ شہر کے فتح ہونے تک محاصرہ کو پھر نہ چھوڑے۔ کوئی مسیحی شخص یروشلم کی بربادی کے وقت وہاں نہ ہو۔ اِسی طرح ہم بھی اپنے زمانے کے نشانوں کو دیکھتے رہیں تاکہ ہم اُن مصیبتوں سے بچ جائیں جو دنیا پر نازل ہونے والی ہیں۔ اور "ابن آدم کے سامنے کھڑے ہو جانے کے لئے تیار ہو جائیں" موسم خزاں کے وقت سستیوس کی فوج نے یروشلم کی فوج کا محاصرہ تنگ کیا۔ ایک یہودی مورخ گریٹس (Graetz) نامی نے لکھا

[1] (متی ۲۴:۲۰)

اندازہ لگا کر یہ بتاتا ہے کہ بدھ کے دن رومی فوجیں پیچھے ہٹی تھیں اور محصور فوجوں نے نکل کر اُن کا تعاقب کیا تھا - مسیحیوں کو بھاگ جانے کا یہی موقعہ ملا - دوسرے دن یہودی فوجیں فتح کے گیت گاتی ہوئیں ۸ - اکتوبر کو یروشلم میں واپس آئیں اور اس سے ("History of the Jews," Vol. II page 268.) قبل دن میں وہ بلا روک ٹوک بھاگ گئے"۔

نبیانہ کلام کی تکمیل

مسیح نے یہ خبر دی تھی کہ وہ ہیکل جو یہودی قوم کا فخر تھا بالکل تباہ ہو جائیگی۔ آخری محاصرہ کے وقت رومی سپہ سالار نے کوشش کی کہ وہ ہیکل کی عظیم الشان عمارت کو برباد ہونے سے بچائے - یہودی اُس وقت اُس ہیکل میں پناہ گزین تھے کیونکہ اسکی دیواریں بہت پختہ اور مضبوط تھیں - تیطس سپہ سالار نے یہودیوں کو یہ پیغام بھیجا ۔

"اگر تم یہ جنگ بدل دو اور جہاں سے کہ تم اب لڑ رہے ہو تو نہ کوئی رومی تو تمہاری ہیکل کے نزدیک آئیگا اور نہ اسکی کوئی بے عزتی ہوگی - بلکہ میں کوشش کرونگا کہ یہ مقدس ہیکل تمہارے لئے محفوظ رہے خواہ تم چاہو یا نہ چاہو"

Josephus "Wars of the Jews," Book 6, Chap. 2

یہ پیشین گوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی - یہودی ضدی اور جوش سے بھرے تھے - سنگ دل رومی بت پرست اُن کی تباہ کن جنگ بازی سے حیران تھے - طیطس ہیکل کے بچانے کی کوششوں میں ناکامیاب رہا اور یہ برباد ہو گئی جیسا کہ مسیح نے پہلے سے خبر دی تھی ۔

مسیح کے شاگردوں نے ہیکل کی دیواروں کے بڑے بڑے پتھروں کی طرف اُسکی توجہ دلائی تھی - چنانچہ ایک شاگرد نے یہ کہا تھا "دیکھ یہ کیسے کیسے پتھر اور کیسی کیسی عمارتیں ہیں" جب اُس شہر کے برباد ہونے کے بعد طیطس نے اِن پتھروں کا امتحان کیا تو اُس نے یہ کہا:—

"یقیناً اِس جنگ میں خدا نے ہماری مدد کی اور خدا ہی نے اِن یہودیوں کو ایسی

مضبوط جگہوں سے نکالا'' (Id., Book 6, Chap 9) بائبل کی تعلیم کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو بربادی اِس شہر پر نازل ہوئی وہ اُس کے اپنے ہی اعمال کا پھل تھی - خدا نے بڑی مہربانی سے مدتوں تک داؤد کے اِس شہر کی حفاظت کی اور جب یہودیوں نے اُسکی حفاظت کو آخر کار رد کر دیا تو اُس قوم نے اپنے تئیں اُس بڑے بلا کو کے قبضے میں کر دیا - تب خدا کا انصاف اُس شہر کو اُن سزاؤں سے نہ بچ سکتا تھا - جو نافرمانی کی مسلسل مخالفت کے باعث اُس پر آنا واجب تھیں ۔

یہ سبق ہماری عبرت کے لیے لکھا گیا - جو اِس آخری زمانے میں موجود ہیں - اُس بڑی روشنی اور اعلےٰ حقوق کے زمانے میں یروشلم اِس سے برباد ہوا کیونکہ اُس نے اپنی سزا کا وقت نہ پہچانا - جب مسیح اِس شہر پر رویا تو اُس نے آدمیوں کے کانوں تک یہ آگاہی پہنچائی '' کاش کہ تو اپنے اِسی دن میں سلامتی کی باتیں جانتا مگر وہ اب تیری آنکھوں سے چھپ گئی ہیں '' ۱

طیطس سپہ سالار کا ایک دوست اور مشیر اپولونیس (Appollonius) تھا - اُس نے بھی یروشلم کی تباہی کے بارے میں اِسی قسم کی شہادت دی ہے - کہ بربادی کی جو طاقتیں یروشلم پر ٹوٹ پڑیں وہ فوق العادت تھیں ۔

جب طیطس یروشلم کو تسخیر کر چکا اور ملک میں چاروں طرف لاشیں بھری پڑی تھیں تو گردونواح کی قوموں نے ایک تاج اُس کو پیش کیا - لیکن اُس نے اپنی طرف ایسی عزت منسوب کرنے سے انکار کیا - اور یہ کہا کہ میں نے یہ مہم سر نہیں کی بلکہ میں نے اپنے کو خدا کے ہاتھ میں دے دیا - جس نے اپنا ایسا غضب ظاہر کیا تھا

(Philostratus " Life of Appollonius " Book 6, Chap, 29)

جب مسیح یروشلم کی بربادی کی پیشین گوئی کر چکا اور ایمانداروں کو وہ نشان بھی بتا چکا جس کے ذریعہ وہ یروشلم کی بربادی کے وقت مخلصی پا سکیں تو اُس نے

۱ (لوقا ۱۹ : ۴۲)

شاگردوں کے سوال کے دوسرے حصے کا زیادہ مفصل جواب دیا۔ "تیرے آنے کا اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا" ۱

مصیبت کا زمانہ

اِسکے بعد اُس نے آخری زمانے کے واقعات کا ذکر کیا۔ لیکن پہلے اُس نے چند الفاظ میں اُن مصیبتوں کا ذکر کیا۔ جن میں سے اُس کی کلیسیا درمیانی صدیوں میں گزرے گی۔ دانی ایل نبی نے اِس تجربہ کا ذکر کرتے وقت اُس بڑی مدت کا ذکر کیا تھا۔ جس میں چھوٹی طاقت "حق تعالےٰ کے مقدسوں کو تکلیف دے گی" ۲ اِن دنوں کے بارے میں مسیح نے یہ بیانہ تقریر کی:—

"اُس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی اور نہ کبھی ہوگی اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے" ۳

یہ پیشین گوئی جو ہمارے نجات دہندہ نے کی اُس میں مدت دراز تک اُس کے برگزیدوں کی ایذا رسانی کی تصویر پیش کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ وہ مقررہ زمانہ گھٹایا جائیگا۔ کسی خاص طریقے سے اپنی اُمت کو بچانے کے لئے خدا مداخلت کریگا اور ایسا ہی ہوا۔ اور صدیوں تک اِن برگزیدوں نے دکھ اٹھایا۔ جب تک کہ اصلاح کا زمانہ شروع نہ ہوا۔ اور خدا کے کلام کے پھیل جانے نے کلیسیائی طاقت کو نہ توڑا۔ اور اُس شدید ایذا رسانی کے دن گھٹائے گئے۔

آخر کا نزدیک آنا

دانی ایل کی مزید پیشین گوئی کے مطابق اِس مصیبت اور ایذا رسانی کا زمانہ آخر کے وقت تک پہنچتا ہے۔ قدرتی نتیجہ یہ نکلا کہ اِن آخری دنوں کے نشانات اُس زمانے میں شروع ہونگے جو اِس مصیبت کے زمانے کے عین بعد ہوگا۔ اِس کے

۱ (متی ۲۴ : ۳) ۲ (دانی ایل ۷ : ۲۵) ۳ (متی ۲۴ : ۲۱ و ۲۲)

مطابق مسیح کی تقریر کے الفاظ میں اُسکی دوسری آمد کا مضمون شروع ہوتا ہے - اب سے لیکر یہ بیان خاتمہ کے اُن واقعات کا ذکر کرتا ہے جو زمانے کے آخر تک پہنچتے ہیں ''۔

پہلے تو مسیح نے اپنی دوسری آمد کی نسبت غلط خیالات کے خلاف آگاہی دی تا کہ اُسکی آمد کی پوشیدگی یا پر اسرار ہونے کی رائے کے ذریعہ سے نادان لوگ دھوکا نہ کھائیں - اُس نے صاف الفاظ میں یہ فرمایا :- '' اُس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے - تو یقین نہ کرنا - کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے - اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے - کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں - پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے - تو باہر نہ جانا - دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے - تو یقین نہ کرنا - کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے - ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا '' ۲

آج ہمیں اِس آگاہی کی ضرورت معلوم ہوتی ہے - بعض یہ سکھا کر دھوکا دیتے ہیں کہ مسیح تو پوشیدہ طور پر اپنا یا موت کے وقت وہ ہمارے پاس آتا ہے - یا حاضرات کے جلسوں میں - اِن ساری غلطیوں کے خلاف ہم کو پہلے سے آگاہی دی گئی اور نیز اُن لوگوں کے خلاف بھی جو طرح طرح کے عجیب نشان اور اچنبھے کے کام دکھائیں گے - انسان کے امتحان کے زمانے کا آخر اور خدا کے دن کی آمد ایسی ہوگی جیسے رات کے وقت چور آتا ہے - اور خود مسیح کی آمد اُن لوگوں کے لئے اچانک ہوگی جو نہ اُسکے منتظر ہیں اور نہ اُسکے لئے تیار رہیں - تو بھی جب وہ آئیگا تو '' ہر ایک آنکھ اُسکو دیکھیگی '' اور آسمان کا سارا جلال اُس کانپتی ہوئی دنیا پر ٹوٹ پڑیگا ۔

آسمان اور زمین میں نشانات

مسیح نے اپنی نبوت کے خاتمہ میں اُن نشانوں کا ذکر کیا جو اُس وقت دکھائی دیں گے جب خداوند کی آمد نزدیک ہوگی - دانی ایل نبی نے مصیبت کے جن دنوں

۱ (دانی ایل ۱۱ : ۳۵) ۲ (متی ۲۴ : ۲۳ سے ۲۷)

کی پیشین گوئی کی تھی اُن کی طرف اشارہ کر کے مسیح نے یہ فرمایا:—

"اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اُس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا"۔[1]

اِس تقریر کا جو بیان لوقا کی انجیل میں آیا ہے اُس میں بعض دیگر نشانوں کا بھی ذکر ہے۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ جب مسیح کی آمد کا وقت قریب پہنچے گا اُس وقت زمین کی کیا حالت ہوگی۔ چنانچہ وہ بیان یہ ہے:—

"اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اسکی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی۔ اِس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اُس وقت لوگ اِبن آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سر اُوپر اُٹھانا اِسلئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی"۔[2]

پھر مکاشفہ کی کتاب میں یوحنا رسول نے اِن نشانوں کی خبر دی جو سورج اور چاند اور ستاروں میں دکھائی دیں گے۔ آخری دنوں کی جو رویت اُس نے دیکھی اُس میں اِن نشانوں کا ذکر ہے لیکن اُس کے بیان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نشانوں کے اِس سلسلہ سے پیشتر ایک بڑا زلزلہ بھی آئیگا۔ اُس سے اِن واقعات کا سلسلہ اِس ترتیب سے بیان کیا ہے:—

"اور جب اُس نے چھٹی مہر کھولی تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا۔ اور سورج کمبل کی مانند کالا اور سارا چاند خون سا ہو گیا۔ اور آسمان کے ستارے اِس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح زور کی آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت میں سے کچے پھل گر پڑتے ہیں"۔[3]

۱ (متی ۲۴ : ۲۹، ۳۰) ۲ (لوقا ۲۱ : ۲۵-۲۸) ۳ (مکاشفہ ۶ : ۱۲ و ۱۳)

مسیح کی آمد کے قریب ہونے کے وقت کتاب مقدس میں چار بڑے نشانوں کا ذکر ہے۔ ہمارے مطالعہ کے لئے اِن کی فہرست ذیل میں دی گئی ہے:—

(۱) بڑا زلزلہ (۲) سورج اور چاند کا تاریک ہونا

(۳) ستاروں کا گرنا (۴) قوموں کی مصیبت اور دیگر نشان

اِن نشانات کے شروع ہونے کا وقت

مسیح نے جو نبوت کی۔ اُس میں ہمکو وہ وقت بتایا گیا جب اِن نشانوں میں سے

"دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لے لیجائیگی اور دوسری چھوڑ دی جائیگی"

پہلا نشان یعنی سورج کا تاریک ہونا۔ وقوع میں آئیگا "فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد" اور جناب رسول نے اپنی رویت میں بتلا دیا کہ آسمانوں میں اِس نشان کے ظاہر ہونے سے پیشتر ایک بڑا زلزلہ آئیگا۔ سولھویں صدی کی اصلاح اُس مصیبت کے ایام کے گھٹنے کے لئے شروع ہوئی لیکن بعض ممالک نے خدا کے کلام کو اپنے علاقے میں گھسنے نہ دیا۔ وہاں ایذارسانی جاری رہی۔

لیکن اُس صدی کے وسط میں خدا کی قدرت کاملہ سے روشنی اور رائے عامہ کے ذریعہ یورپ کے رومن کیتھولک ملکوں میں عام شدید ایذا رسانی موقوف ہو گئی۔ اس کے ثبوت کے لئے ایک مثال کافی ہوگی۔

یہ مثال فرانس سے لی گئی۔ کیونکہ وہی ایک ایسی رومن کیتھولک حکومت تھی جہاں پروٹسٹنٹ لوگوں کا بہت بڑا شمار تھا۔ سنہ ۱۷۶۲ء میں تولون شہر کے ایک ہیوگے نوٹ (Huguenot) باشندے پر ایک جرم کا الزام جھوٹ موٹ لگایا گیا۔ اور قدیم ظالمانہ طریقہ سے اُس کو شکنجہ عذاب میں کھینچا اور مار ڈالا۔ بہت سے ہیوگے نوٹ لوگوں نے خیال کیا کہ پچھلے زمانے کی ایذا رسانی پھر شروع ہونے لگی اور وہ سوئزرلینڈ کو بھاگ جانے کے لئے تیار ہوئے۔ والٹیر (Voltaire) صاحب نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور رائے عامہ پر ایسا اثر کیا کہ پیرس کی پارلیمنٹ نے اُس مقدمہ کی نظر ثانی کی اور بادشاہ نے اُس آدمی کے خاندان کو ایک بڑی رقم تاوان کے طور پر دی۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس صدی کے وسط کے قریب عام ایذا رسانی کے ایام ختم ہوئے تھے۔

پس اِن اوقات سے لیکر اگر ہم تاریخ کے آئندہ ورقوں کی پڑتال کریں اور دیکھیں کہ کیا مقررہ نشانات ظاہر ہوئے ہیں یا نہیں۔ جب ہم اُن صفحوں پر نظر ڈالتے ہیں تو اُن واقعات کا ذکر حسب ذیل ترتیب سے مندرج پایا جاتا ہے:—

(۱) سنہ ۱۷۵۵ء میں زمین کا زلزلہ (۲) سنہ ۱۷۸۰ء میں تاریک دن

(۳) سنہ ۱۸۳۳ء میں ستاروں کا گرنا (۴) عام حالات اور تحریکیں جو آخر کے وقت کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ نجات دہندہ نے یہ فرمایا تھا کہ یہ نشان ہونگے۔ ہم اِن واقعات کے حالات کا مطالعہ کریں اور آخر کے وقت کے نزدیک آنے کے نشان ایسی سرگرمی سے تلاش کریں جیسے ملاح اُن چراغوں کی تلاش کرتا ہے۔ جب وہ اندھیری اور طوفانی رات میں اپنے مطلوبہ بندرگاہ کے نزدیک پہنچ رہا ہوتا ہے۔
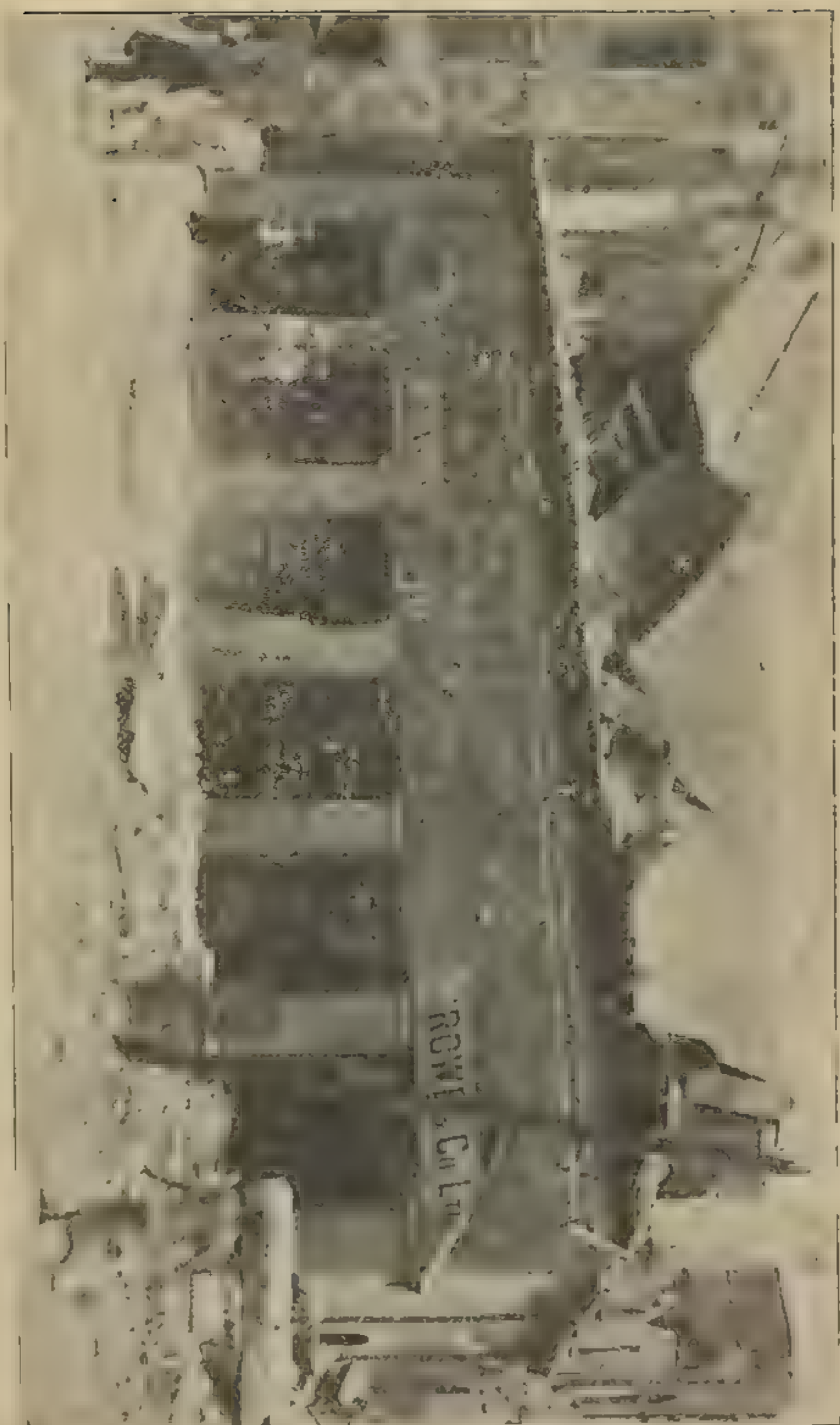
پیگو جو برما کے علاقہ میں ہے سنہ ۱۹۳۰ء کے زلزلہ میں تباہ ہو گیا ہزاروں لوگ بے گھر ہوئے مالی اور جانی نقصان بکثرت ہوا
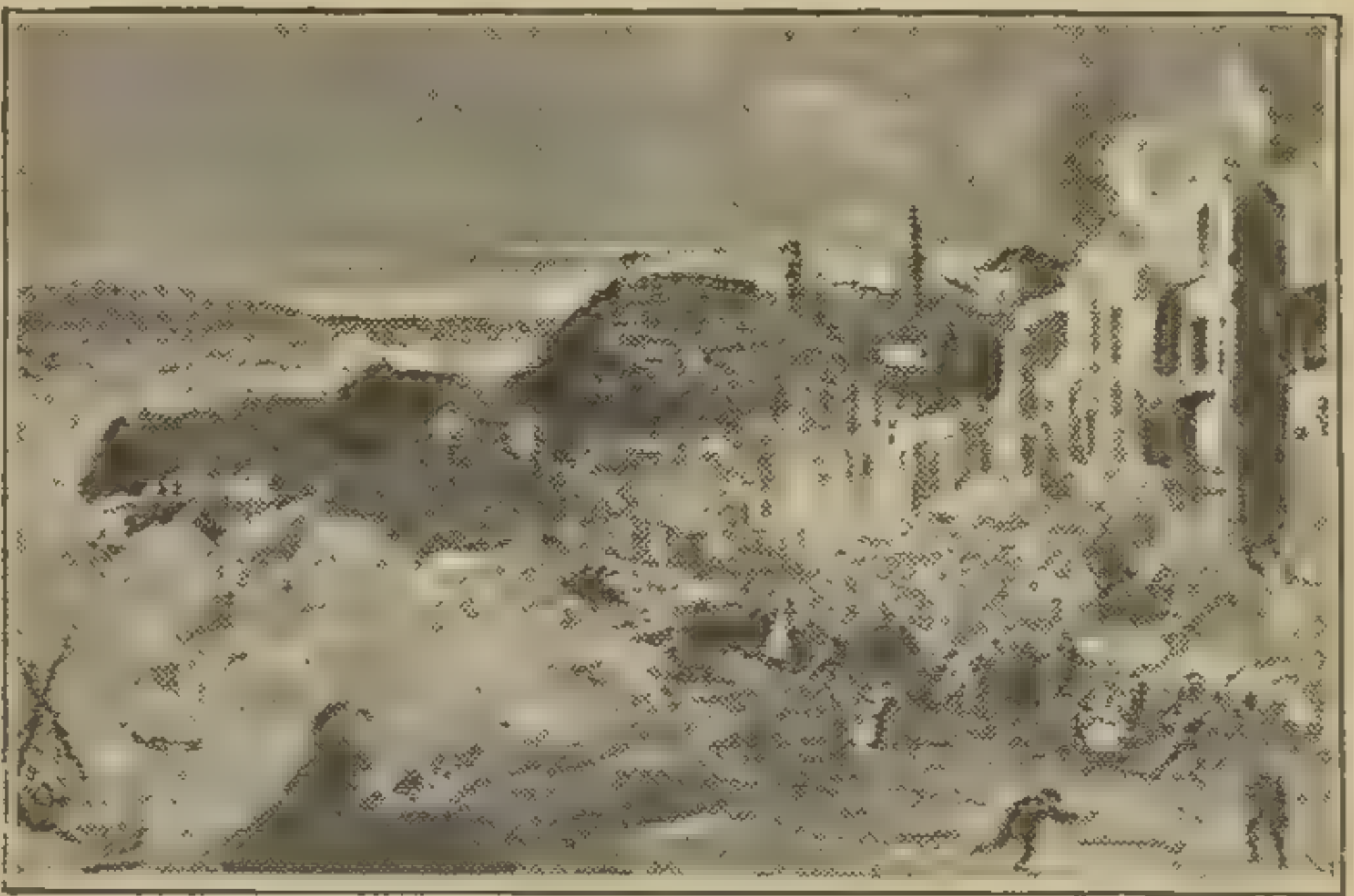
سنہ ۱۷۵۵ء میں لزبن میں بڑا زلزلہ آیا

باب ۵

زلزلے نبوت کا نشان

"دیکھو ایک بڑا زلزلہ تھا"

یوحنا عارف نے آخری وقت کے نشانوں کے سب سے پہلے نشان کا ذکر یوں کیا "جب اُس نے چھٹی مہر کھولی تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا"۱ اِس آیت سے پہلے صاف طور سے خدا کے مقدسوں کی ایذا رسانی کا اور پروٹسٹنٹ اور اِصلاح کے زمانے کے شروع ہونے کا بیان آتا ہے۔ جس نے مصیبت کے زمانے کو گھٹا دیا۔ تب یہ پہلا نشان ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ مسیح کے بیان کے عین مطابق ہے۔ یہ اُسکی دوسری آمد کے نشان اِن دنوں کی مصیبت کے بعد ظاہر ہونے شروع ہونگے۔

اِس مصیبت کے دنوں کے خاتمہ کے قریب لزبن میں زلزلہ آیا۔ یہ لزبن کا زلزلہ کہلاتا ہے۔ اگرچہ پرتگال سے باہر دوسرے ملکوں میں بھی یہ زلزلہ تھا۔ پروفیسر
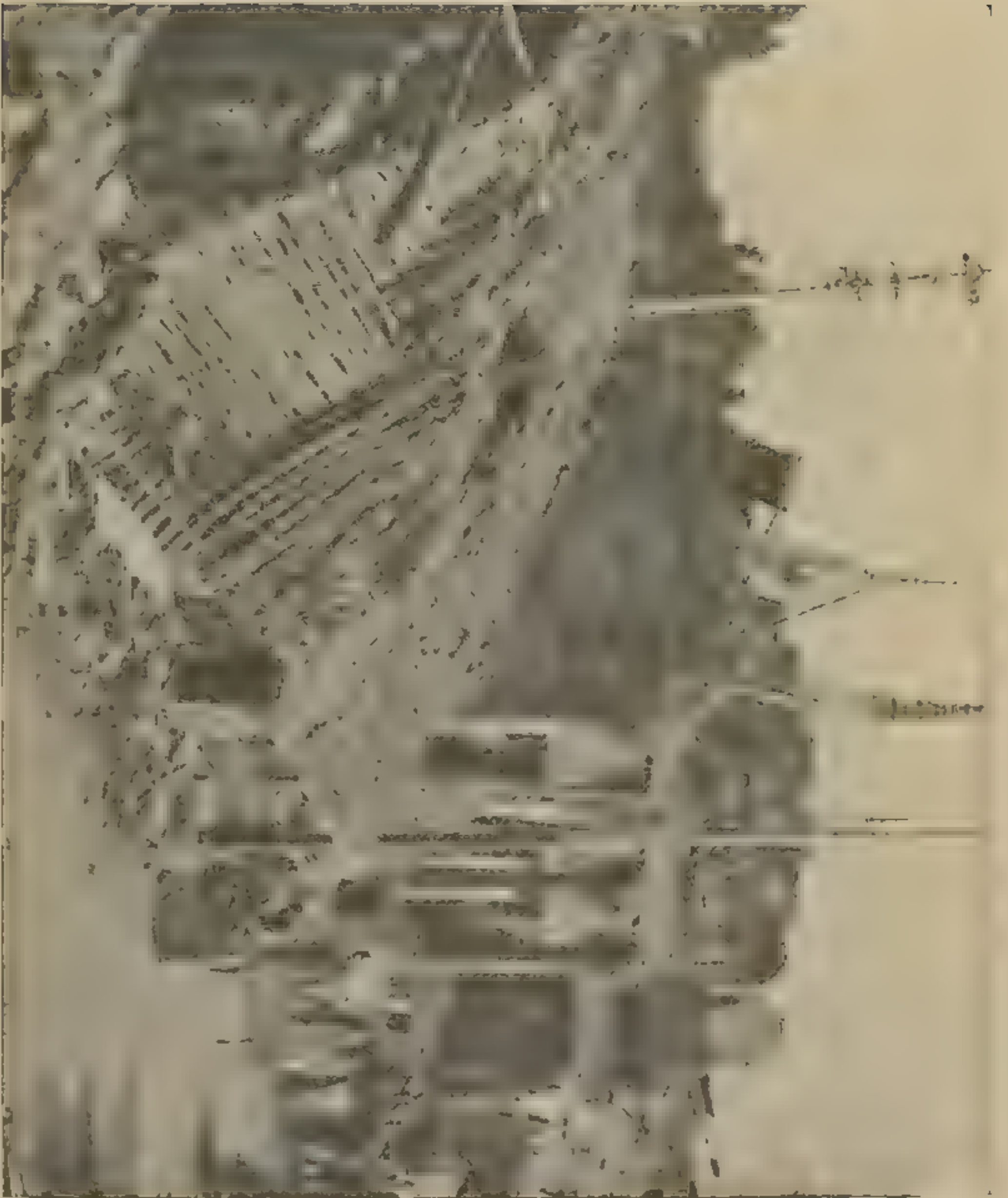
۱ (مکاشفہ ۶: ۱۲)

مونگیر جو علاقہ بہار میں واقع تھا ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء کے بڑے زلزلے کے بعد ایسا تباہ ہوا
صرف مٹی اور اینٹ پتھروں کا ڈھیر رہ گیا۔

ڈبلیو-ایچ-ہوبس (W.H.Hobbs) علم الارض کے ماہر اِسکی بابت یہ لکھتے ہیں:—

"تاریخی زمانوں میں پرتگال کی ریاست میں جو زلزلے آئے اُن میں سے یکم نومبر سنہ ۱۷۵۵ء کا زلزلہ سب سے بڑا تھا اور بعض حالات میں دنیا بھر کے زلزلوں سے بڑا تھا۔ کیونکہ اِس میں چھ منٹ کے اندر ساٹھ ہزار آدمی ہلاک ہوئے"

("Earthquakes," pp. 142, 143.) "ایک بڑا زلزلہ آیا۔" سچ مچ یہ ایک بڑا

زلزلے سے علاقہ بہار میں ایک بڑا شگاف

بہار کا زلزلہ جو سنہ ۱۹۳۴ء میں آیا دوسرے زلزلوں سے مختلف تھا۔ چونکہ اِسکے ذریعہ سے زمین کے اندرونی حصے سے بکثرت پانی باہر نکلا۔ گہرے شگاف اُس میں بن گئے اور زمین کا بہت سا حصہ ایسی ریت سے بھر گیا جہاں کوئی چیز نہیں اُگ سکتی۔ زلزلہ تھا اور اِسکا نتیجہ بھی بہت وسیع تھا۔ ساری دنیا میں لوگوں کے دل بہت دہل گئے۔ ایک انگریز مصنف جیمز پیرٹن نامی نے اِس کا یہ بیان لکھا ہے:—

"یکم نومبر ۱۷۵۵ء میں لزبن کے زلزلے نے تمام اہلِ یورپ اور فلاسفروں
کو حیران کر دیا۔ صبح کے وقت جب دس بجنے کو بیس منٹ باقی تھے۔ لزبن بڑا شاندار
اور عالیشان شہر گنا جاتا تھا۔ اور دنیا میں اس کی جائے وقوع بڑی خوبصورت اور شاندار تھی
اس کی بنیاد بھی بہت مضبوط تھی۔ چھ منٹ کے اندر یہ شہر برباد ہو گیا۔ آدھی دنیا میں
زمین کو یہ جھٹکا لگا۔ کئی ہفتوں تک یورپ کے دور دور ملکوں کے لوگ ڈرتے ہوئے
اپنے بستروں میں جاتے تھے اور جب صبح کو اٹھتے دیکھتے کہ ہم ایک رات اور بچ گئے
اور لزبن کا سا ہمارا حال نہیں ہوا۔ اس سال کے خطوں اور تذکروں میں اس کا
بہت ذکر پایا جاتا ہے"۔ دیکھو ("Life of Voltaire' vol. ii)

عین اس وقت موضع لوزان (Lausanne) میں ایک تماشا گاہ کھولنے کی تجویز
ہو رہی تھی جس میں والٹیر کے ملحدانہ خیالوں کا تماشا دکھایا جاتا تھا۔ لیکن یہ تماشا ملتوی ہو گیا۔
ایک مصنف نے کہا۔ "زلزلے نے سبھوں کو سوچ و فکر میں ڈال دیا۔ ڈرامہ کی محبت
جاتی رہی اور بجائے اس کے گرجے بھر گئے" (Tallentyre, "Life of Voltaire" p. 319)
یوں الحاد و بے ایمانی کے زمانے میں لوگوں کے خیالات خدا کی طرف متوجہ ہوئے
اور سبھوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ آدمی بے کس ہے اور زمین ناپائدار ہے۔

لزبن زلزلہ کی وسعت

اس زمانے کے ایک مورخ نے اس زلزلہ کی وسعت کے بارے میں یہ بیان
کیا کہ "وہ سویڈن میں اور افریقہ اور ویسٹ انڈیز میں محسوس ہوا۔ اور اس کا اثر
زمین کی سطح پر چالیس لاکھ مربع میل تک پہنچا اور جن زلزلوں کا ذکر تاریخ میں آیا
ہے۔ اُن سب پر یہ سبقت لے گیا۔"
("History and Philosophy of Earthquakes," London. 1757)

ایک انگریزی جہاز اس وقت لزبن کے قریب ٹھہرا ہوا تھا۔ اس کے کمانڈر
نے جہاز کے مالکوں کو خط میں اس واقعہ کی نسبت لکھا:—

"تقریباً سارے محل اور بڑے بڑے گرجے پھٹ کر گر پڑے یا انکے کچھ حصے گر پڑے۔
اِس وسیع شہر میں مشکل سے کوئی ایسا گھر باقی رہا ہوگا جو رہائش کے قابل ہو۔ جو شخص
بچ کر مر نہ گیا وہ بڑی بڑی بلندیوں کی طرف بھاگ گیا۔ اور جو لوگ دریا کے نزدیک
تھے وہ اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ کر کشتیوں میں پناہ گزین ہوئے یا ڈبکر تیرنے
والی چیزوں پر وہ دوڑتے جاتے اور چلاتے تھے اور جہازوں والوں سے مدد کے لئے فریاد کرتے
تھے اور جب لوگوں کا ایک بڑا انبوہ دریا کے کنارے جمع تھا تو پانی اِس قدر بلند ہو گیا

سان فرانسسکو۔ (کیلیفورنیا) میں سنہ ۱۹۰۶ء کے زلزلے کے اثرات۔
(ٹاؤن ہال کھنڈرات کی حالت میں)

کہ اُس شہر کے زیر زمین حصے پر پانی بہنے لگا۔ یہ کمبخت لوگ جو بہت حیران و پریشان تھے
وہ ڈراؤنے ہولناک چیخیں مارتے ہوئے اِدھر اُدھر بھاگتے پھرتے تھے اور اُنکی چیخ پکار
کی آوازیں جہاز پر سنائی دیتی تھیں اِس سے ہم نے گمان کیا کہ دنیا کی ہلاکت
آپہنچی۔ ہر ایک آدمی دوزانو ہو کر خدا قادر مطلق سے مدد کے لئے دعا مانگ رہا تھا۔

دو بجے کے قریب جہاز پر سے ہم نے کشتیاں اُتارنی شروع کیں اور بہت لوگوں کو ہم نے جہاز پر چڑھالیا ...... خوف - غم اور وہاں کے باشندوں کا رونا پیٹنا بیان سے باہر تھا - ہر ایک آدمی معافی مانگ رہا تھا - اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر یہ کہتا تھا کہ اے دوست مجھے بخش دو - اے بھائی - اے بہن مجھ کو معاف کردو - ہمارا کیا حال ہوگا - نہ خشکی اور نہ تری ہمیں پناہ دیتی ہے اور آگ تو ہمیں خاک سیاہ کردینا چاہتی ہے - چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سارا ہفتہ آگ جلتی رہی ۔

(Thomas Hunter "Historical Account of Earthquakes" Liverpool, 1756, pp. 72-74)

یہ نشان تسلیم کیا گیا

آئندہ زمانوں پر نظر ڈالکر مکاشفہ کی کتاب کے مصنف نبی نے آخری دنوں کے آنے کا حال دیکھا - جب کہ زمانے کے آخر ہونے کے نشانات ظاہر ہونے شروع ہونگے - ٹھیک اُس وقت اُس نے "ایک بڑا زلزلہ" دیکھا - یہ خوفناک حادثہ بذریعہ الہام آخری سزا کے آنے کا نشان بتایا گیا پہلے بھی زلزلے آیا کرتے تھے اور اِس کے بعد بھی شدت سے زلزلے آئیں گے ور جب مسیح نے اپنی آمد ثانی کے نشانوں کا ذکر کیا تو یہ خبر دی کہ "جگہ جگہ زلزلے" آئیں گے - آخر کے وقت نزدیک پہنچنے کے نشانوں کے سلسلہ کا پہلا نشان ایسا تھا جس سے اُس زمانے کے لوگوں کے دلوں میں خدا کی طرف سے یہ یقین ہوا کہ آنیوالی سزا کے یاد دلانے کے لئے دنیا کے واسطے نشان تھا ۔

یوں آخری دنوں کے نشانوں کے بارے میں جو پیشین گوئی تھی اُن میں سے اِس پہلے نشان نے پیغام آدمیوں کو پہنچا دیا - اگرچہ یہ حادثہ پرانی دنیا میں واقع ہوا - لیکن اِس کی آگاہی ساری دنیا کے لئے تھی - جس دوسرے نشان کی پیشین گوئی ہوئی وہ نئی دنیا میں ظاہر ہوتا تھا لیکن زمین کے زلزلے کی طرح اِس کی آگاہی کا پیغام بھی سارے آدمیوں کے لئے تھا ۔
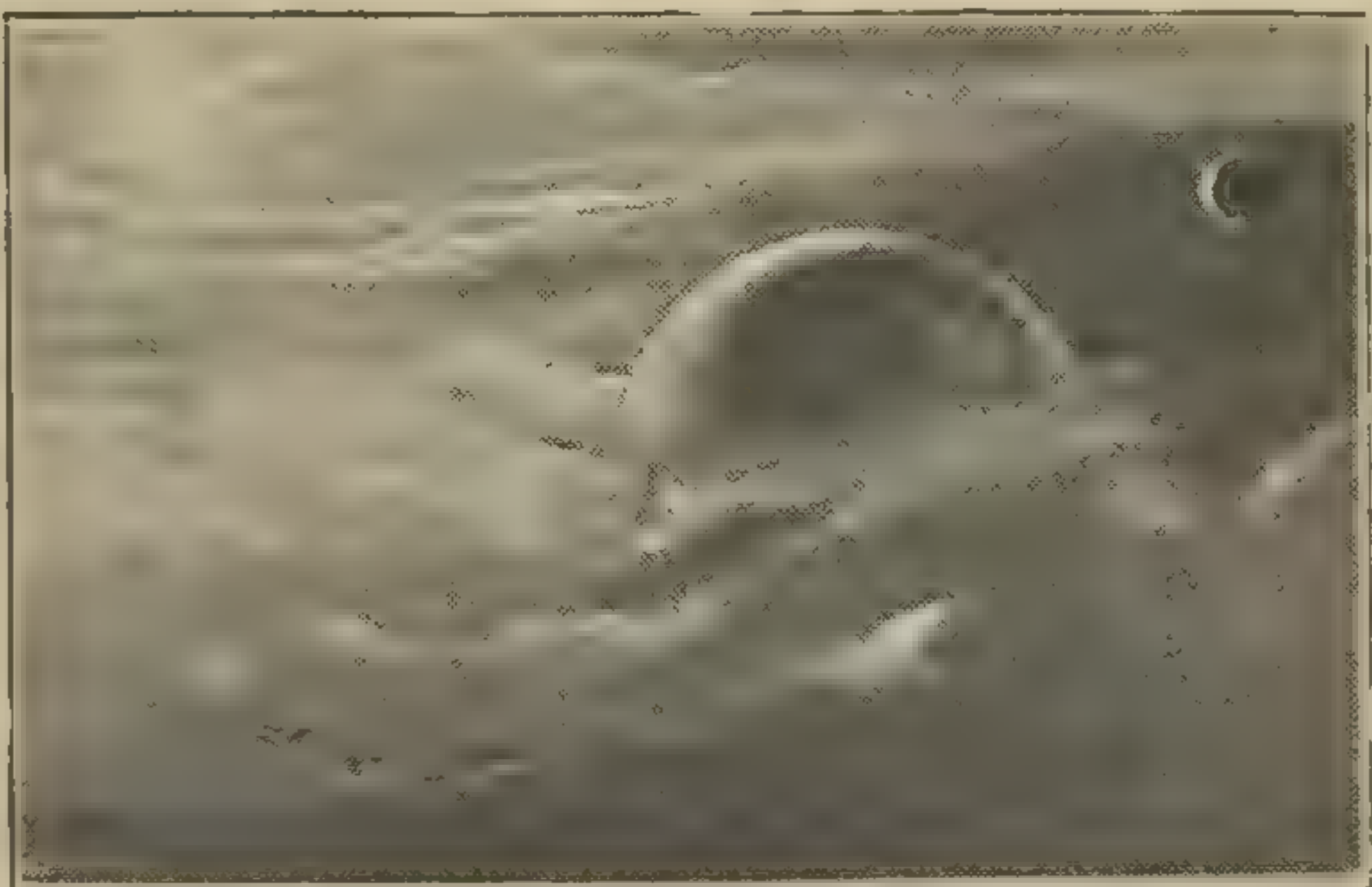
”سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا“

باب ۶

عجیب تاریکی کا دن

یوحنا رسول کو آخری دنوں کے جو نشان رویا میں دکھائے گئے اُس نے دیکھا تھا کہ ”بڑے بھونچال“ کے بعد آسمان میں ایک نشان ظاہر ہوا:—

”سورج کمبل کی مانند کالا اور سارا چاند خون سا ہو گیا“ ۱ جب ہمارے نجات دہندہ نے اپنی دوسری آمد کے نشانوں کا بیان کیا جو مصیبت کے دنوں کے گھٹائے جانے کے بعد ظاہر ہونے شروع ہونگے تو اُس نے اِس واقعہ کا اِن الفاظ میں ذکر کیا تھا۔ ”فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا“ ۲

پیشین گوئی کی تکمیل

پیشین گوئی کے سلسلہ کے مطابق یورپ میں سنہ ۱۷۵۵ء کے بڑے بھونچال کے

---

۱ (مکاشفہ ۶:۱۲) ۲ (متی ۲۴:۲۹)

۱۹ مئی سنہ ۱۰۱ء دوپہر کے وقت ایک اور دو بجے کے درمیان سمندر میں
یہ شخص ایک بڑا چراغ جلانے پر مجبور ہو گیا تاکہ اُسکی روشنی سے اپنا جہاز جلا دے

بعد امریکہ میں آخر کے وقت پہنچنے کا دوسرا نشان دکھائی دیا۔ سورج کے عجیب طور سے تاریک ہونے کا دن جو تاریخ میں "تاریک دن" کہلاتا ہے۔

یہ نشان ٹھیک اُس وقت ظاہر ہوا جس کا ذکر نبوت میں یوں آیا تھا۔ "فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد"۔ جیسا مرقس نے کہا ہے "اُن دنوں میں اُس مصیبت کے بعد" ۱۹۔مئی سنہ ۱۷۸۰ء کو سورج تاریک ہو گیا۔ اور دوسری رات کو چاند نے اپنی روشنی نہ دی۔ اِس نظارے کا سبب خواہ کچھ ہی بتایا جائے یہ امر تو درست ہے کہ جب نبوت کا وقت آپہنچا تو یہ نشان ظاہر ہوا۔

ویبسٹر کی مفصل ڈکشنری میں (جو سنہ ۱۸۸۳ء میں طبع ہوئی) "مشہور ناموں" کے ضمن میں یہ لکھا ہے:—

"۱۹۔مئی سنہ ۱۷۸۰ء کا تاریک دن اِس لئے اِس نام سے نامزد ہوا کہ اُس دن عجیب تاریکی سارے نیو انگلینڈ پر چھا گئی۔ یہ تاریکی صبح کے دس بجے کے قریب شروع ہوئی اور اگلی رات کے وسط تک جاری رہی۔ البتہ مختلف مقاموں میں یہ درجے اور عرصے کے لحاظ سے مختلف تھی .... اِسکا حقیقی سبب ٹھیک طور سے معلوم نہیں ہوا"

نامعلوم سبب

اُس وقت بعضوں نے اِس تاریکی کا سبب وہ دھواں بتایا جو جنگل میں آگ لگنے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ بعضوں نے یہ کہا کہ موسم سرما کی بھاری غیر معمولی برف کے پگھلنے کے بعد جو گرم موسم بہار آئی اُس سے بخارات اور خاک ایسی غیر معمولی طور سے آسمان پر چھا گئی جس سے سورج تاریک ہو گیا۔ لیکن جنگل کی آگ کے واقعات اُن دنوں میں غیر معمولی نہ تھے اور اُس وقت کے بعد بھی کئی دفعہ موسم سرما کی بھاری برف پگھلنے کے بعد موسم بہار آئی اور بخارات اٹھے لیکن ایسا نظارہ کبھی پیدا نہ ہوا۔ اِس لئے ۱۹۔مئی سنہ ۱۷۸۰ء کا دن تاریک دن ہونے کے لحاظ سے زمانہ حال کے واقعات میں لاثانی تھا۔ علاوہ ازیں کئی اور مصنف اِس تاریکی کی چادر پھیلنے کے

بارے میں اب تک متفق نہیں جو اُس دن ہمارے نیو انگلینڈ پر چھا گئی تھی - البتہ اِس ایک بات کے بارے میں وہ سب متفق تھے کہ یہ واقعہ غیر معمولی قسم کا تھا۔

اُس ڈکشنری میں اِن امور واقعہ کا بیان کرکے یہ بتایا "اِس عجیب نظارے کا ٹھیک سبب معلوم نہیں"

ہم اتنا جانتے ہیں کہ ہمارے نجات دہندہ کی پیشین گوئی میں یہ بیان تھا - "اور اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا" اور جب اِس کا وقت آیا تو یہ نشان ظاہر ہوا۔

ہمعصر بیانات

اُن دنوں میں انقلاب کے لئے جو لڑائی ہو رہی تھی اُس وقت کی چھوٹی چھوٹی اخباریں اُسکی خبروں سے پُر تھیں - لیکن سورج کے اِس عجیب تاریک ہونے کے متعلق بھی خبریں اور بحث چھپتی رہی۔

بوسٹن گزٹ ورکنٹری جرنل ۲۹- مئی سنہ ۱۷۸۰ء کے نامہ نگار نے اُن مشاہدات کی خبر دی جو اِپس وِک ہیملیٹ (Ipswich Hamlet) کے بعض تعلیم یافتہ لوگوں نے کئے تھے :—

"گیارہ بجے کے قریب تاریکی ایسی تھی کہ ہماری توجہ اُسکی طرف مائل ہوئی اور ہم مشاہدہ کرنے پر مجبور ہوئے - ساڑھے گیارہ بجے ایک کمرہ میں جسمیں تین روشندان تھے اور ہر ایک میں چوبیس چوبیس شیشے لگے تھے اور وہ سب جنوب مشرق اور جنوب کی طرف کھلے تھے - اچھی نظر والا آدمی بڑے حروف کے چھاپے کو پڑھ نہ سکتا تھا۔

بارہ بجے کے قریب جبکہ روشندان کھلے تھے - موم بتی جلانا پڑی اور اُسکی روشنی ایسی ہی تھی جیسی رات کے وقت ہوتی ہے - ایک بجے کے قریب روشنی کی ایک شعاع جو اِس وقت تک مشرق میں چمک رہی تھی - وہ بھی بند ہوئی اور پہلے سے زیادہ اندھیرا ہو گیا ۔ ہم نے دو بجے کے قریب کھانا کھایا - روشندان کھلے تھے - اور

میں۔ پرندو بتیاں جل رہی تھیں۔ جب بہت ہی اندھیرا ہو گیا۔ تو بعض پرندے اپنے گھونسلوں میں چلے اور مرغ بانگ دینے لگ گئے جیسے کہ وہ رات کو دیا کرتے ہیں۔ اور رات کے پرندے اپنی سیٹی بجانے لگے جیسا کہ رات کے وقت پرندوں کا دستور ہے مینڈک بھی جھانکنے لگے الغرض دوپہر کے وقت آدھی رات کا منظر پیدا ہو گیا۔

''تین بجے کے قریب مغرب میں روشنی بڑھنے لگی اور بادلوں کی ہر حرکت تیزی سے ہو رہی تھی۔ اُنکا رنگ پہلے کی نسبت زیادہ گہرا اور پیتل کا سا ہو تا گیا۔ اور کبھی کبھی ایسی روشنی چمکتی تھی جیسے اورورا بوری لس (Aurora Borealis) کی .... ساڑھے چار بجے کے قریب ہماری جماعت جنہوں نے یہ غیر معمولی رات خوشی سے اکٹھی گزاری تھی بکھر گئی'' اگلی رات کو اِسی شخص نے سالم کے مقام سے یہ لکھا:—

''جب سے بنی اسرائیل غلامی کے گھر سے نکلے اِس سے زیادہ تاریکی کبھی نہیں دیکھی۔ یہ گہری تاریکی آدھی رات تک رہی۔ حالانکہ ایک دن پہلے چاند پورا ہو چکا تھا''۔ ۸ جون کے ایک بوسٹن اخبار (Independent Chronicle) نے جس کا اقتباس ایک جاسوس کی تحریر سے لیا گیا تھا۔ یہ لکھا:— ''اُس دن ایک مریضانہ اُداسی فطرت کے چہرے پر چھائی ہوئی تھی۔ رات کی تاریکی بھی۔ دن کی نسبت زیادہ غیر معمولی اور خوفناک تھی باوجود اِسکے کہ یہ پورے چاند کا وقت تھا۔ کوئی شے چراغ یا بتی کے سوائے نظر نہ آتی تھی اگر اُسکو نزدیک کے گھروں اور کچھ فاصلے پر کے مقاموں سے دیکھتے تو وہ ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے ملک مصر پر خدا نے تاریکی بھیجی جس میں شعاع کا گزرنا ناممکن تھا۔

اِس غیر معمولی نظارہ سے بہت لوگوں کے دلوں میں خوف اور ہراس پیدا ہوا۔ بعضوں نے یہ سمجھا کہ یہ آسمانی غضب کا بدشگون تھا اور اُس ملک پر اِلٰہی انتقام نازل ہونے کا نشان تھا۔ بعضوں نے سمجھا کہ دنیا کا انجام قریب آپہنچا۔ ''چونکہ سورج

تاریک ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا"۔ یہ الفاظ دنیا کے آخر ہونے کے بارے میں تھے۔

۲۲-جون سنہ ۱۷۸۰ء کے اخبار اِنڈی پینڈنٹ کرونیکل میں ڈاکٹر سموئیل سٹرنز (Samuel Stearns) کا ایک خط طبع ہوا یہ شخص فلسفہ اور نجوم کا ماہر تھا۔ اِسے لوگوں نے اِس بحرے کا سبب دریافت کرنے کی درخواست کی تھی پہلے اُس نے اُس رات کا ذکر کیا جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا:—

"یہ تاریکی سورج گرہن کی وجہ سے پیدا نہ ہوئی تھی۔ کیونکہ اُس وقت جس جس مقام پر سیارے تھے۔ اُس سے یہ ظاہر ہے کہ اُس دن سارا وقت چاند سورج سے ایک سو پچاس درجے پر تھا"۔

"اِس کا مقدم سبب اُس سے منسوب کرنا چاہیئے جو آسمان کے دائرے میں چلتا ہے۔ اور جو آسمان کو پردے کی طرح پھیلاتا ہے۔ جو بادوں کو اپنی رتھیں بناتا ہے۔ جو ہوا کے بازوؤں پر چلتا ہے۔ اِس کی آواز سن کر آندھی اور طوفان حکم مانتے ہیں۔ اُسی کے حکم سے اجرام فلک ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اُن کے وسیلے سے وہ رات اور دن دونوں کو تاریک کر سکتے ہیں۔ یہ تاریکی شاید نہ صرف لوگوں کی بدیوں اور نافرمانیوں کے خلاف اُسکے غضب کا نشان تھی بلکہ کسی آئندہ بربادی کا شگون"۔

کنکٹی کٹ کی قانونی مجلس

ییل کالج (Yale college) کے پریذیڈنٹ ٹیموتھی ڈوائٹ (Timothy Dwight) نے اپنے زمانے کے ایک تاریک واقعہ کا یہ ذکر لکھا ہے:—

"کنکٹی کٹ کی قانونی مجلس اُس وقت ہارٹ فورٹ مقام پر منعقد ہوئی۔ عام رائے یہ پھیلی ہوئی تھی کہ عدالت کا دن آپہنچا ہے۔ نمائندوں کا ایوان جب کاروبار نہ کر سکا تو جلسہ برخاست کر دیا گیا۔ اور کونسل کے برخاست کرنے کی تجویز (یہ دوسری قانونی مجلس تھی جس کو گورنر کی کونسل کہتے تھے) زیر بحث تھی۔ اور جب

کرنل ڈیون پورٹ کی رائے لی گئی تو اُس نے جواب دیا" میں جلسہ برخاست کرنے کے خلاف ہوں - عدالت کا دن یا تو آپہنچا ہے یا نہیں آپہنچا - اگر آنہیں پہنچا تو کوئی وجہ نہیں کہ جلسہ برخاست کیا جاوے - اور اگر آپہنچا ہے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنا فرض ادا کرتا ہوا پایا جاؤں - پس میں یہ چاہتا ہوں کہ چراغ منگائے جائیں "
(Barber, "Connecticut Historical Collections," p. 403)

آسمان میں جن نشانوں کے ظاہر ہونے کی پیشین گوئی کی گئی تھی - اُن میں سے پہلا نشان ایسے طور سے ظاہر ہوا جس سے لوگوں کی توجہ اُسکی طرف پھر گئی اور اُن کے دلوں میں خوف چھا گیا - اور یہ خیال پیدا ہوا کہ خدا کا روزِ عظیم آپہنچا - اِس سے کچھ دیر بعد جب بائبل کے پڑھنے والوں کی توجہ یورپ اور امریکہ میں مسیح کی دوسری آمد کی تعلیم کی طرف پھری تو عام طور پر یہ سمجھا گیا کہ یہ نشانات پیشین گوئی کی تکمیل کے لئے ظاہر ہوئے۔

"اے دانی ایل اِن باتوں کو بند کر رکھ اور کتاب پر آخر کے وقت تک مہر کر رکھ - بہتیرے سراسر ملاحظہ کریں گے (اِدھر اُدھر دوڑیں گے) اور دانش زیادہ ہوگی "[۱]

آخر کار آخیر کا وقت قریب تھا - اور آخری دنوں کے نشانات زمین اور آسمان میں ظاہر ہونے شروع ہوگئے تھے - اور خداوند لوگوں کو تیار کر رہا تھا کہ مسیح کی دوسری جلالی آمد کا آخری پیغام ساری دنیا کو پہنچائے۔

۱ (دانی ایل ۱۲ : ۴)

۱۳- نومبر سنہ ۱۸۳۳ء میں ستاروں کی عظیم الشان بارش

ایک ستارہ جو مسیح کی پہلی آمد کی بابت بتلاتا ہے

باب ۷

آسمان پر نشانات

"ستارے آسمان سے گرینگے"

اٹھارھویں صدی کے آخر میں جو واقعات ہوئے اُن سے خدا کی پیشین گوئیوں کے مطالعہ کا شوق بہت بڑھ گیا۔ مشاہدہ کرنے والوں نے یہ معلوم کرلیا کہ فرانسیسی انقلاب کے واقعات اور نتائج کے ذریعہ پوپی اختیار کو "کاری زخم" لگا اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ دنیا میں روشنی اور آزادی کا زمانہ شروع ہوگیا ہے۔ بائبل کے مطالعہ کرنے والوں نے تاریخی نبوت کے بڑے بڑے امور کا سبق صاف طور سے سیکھنا شروع کیا۔ اور لوگوں کے دلوں پر اِن شہادتوں سے گہرا اثر پڑا اور وہ یہ سمجھنے لگے کہ خداوند کی آمد کا وقت قریب آپہنچا۔ انیسویں صدی کے پہلے دس سالوں میں یورپ اور امریکہ میں مسیح کی آمد کا مطالعہ اور منادی از سرِنو شروع ہوئی۔

آسمان میں دوسرا نشان

آسمان میں عین اِس وقت ایک اور نشان ظاہر ہوا۔ جسکی خبر نبوت میں دی گئی تھی۔ سورج اور چاند کے تاریک ہونے کے بعد جس نشان نے ظاہر ہونا تھا اُس کی نسبت مسیح نے یہ پیشین گوئی کی تھی:۔

"ستارے آسمان سے گریں گے" ۱ یوحنا رسول نے آخری دنوں کے بارے میں جو رویا دیکھی اُس کا اُس نے اِن الفاظ میں بیان کیا:—

"آسمان کے ستارے اِس طرح زمین پر گر پڑے۔ جس طرح زور کی آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت میں سے کچے پھل گر پڑتے ہیں" ۲

۱۳۔ نومبر ۱۸۳۳ء کو ستاروں کے گرنے سے آسمانی پھول جھڑی کا نظارہ دکھائی دیا۔ اور منجموں کے درمیان یہ نظارہ بہت عجیب و غریب سمجھا گیا۔ ہر زمانے میں ستارے گرتے اور شہاب ٹوٹتے رہے ہیں۔ لیکن یہ نظارہ جو اُس ترتیب و سلسلے میں ظاہر ہوا جسکی خبر نبوت میں دی گئی تھی۔ یعنی سورج کے تاریک ہونے کے بعد۔ وہ نہایت انوکھا اور شاندار تھا۔ جیسا کہ مکاشفہ کی کتاب میں تصویر کھینچی گئی ہے۔ گویا کہ آسمان کے سارے ستارے زمین پر گر رہے تھے۔

نشان کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ دیکھا جائے یا اُس کے ظہور کا ماجرا توجہ کو اپنی طرف پھیرے۔ نہ صرف امریکہ میں بلکہ ساری شائستہ دنیا میں لوگ اِس پر غور کرنے لگے ہیں۔ یوں اِس آسمانی نشان نے آدمیوں کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔

ایک انگریز سائنس دان پادری ٹومس مِلز۔ ایف۔ آر۔ جی۔ ایس۔ نے یہ لکھا:۔

"یورپ اور ساری دنیا کے منجموں کی توجہ اِس مغربی براعظم کے آسمانی نظارے کی طرف پھر گئی"

("The Gallery of Nature,' London, 1852, p. 141.)

---

۱ (متی ۲۴:۲۹) ۲ (مکاشفہ ۶:۱۳)

اِس مصنف نے اِس نظارے کو سب سے بڑا نشان نظارہ بیان کیا ہے جس کا حال تاریخ میں مندرج ہے (Id., p. 139) "سنہ ۱۸۳۳ء میں ستاروں کے گرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہابوں کا مطالعہ علم نجوم کا ایک اصلی جزو بن گیا"

Clerke "History of Astronomy in Nineteenth Century," p. 329.

اِسی کتاب میں اِس نظارے کی وسعت کا یہ ذکر آیا ہے:—

"۱۲ و ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۳۳ء کی رات کو گرتے ستاروں کا طوفان زمین پر ٹوٹ پڑا۔ سب سے زیادہ ستارے شمالی امریکہ میں گرے۔ خلیج میکسیکو سے ہیلی فیکس تک یہ وہ جگہ تک ستاروں کے گرنے کی بوچھاڑ مشکل سے بند ہوئی۔ آسمان میں چاروں طرف چمکتی لہریں اور آتشی پھندے برستے نظر آتے تھے" (صفحہ ۳۲۸)

نظارے کا بیان

پروفیسر ڈینی سن آلمسٹڈ (Denison-Olmsted) صاحب نے جو ییل (Yale) میں علم ستاروں کے پروفیسر تھے۔ اِس نظارے کی بڑی گہری چھان بین کی اور اُس نے سائنس کے امریکن جرنل میں یہ بیان قلمبند کر دیا:—

"۱۳۔ نومبر سنہ ۱۸۳۳ء کی صبح اُس نظارے نے قابل یادگار بنا دی۔ جب ستارے ٹوٹے تھے۔ ستاروں کا یہ ٹوٹنا اتنے بڑے پیمانے پر ہوا کہ تاریخ میں اُسکی نظیر نظر نہیں آتی .... قرین قیاس ہے کہ اِس ملک کے آباد ہونے سے لیکر یہ آسمانی نظارہ پہلے کبھی نظر نہ آیا۔ دیکھنے والوں نے جس قدر حیرت اور خوف سے اِس کا مشاہدہ کیا اُسی قدر اُس کی تعریف کی اور اُسکی نسبت خوشی ظاہر کی۔ اِس واقعہ سے کچھ دیر بعد شہابوں کے ٹوٹنے کا مضمون ہر طبقہ کے لوگوں کی زبان زد ہو گیا۔"

(Volume XXV (1834), pp. 363, 364)

نیبانہ تصویر کا دوبارہ ذکر

نیویورک شہر کے تجارتی اخبار نے اِس امر پر زور دیا کہ تفصیل جو پیشین گوئی

میں دی گئی تھی وہ سنہ ۱۸۳۳ء کے نظارے میں بعینہ پوری ہوئی۔ چنانچہ مکاشفہ کی کتاب میں یوحنا رسول نے یہ ذکر کیا تھا:۔

"آسمان کے ستارے اِس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح زور کی آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت میں سے کچے پھل گر پڑتے ہیں"۱ اِس کے متعلق اُسی مصنف نے یہ بھی کہا کہ انجیر کے کچے پھلوں کے گرنے کی تشبیہ نہایت ہی مناسب تھی:—

"اُس ہی کے بیان کی ٹھیک تمثیل تھی۔ ٹوٹتے ہوئے ستارے ایسے تو نہیں گرے جیسے کہ کئی ایک درختوں کے ہلانے سے پھل گرتے ہیں۔ بلکہ جیسے ایک درخت کے ہلانے سے۔ جو ستارے مشرق میں ٹوٹے وہ مشرق کی طرف ہی گرے اور جو شمال میں ٹوٹے وہ شمال کی طرف اور جو مغرب میں ٹوٹے وہ مغرب کی طرف اور جو جنوب میں ٹوٹے وہ جنوب کی طرف گرے (میں اُس وقت گھر کے اندر سے نکل کر باغ میں گیا تھا) وہ ایسے نہیں گرے جیسے پکے پھل گرتے ہیں۔ بلکہ جیسے کچے پھل انجیر کے دور دور پڑتے ہیں۔ جو پہلے شاخوں سے جدا ہونا نہیں چاہتے لیکن جب ٹوٹتے ہیں تو بہت تیزی سے دور جا گرتے ہیں اور جب کثرت سے گرتے ہیں تو ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ کہ گویا کسی نے اُنکو زور سے پھینکا تھا"

پروفیسر آلمسٹیڈ صاحب کا یہ طویل اور مفصل بیان جو سائنس کے امریکن جرنل میں چھپا تھا۔ اُس کی نسبت بولنگ گرین (Bowling Green) کے ایک نامہ نگار نے یہ لکھا:—

اگرچہ وہ چاندنی رات نہ تھی تو بھی جب ہم نے اُنکو پہلے پہل مشاہدہ کیا تو اُنکی روشنی ایسی تیز تھی کہ بعض اوقات ہم معمولی چھپی ہوئی کتاب کو بلا دقت پڑھ سکتے تھے اور وہ روشنی چاندنی سے کہیں زیادہ درخشاں تھی۔ اگرچہ رات بہت صاف اور سرد تھی اور زمین برف سے ڈھنپی ہوئی تھی۔ خود ہوا اور تمام زمین جہاں تک ہم نظر ڈال

۱ (مکاشفہ ۶:۱۳)

سکتے تھے و اردگرد کی ساری اشیا، بلکہ آدمیوں کے چہرے بھی ایسے نظر آتے تھے کہ
گویا موت کی زردی اُن پر چھائی ہوئی تھی جو ستاروں کی زرد چمک کا نتیجہ تھی"
چاروں طرف اِسقدر اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ بیان سے باہر ہے اُس سے سبھوں کے
دل میں دہشت چھا رہی تھی اور فضا میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جو ان گرتے ستاروں سے
کسی حد خالی ہو اور نہ کسی جگہ کوئی فرق نظر آتا تھا۔ بعض وقت تو اِن ستاروں کے
جھنڈ کے جھنڈ گرتے تھے جس سے انجیر کے درخت کی تشبیہ یاد آتی تھی جس کے پھل
"زور کی آندھی سے ہل کر گر پڑتے ہیں" Volume XXV (1834) p. 382

ساری دنیا کے لئے نشان

نہ صرف تمام امریکہ میں بلکہ ساری دنیا میں آدمیوں کی توجہ اِس عجوبے پر بحث
کرنے ہوئے خدا کے کلام کی طرف پھر گئی۔ چنانچہ ایک عالم سائنس انگریز مصنف
ٹامس ملنر نے اپنے اہل وطن کے لئے اپنے تجربے کا یہ بیان کیا:— "بہت اضلاع
میں اکثر لوگ دہشت زدہ تھے اور تعلیم یافتہ لوگ مکاشفہ کی کتاب کے بیان کی تکمیل
دیکھ کر حیران تھے کہ آسمان کے ستارے زمین پر اِس طرح گر رہے تھے جیسے انجیر کے
کچے پھل اُس وقت گرتے ہیں جب زور کی آندھی اُسے ہلائے"
"The Gallery of Nature," London 1852, p. 140

یوں اِس آسمانی نشان نے ساری دنیا کے سامنے اپنی گواہی دی اور ہزاروں
کے دل میں جنہوں نے یہ نشان دیکھا تھا۔ اور آخری بڑے دن کا خیال پیدا کر
دیا۔ اُن دنوں میں جارجیا کے علاقے میں ایک عالم شخص موجود تھا۔ اُس نے یہ تحریر
کیا۔ "ہرایک شخص کو یہ معلوم تھا کہ عدالت کا دن آپہنچا اور دنیا کے آخر کا وقت قریب
آگیا۔" کنٹکی کے علاقے میں ایک دوسرے شخص نے یہ لکھا ہے ہر طرف "مردوں۔
عورتوں اور بچوں کو یہ چلاتے سنتا ہوں کہ عدالت کا دن آپہنچا"۔
البتہ یہ اِس بات کا نشان تھا کہ خدا کی عدالت کی گھڑی قریب آرہی ہے۔ جن

نشانوں کی خبر اِتنی مدت پہلے دی گئی تھی وہ ایک ایک کر کے سب ظاہر ہو رہے ہیں اور اِس بات کو ظاہر کر رہے ہیں کہ نبوت کی تکمیل ہو رہی ہے۔ اِن دنوں کے چند بعد مسیح کی آمدِ ثانی کی تعلیم کے بارے میں بڑی بیداری پیدا ہوئی۔ جس کے ذریعہ آمد کے متعلق وہ خاص تحریک برپا ہوئی جو ہر ایک قوم زبان اور اُمت کے سامنے خداوند کی آمد کے لئے تیاری کا اِنجیلی پیغام پہنچا رہی ہے۔

سنہ ۱۸۹۹ء سے پیشتر نجومیوں نے جو دانشمندانہ پیشین گوئیاں کیں جنکا دارومدار خاص طور پر ستاروں کی باقاعدہ متواتر گردش پر تھا وہ غلط ثابت ہوئیں۔ مگر نبوت کے یقینی کلام کی پیشین گوئیاں جو اٹھارہ سو برس پیشتر کتاب مقدس میں قلمبند ہوئیں وہ لفظ بہ لفظ پوری ہو گئیں۔

کلیسیا کی مصیبت کے ایام ختم ہونے پر وہ نشان ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ سورج تاریک ہو گیا۔ چاند کی روشنی جاتی رہی آسمان سے ستارے گرنے لگے۔

خاص مقررہ وقت پر یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ مسیح کی پیشین گوئی میں اِن نشانوں کی جو ترتیب دی گئی تھی اُس میں وہ ظاہر ہونے لگے۔ تاریخ دنیا اِس امر کی شاہد ہے کہ یہ نبوت پوری ہوئی۔

ممکن ہے کہ اِس سے زیادہ شدت اور وسعت کے ساتھ آسمانی قوتوں کے آخری ہلائے جانے کے وقت یہی نظارے پھر نظر آئیں جب آسمان طومار کی طرح لپیٹ دے جائیں گے اور یہ مسیح کے ذوالجلالی ظہور کے وقت ہوگا۔ لیکن مسیح کی اِس پیشین گوئی میں زمانہ عین آخری وقت کے نشانوں کا بیان نہیں بلکہ ایسے نشانوں کا ذکر ہے جن سے ہم معلوم کر سکیں کہ آخر کا وقت نزدیک آپہنچا ہے۔

"جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سر اُوپر اُٹھانا اِسلئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہو گی"۔۱

۱ (لوقا ۲۱: ۲۸)

بابل سلطنت کا شاہی محل

باب ۸

عالمگیر سلطنتوں کی بابت انبیا کی نبوت

نہایت اہم امر ہے کہ ہم اُن واقعات کو سمجھیں جو اِس دنیا کے آخر تک ہم کو پیش آتے ہیں۔ بار بار نبیوں کے "مقدس کلام" میں اِس دنیا کی تاریخ کا خاکہ دیا گیا ہے۔ اور اُس سارے سلسلے میں ابدی سلطنت کے برپا ہونے تک بڑے بڑے نشان بتائے گئے ہیں۔

نبیوں کے کلام کی روشنی میں ہم کو خدا کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ جو دنیا کی ساری تاریخ میں راہ دکھاتا اور حکومت کرتا ہے۔ اور سارے واقعات کو اپنے مقصد کے پورا کرنے کے لئے صورت دیتا ہے۔ تاکہ گناہ کی حکومت موقوف ہو جائے اور ابدی راستبازی کی حکومت برپا ہو۔ اُس کا نبیانہ کلام تاریخی واقعات کی پہلے سے خبر دیتا ہے تاکہ ہم جان لیں کہ وہ زندہ خدا سب سے اعلےٰ ہے۔ اور ہم سمجھیں کہ اُسی

مشیت یقیناً پوری ہوگی۔ اس شرارت بھری دنیا کے اوپر آسمان میں ایک خدا ہے جو اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے صرف مقررہ وقت کا منتظر ہے۔

"میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں۔ میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں جو ابتدا سے انتہا تک کا احوال اور قدیم وقتوں کی باتیں جو اب تک پوری نہیں ہوئیں بتاتا ہوں اور کہتا ہوں۔ میری مصلحت قائم رہے گی اور میں اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا۔ میں ہی نے یہ کہا اور میں ہی اس کو انجام دونگا۔ میں نے اس کا ارادہ کیا اور میں ہی اسے پورا کرونگا ...... میری سلامتی تاخیر نہ کریگی۔ میں صیہون میں نجات اور اسرائیل کو اپنا جلال بخشونگا"۱

شاہ بابل نبوکدنضر کے خواب میں جس کا ذکر دانی ایل کی کتاب کے دوسرے باب میں درج ہے خداوند نے مختصر لیکن مشرح طور سے بابل کے زمانے سے لیکر دنیا کے آخر تک کی تاریخ کا سلسلہ وار نقشہ کھینچا ہے۔ چار بڑی عالمگیر سلطنتیں یعنی بابل۔ مادی فارسی۔ یونان اور روم کو اس دھات کی بنی ہوئی مورت کے مختلف حصوں سے ظاہر کیا۔ اس نبوت میں خاص کر یہ بات واضح کی گئی کہ رومی سلطنت مغربی یورپ کی سلطنتوں میں منقسم ہو جائیگی۔ خداوند کے نبی نے یہ خبر دی کہ "ان بادشاہوں کے ایام میں" آسمان کا خدا اپنی سلطنت برپا کریگا۔

دانی ایل نبی کی کتاب کے ساتویں باب میں اس نبی کو ایک اور نظارہ بطور رویا میں دکھائی دیا۔ اِن میں بھی تاریخ کا وہی سلسلہ بیان کیا گیا ہے۔ یہاں بھی چوتھی بڑی سلطنت کی طرف خاص توجہ دلائی گئی خاص کر اس کی تقسیم ہونے کی طرف۔ یہ نکتہ جو واقعات اس وقت وقوع میں آرہے ہیں۔ وہ سب آدمیوں کے لئے گہری بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔

اس رویا میں چار بڑے حیوانوں کی صورت میں حضرت دانی ایل نے چار عالمگیر سلطنتوں کو دیکھا۔ یکے بعد دیگرے یہ سب حیوان برپا ہوئے۔ ہر ایک نے اپنا اپنا

۱ (یسعیاہ ۴۶ : ۹ سے ۱۳)

کام ہے۔ اور تاریخ میں کھلے نظارے کو جگہ دی۔ فرشتے نے دانی ایل نبی پر صاف طور سے اِس رویا کے معنی ظاہر کئے :

"یہ چار بڑے حیوان۔ چار بادشاہ ہیں جو زمین میں برپا ہونگے لیکن حق تعالےٰ کے مقدس لوگ سلطنت لے لیں گے اور ابد تک ہاں ابد الآباد تک اُس سلطنت کے مالک رہیں گے"۔

دوسرے باب میں جن چار عالمگیر سلطنتوں کا ذکر ہوا تھا۔ جن کے آخر میں ایک ابدی سلطنت قائم ہوئی تھی۔ اُن ہی کا تکرار یہاں پایا جاتا ہے۔ اِس نبی نے رویا میں

"پہلا حیوان شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کے سے پنکھ رکھتا تھا"۔[1]

جو کچھ دیکھا اُس کا مقابلہ ہم تاریخی واقعات سے کریں۔ مگر پہلے یہ بتانا مناسب ہوگا کہ کس طریقہ سے یہ چار بڑے حیوان اِس نبی کو دکھائی دیے:—

"میں نے رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کی چاروں ہوائیں بڑے سمندر پر زور سے چلیں اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے مختلف تھے نکلے"۔

[1] دانی ایل ۷:۴

مقدس نوشتوں کی تمثیلی زبان میں بار بار ہواؤں سے لڑائیاں مراد ہیں اور سمندر یا پانیوں سے قومیں یا اُمتیں ۔ انبی نے دیکھا کہ قوموں میں بڑی جنگ ہو رہی ہے اور اس جنگ و جدل میں سے ۴ سلطنت پیدا ہوئی جس کا نبوت میں ذکر ہے ۔

بابل

نبوت میں جو نشانہ تصویر کھینچی گئی اور تاریخ میں جو بیان ہوا ۔ اُنکا آپس میں مقابلہ کرو ۔

دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تھا (دانی ایل ۷ : ۵)

نبوت ۔ "پہلا شیر ۔ شیر ببر کی مانند تھا ۔ اور عقاب کے سے پنکھ رکھتا تھا ۔ اور میں دیکھتا رہا جب تک اُسکے پر اکھاڑے گئے اور وہ زمین سے اٹھایا گیا ۔ اور آدمی کی طرح پاؤں پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اُسے دیا گیا" تاریخ ۔ چونکہ شیر ببر حیوانات کا بادشاہ ہے اس لئے بابل کا مناسب نشان تھا ۔ کیونکہ یہ "سلطنتوں کا تاج" کہلاتا ہے ۔ ۲

---

۱) یرمیاہ ۲۵ : ۳۱ سے ۳۳ اور مکاشفہ ۱۷ : ۱۵) ۲) یسعیاہ ۱۳ : ۱۹

عقاب کے پنکھوں سے اُسکی تیز رفتاری اور دور دراز تک اُس کی فتوحات مراد ہیں۔ حبقوق نبی نے اِسکا بیان اِن الفاظ میں کیا "اُنکے سوار دور سے چلے آتے ہیں وہ ہوا کی مانند پرواز کرتے ہیں" ۱

ابتدائی بادشاہوں کے زمانے میں اور خاص کر نبوکدنضر بادشاہ کے عہد میں اُسکی یہی صفت تھی۔ لیکن دانی ایل نبی کی رویا کے وقت اسکو زوال آ گیا تھا۔ اور سلطنت ڈگمگا رہی تھی۔ شیر ببر جیسا دل جاتا رہا تھا۔ اور عقاب کے سے پنکھ نوچ گئے تھے اور اُس رویا کے تین سال کے عرصہ کے اندر اندر بابل مغلوب ہو گیا۔

"تیسرا حیوان تیندوے کی مانند تھا" ۲

مادی فارس

چونکہ بابل کی سلطنت کے بعد دوسری بڑی سلطنت برپا ہوئی۔ نبی نے یہ لکھا:— نبوت۔ "ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تھا۔ اور وہ ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اُسکے منہ میں اُسکے دانتوں کے درمیان تین پسلیاں تھیں اور انہوں نے اُسے کہا کہ اُٹھ اور بہت سا گوشت کھا" ۳ تاریخ۔ مادیوں اور فارسیوں نے بابل کو مغلوب

۱ (حبقوق ۱: ۸) ۲ (دانی ایل ۷: ۶) ۳ (دانی ایل ۷: ۵

کیا۔ مادی فارسی سلطنت دوہری سلطنت تھی۔ اور اُسکا ایک طرف سیدھا کھڑا ہونا یہ معنی رکھتا تھا کہ کبھی مادی خاندان زیادہ زور آور ہو جاتا تھا۔ اور کبھی فارسی خاندان۔خورس اور اُسکے جانشینوں کے دنوں میں اِس سلطنت نے بہت عروج پکڑا۔ رویا میں جو یہ فرمایا ہے۔ "اُٹھ اور بہت گوشت کھا" اُن کے یہ معنی ہیں کہ پیچھے فارسی خاندان کچھ بھاری ہوگیا۔ جیسا کہ او لمسن صاحب نے جو بہت صحیح مورخ ہے وہ یہ لکھتا ہے۔ "خورس نے بڑا وقت دیر تک فتوحات حاصل کیں"

چوتھا حیوان ہولناک۔ ہیبت ناک اور نہایت زبردست تھا (دانی ایل ۷:۷)

لدیہ۔ مصر اور بابل نے فارس کے خلاف تحریک کی۔ اور چونکہ یہ تینوں بڑے علاقے مفتوح ہوئے۔ اِس سے مادی فارسی ریچھ کے منہ میں گویا یہ تین پسلیاں تھیں۔

یونان

اِس کے بعد ایک اور سلطنت برپا ہونے کو تھی۔ اور جیسے اِسکا نشان بتایا گیا اُسکی صفت یونانی فتوحات سے مطابقت رکھتی ہیں۔ ثبوت۔ "بعد اُسکے میں نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور حیوان تیندوے کی مانند تھا۔ جسکی پیٹھ پر پرندے کے سے چار پر تھے۔ اور اُس حیوان کے چار سر تھے اور سلطنت اُسے دی گئی"

تاریخ میں یہ تیسری سلطنت یونانی تھی۔ سکندر اعظم کے زمانے میں یونانیوں نے تیندوے کی سی سرعت کے ساتھ ایشیا کو تہ و بالا کیا۔ اور اِس تیندوے کے چار پروں سے اُس سلطنت کی حیرت انگیز تیزی مراد ہے۔ یونان کا ایک قدیم مورخ پلوٹارخ نامی سکندر کی فتوحات کو "بیرون از قیاس تیز رفتاری" کہتا ہے۔ ایک دوسرے اپی آن (Appian) نامی نے یہ تحریر کیا:—

"سکندر کی سلطنت اپنی وسعت۔ اپنی فوجوں۔ اپنی کامیابی اور جلد جلد فتوحات کے لحاظ سے عالیشان گزری ہے۔ اور تقریباً بے حد اور لاثانی تھی۔ لیکن جس قلیل عرصے میں اس نے فتوحات حاصل کیں وہ بجلی کی چمکدار کوند کی مانند تھی۔ اگرچہ یہ کئی صوبوں میں منقسم ہو گئی تو بھی یہ صوبے عالیشان تھے"

"History of Rome," Preface, para. 10. پس قدیم مورخ نے یونانی سلطنت کے زمانے کی ویسی ہی تصویر کھینچی جیسی نبی نے نشان میں ظاہر کی گئی تھی۔ یعنی تیز رفتاری جو اِس سلطنت میں پائی جاتی تھی۔ اِس سلطنت کا صوبوں میں منقسم ہونا تیندوے کے چار سروں سے ظاہر کیا گیا۔ سکندر کی وفات کے بعد جو باہمی جنگ وجدل ہوئے۔ اُن سے چار حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ٹھیک اُسی طرح جو صدیوں پہلے خبر دی گئی تھی۔

یوں اِس سلطنت کا دورہ اُسی طرح سے پورا ہوا جو نبیوں کے معتبر کلام میں بہت زمانہ پہلے بتایا گیا تھا۔ اور کوئی مستقل سلطنت نہ ہوگی۔ جب تک خدا کی جلیل سلطنت برپا نہ ہو۔

روم

دانی ایل نبی نے اِس نظارے میں یہ دیکھا:—

نبوت۔ "اُس کے پیچھے میں نے رات کی رویتوں کے وسیلے سے دیکھا۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ چوتھا حیوان ہولناک اور ہیبت ناک اور نہایت زبردست اور اُس کے دانت لوہے

کے تھے اور بڑے بڑے تھے وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور باقی ماندہ کو اپنے پاؤں سے لتاڑتا تھا۔ اور یہ اُن سب حیوانوں سے جو اُس سے آگے تھے متفرق تھا اور اُسکے دس سینگ تھے میں نے اُن سینگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُنکے بیچ میں سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا۔ جسکے آگے پہلے تین سینگ۔ جڑ سے اکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُس سینگ میں آنکھیں تھیں اِنسان کی آنکھوں کی مانند اور ایک منہ تھا جو بڑی بڑی باتیں بول رہا ہے"[1] تاریخ۔ جیسے نبوکدنضر کے خواب کی مورت کا دھار روم کی آہنی سلطنت کا منسب نشان تھا۔ ویسے ہی یہاں یہ خوفناک حیوان اپنے آہنی دانتوں کے ساتھ روم کے سوائے اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ سلطنت یونان کے بعد عالمگیر سلطنت تھی یہ نہایت ہی زبردست اور طاقتور تھی جیسے یہ جانور اپنے ماقبل مشابہ حیوانوں سے زیادہ طاقتور تھا۔

یوں نبی کی رویا کے ہر ایک نشان کا صاف صاف جواب تاریخ دنیا میں ملتا ہے۔ اب اِس نبیانہ خاکہ کا ذکر رومی سلطنت کے تقسیم ہونے تک بیان ہو چکا اب اُن معجزوں کا ذکر ہوگا جو زمانہ حال میں ہم میں سے بہتیروں کی گہری دلچسپی کا باعث ہیں۔

حصہ دوم

چوتھی سلطنت اور چھوٹا سینگ

اب چوتھی سلطنت یعنی شاہی روم اور جو واقعات اُس کے بعد ہوئے انکی طرف نبی کی توجہ ہوئی اور اُس نے اُنکا مطلب دریافت کرنے کی فکر کی۔ چنانچہ وہ یہ کہتا ہے:- "تب میں نے چاہا کہ چوتھے حیوان کی حقیقت جانوں۔ جو اُن سبھوں سے متفرق تھا اور نہایت ہیبتناک تھا جسکے دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے

[1] (دانی ایل ۷: ۷ و ۸)

تھے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور باقی ماندہ کو پاؤں سے لتاڑتا تھا۔ اور دس سینگوں کی بھی جو اُس کے سر پر تھے اور اُس سینگ کی جو نکلا۔ جس کے آگے تین گر گئے۔ یعنی اُس سینگ کی جسکی آنکھیں تھیں اور ایک منہ جو بڑے گھمنڈ کی باتیں کرتا تھا۔ اور جس کا چہرہ اُسکے ساتھیوں کی نسبت زیادہ رعب دار تھا حقیقت معلوم کروں۔ میں نے دیکھا کہ وہی سینگ مقدسوں سے جنگ کرتا اور اُن پر غالب ہوتا رہا۔ جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کا اِنصاف کیا گیا۔ اور وقت آپہنچا کہ مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہوں" ۱ نبی اِس کے معنی جاننا چاہتا تھا۔ اور فرشتے نے اُسے معنی بتائے۔ فرشتے نے پہلے یہ کہا:— "چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہے۔ جو دنیا میں ہوگی۔ وہ ساری سلطنتوں سے متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلے گی اور اُسے لتاڑے گی اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کریگی۔ ۲

جیسا کہ ہم اُوپر بیان کر آئے یہ چوتھی سلطنت روم تھی۔ یہ دانی ایل کے رویا کے مطابق نہایت "ہیبت ناک" تھی۔ یہ گویا لوہے کی بنی تھی جو ساری قوموں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی اور مطیع بناتی تھی جو دس سینگ اِس چوتھی بڑی سلطنت سے نکلے اُنکی نسبت فرشتے نے یہ کہا "اور وہ دس سینگ جو ہیں وہ دس بادشاہ ہیں۔ جو اُس سلطنت میں سے اُٹھیں گے اور اُن کے بعد ایک اور اُٹھیگا اور وہ پہلوں سے متفرق ہوگا اور تین بادشاہوں پر غالب ہوگا"

جب ہم رومی سلطنت کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ٹھیک وہی تصویر ہے جو نبوت میں پیش کی گئی تھی۔ مغربی رومی سلطنت چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں منقسم ہوگئی۔ شمال کی طرف سے وحشی قوم نے اُس سلطنت پر حملہ آور ہوکر اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ اُسکی حدود کے اندر چند ایک سلطنتیں قائم ہوگئیں۔ جو آج تک مغربی یورپ میں پائی جاتی ہیں۔ اُس وقت کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے
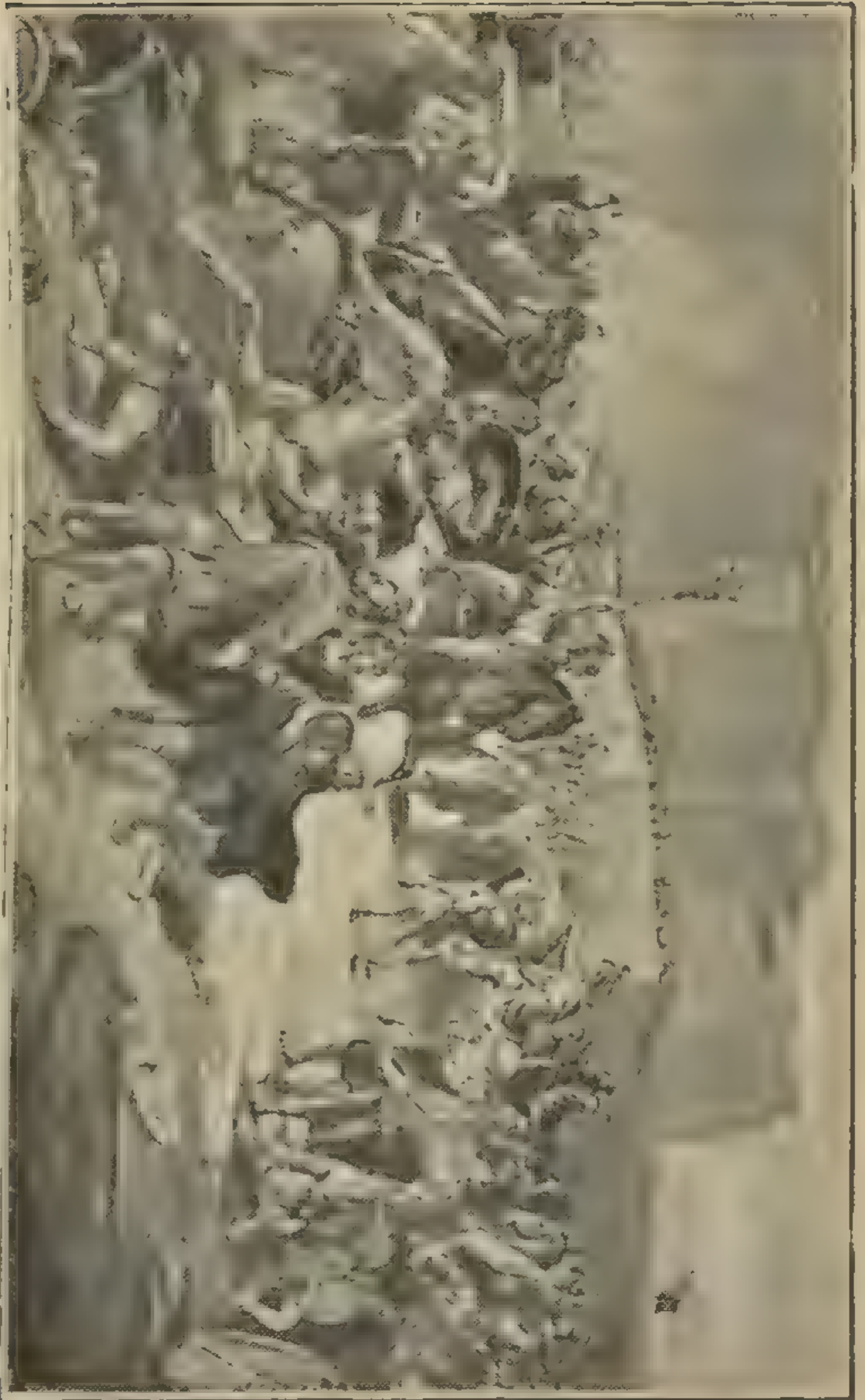
۱ (دانی ایل ۷: ۱۹ سے ۲۲) ۲ (دانی ایل ۷: ۲۳)

مشہور جنرل بلی سوری اس نے جو شہنشاہ جسٹینین نے بھیجا تھا گوتھس کو شکست دی اور سنہ ۵۳۸ء میں
وجی لی اس کو پوپ بنایا

ہم "ایک دوسرے چھوٹے سینگ" کو دیکھتے ہیں جسے ایک قسم کا اعتبار حاصل تھا۔ یعنی دینی سلطنت۔ یہ اُن سینگوں کے بیچ میں سے پیدا ہوا جو تقسیم شدہ روم کی سلطنتوں کے نمائندہ تھے۔ یہ بھی ایک سلطنت تھی لیکن دوسری سلطنتوں سے متفرق اب نبی کی توجہ اِس طاقت کے کام کی طرف مبذول ہوئی اور یہ نہایت ہی اہم امر ہے کہ ہم بھی اِس الہٰی نبوت پر غور کر کے اُس سے سبق حاصل کریں۔

"چھوٹے سینگ" کا نبیانہ اور تاریخی بیان

جب ہم اِس نبی کے بیان پر زیادہ گہری نظر ڈالتے ہیں تو صاف یہی تصویر دکھائی دیتی ہے۔ کہ نبی نے رومی سلطنت کو چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم ہوا ہوا دیکھا۔ پھر اِن سلطنتوں کے درمیان میں سے ایک چھوٹے سینگ کی سلطنت نکلتی دکھائی دی۔ جس نے اُن دس سلطنتوں میں سے تین کو مغلوب کیا۔ بڑی باتیں بولتا رہا۔ اور خدا کے مقدسوں کے ساتھ لڑتا رہا۔ زمین پر جو حکمران بادشاہ تھے اُن میں سے یہ مذہبی سلطنت تھی۔ جس نے آدمیوں کے ایمان اور کانشنس پر دینی حکومت رکھنے کا دعوےٰ کیا۔ "اِسی سینگ نے مقدسوں سے جنگ کی اور وہی اُن پر غالب آتا رہا"

تاریخ پر نظر ڈالنے سے صاف صاف یہ معلوم ہوتا ہے:—

جیسا نبوت میں مذکور تھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ جب ہی مغربی سلطنت کے علاقے کو اِن دس بادشاہیوں نے بھر دیا۔ عین اُس وقت ایک کلیسیا کی شاہی طاقت برپا ہوئی۔ جسے اعلےٰ دینی اختیار حاصل تھا۔ اور یہ رومی پوپیت تھی۔ اُسکی تاثیر سے دس بادشاہیوں میں تین کی جو ایرین (Arian) یا بدعتی بادشاہیاں تھیں بیخ کنی ہوئی۔ اور جب ہم تاریخ میں اُس زمانے کا حال پڑھتے ہیں جو تاریک زمانے کے نام سے مشہور ہے۔ تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ طاقت "مقدسوں کے ساتھ جنگ" کرتی رہی۔ اور صدیوں تک اُن پر غالب آئی رہی۔

نبوت میں پیش کردہ تصویر پر ہم دوبارہ نگاہ ڈالیں۔ اور پھر تاریخ دنیا کی طرف توجہ کریں تو ہم ٹھیک ویسا ہی پائیں گے جیسا کہ نبوت میں ذکر تھا کہ وہ چھوٹا سینگ کہاں اور کس وقت برپا ہوگا۔ عین اُسی وقت اور اُسی جگہ رومی پاپائیت کو عروج حاصل ہوا۔ یہ کلیسیا کی طاقت منقسم رومی سلطنتوں میں بادشاہ بنانے اور اُن کو تاج پہنانے کا اختیار رکھتی تھی اور اپنے آپ کو اُن سے اعلےٰ جانتی تھی "اُس کا چہرہ اُس کے ساتھیوں کی نسبت زیادہ رعب دار تھا۔ یہ طاقت بڑی بڑی باتیں بولتی رہی اور مقدسوں کے ساتھ جنگ کرتی رہی۔ تاریخ میں کوئی ایسی اور طاقت نظر نہیں پڑتی جو اُس وقت اور اُس جگہ برپا ہوئی ہو اور نبوت کے بیان سے ذرا بھی مطابقت رکھے۔ ذرا ذرا تفصیل میں رومی پاپائیت اِس سے مطابقت رکھتی ہے۔

اب یہ زمانہ ہم کو اُس بڑی برگشتگی کے برپا ہونے تک پہنچا دیتا ہے۔ جس کا مفصل ذکر نئے عہد نامے کی نبوت میں ملتا ہے۔ لیکن اِس نبوت میں چند اور خاص باتیں ہیں جن پر ہم مختصراً غور کریں گے۔
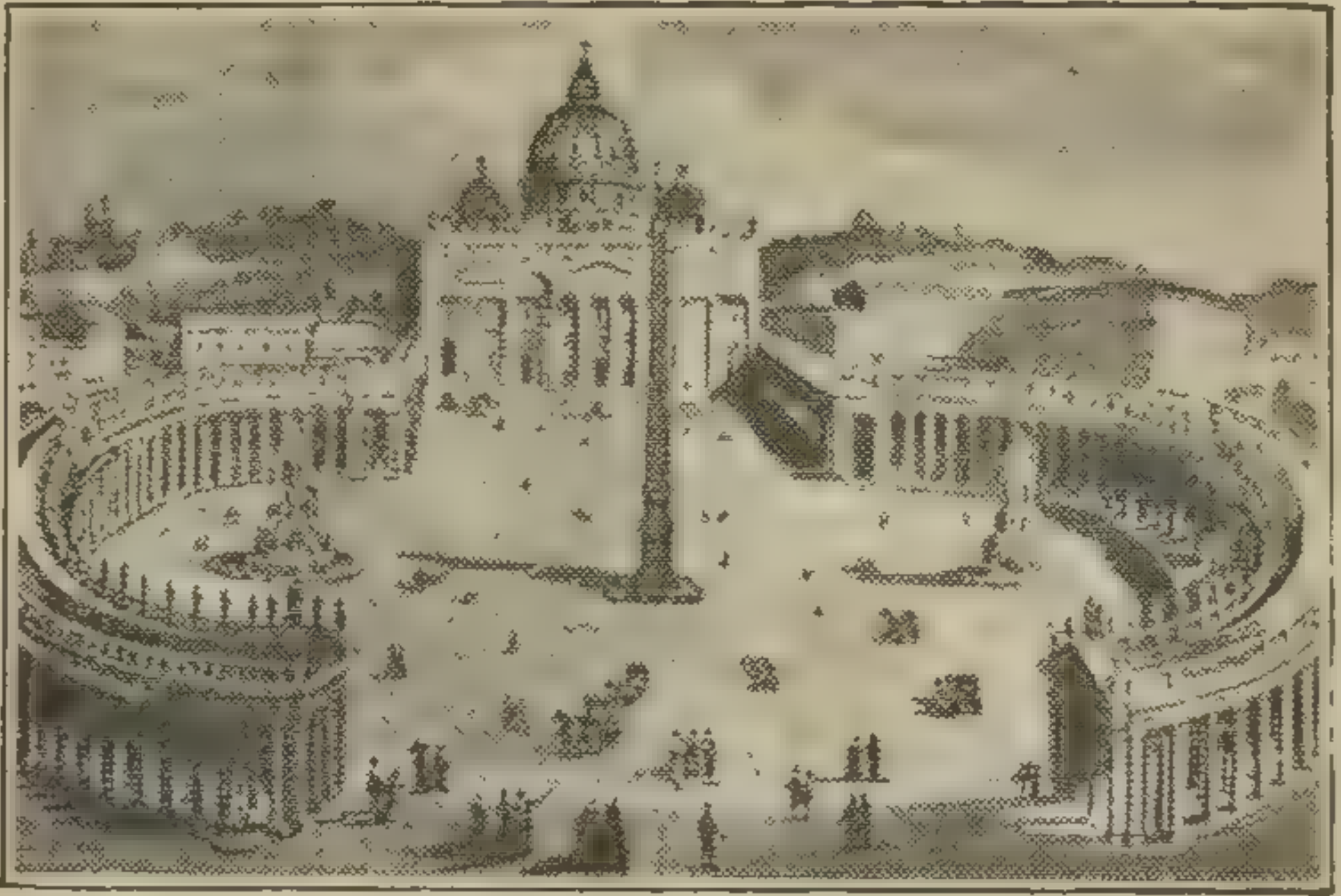
سینٹ پیٹرس چرچ اور ویٹی کن روم - پوپیت کا عظیم الشان ہیڈ کوارٹر

باب ۹

پوپ کا مذہبی اختیار

نبیانہ وقت کے واقعات

قدیم نبی حضرت دانی ایل کو رویا میں تاریخ کا سلسلہ دکھایا گیا۔ اُس نے دیکھا کہ چار سلطنتیں یکے بعد دیگرے برپا ہوئیں یعنی بابل - مادی فارسی - یونان - اور روم۔ اُس نے روم کی سلطنت کو چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم ہوا بھی دیکھا اور اُس نے مشاہدہ کیا کہ ایک کلیسیائی طاقت یعنی رومی پوپیت روم کی منقسم سلطنتوں میں سے برپا ہوئی۔ جس فرشتے نے دانی ایل کی رویا کی تفسیر کی اُس کے مطابق یہ بڑی مدت کا زمانہ تھا۔ جس میں ایک خاص معنی میں رومی پوپیت مقدسوں پر اور خداتعالےٰ کے وقتوں اور شریعتوں پر غلبہ پائیگی۔ اِس پوپیت کے بارے میں فرشتے نے یہ پیشین گوئی کی:-

ویٹی کن لائبریری کا عظیم الشان ہال ویٹی کن پوپ کا مقام
رہائش ہے جس میں گیارہ ہزار کمرے بے شمار نقش و نگار اور بتوں
کے خزانے ہیں

"وہ حق تعالے کی مخالفت میں باتیں کریگا اور حق تعالے کے مقدسوں کو ضائع دیگا اور چاہیگا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور وہ اُسکے قبضے میں دیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت گزر جائیگی "[1]

مقدس نوشتوں میں جب لفظ "وقت" اِس طرح سے مستعمل ہوتا ہے تو اُس سے ایک سال مراد ہوتی ہے۔ جیسا کہ دانی ایل گیارہ باب تیرہ آیت میں مذکور ہے ۞

پوپ ویٹی کن سے سینٹ پیٹرز چرچ میں داخل ہو رہا ہے
سینٹ پیٹرز کا مشہور بت دائیں جانب دیکھئے

اِس لئے لفظ وقت یا مدت سے ایک سال مراد ہے۔ اور "مدتیں" تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اِس لئے اُس سے دو سال مراد ہوئے۔ اور آدھی مدت سے آدھا سال مراد ہوا۔ یوں یہ کل ساڑھے تین سال کا ہوا اور قدیم دستور کے مطابق یہ بارہ سو ساٹھ دن ہوئے

---

۱ (دانی ایل ۷:۲۵)

اور اگر ایک دن سے ایک سال مراد ہو تو یہ بارہ سو ساٹھ سال ٹھہرے۔ اِسی زمانے کا ذکر مکاشفہ کی کتاب کے بارھویں باب میں بھی ہے۔ ایک دفعہ تو چودھویں آیت میں لکھا ہے۔ "ایک زمانے اور زمانوں اور آدھے زمانے تک" اور ایک دفعہ ۶ آیت میں اُسی عرصے کو "ایک ہزار دو سو ساٹھ دن" بتایا گیا ہے۔

لیکن نبوت کے محاورے میں ایک دن سے ایک سال مراد ہوتی ہے۔ الغرض نبوت نے بارہ سو ساٹھ برس کے دراز عرصے کی پیشین گوئی کی جس میں رومی پوپیت کا غلبہ جاری رہے گا۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ غلبہ کب شروع ہوا۔ اِس غلبہ کے شروع ہونے کا کیا نشان ہوگا۔ اور بارہ سو ساٹھ برسوں کے عرصے کے آخر میں کون سے واقعات وقوع میں آئیں گے۔

تاریخ میں ایک مرکزی موقعہ

اس نبوت کی آواز کا جواب تاریخ نے صاف صاف دیا۔ دنیا کی تاریخ میں چھٹی صدی ایک خاص موقع تھا اور روم کے بشپ دعوے کر رہے تھے کہ وہ باقی بشپوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ رومی سلطنت کے مشرقی حصے کا بادشاہ جسٹینین (Justinian) تھا۔ جس کا دارالخلافہ قسطنطنیہ تھا۔ جسٹینین اور اس کے عہد کے بارے میں بری صاحب (Bury) نے یہ تحریر کیا:—

"اِسکو ہم اُس بڑے عظیم الجثہ سے تشبیہ دے سکتے ہیں جو قدیم اور وسطی دنیا کے درمیان اپنے دو قدم گاڑے ہوئے ہو۔ اُسکی جنگی مہموں نے اٹلی کی تاریخ کا فیصلہ کر دیا۔ اور مغربی یورپ کے نشوونما پر اثر مرتب کیا اور اُس کے کلیسائی اختیار نے مسیحی دنیا کے مستقبل پر اثر ڈالا"

—"History of the Later Roman Fmpire," Vol. I, pp. 351-353.

---

۱ (حزقی ایل ۴: ۵و۶)

"روم میں مشہور متبرک سیڑھی جس پر لوتھر صاحب نے اوپر چڑھتے
وقت یہ پیغام سنا کہ "راستباز ایمان سے جیتا رہیگا"

دنیا کی تاریخ میں اِس اِنقلاب کے بارے میں مورخ فنلے (Finlay) نے یہ لکھا:—
"صدیوں کے انقلاب بعد ایک نشست کی آنکھوں کے سامنے سے گزرے"
—"Greece under the Romans." page 331.

عین اِس وقت رومی پوپیت کی فوقیت ٹھیک ٹھیک طور پر تسلیم کر لی گئی۔ شاہی روم نے اپنا قدیم دارالخلافہ پوپیت کے لئے چھوڑ دیا کیونکہ شاہی تخت اب روم میں نہ رہا۔ قیصروں کے قدیم دارالخلافے میں جو بڑی ہستی رہ گئی وہ روم کا بشپ تھا۔ مکاشفہ کی کتاب کے تیرہویں باب کی دوسری آیت میں یہ پیشین گوئی تھی کہ روم اپنی طاقت اور اختیار پوپیت کو دیگا اور اپنا دارالخلافہ اور اپنی حکومت بھی۔ یہ دارالخلافہ تو شہر روم تھا جو پوپ کو دیا گیا۔ اور اب شاہی روم نے پاپائی روم کو اپنی اعلےٰ طاقت اور اختیار بھی دیا۔

پوپ کا اختیار سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا

سنہ ۵۳۳ء میں شہنشاہ جسٹینیین نے ایک خط شائع کیا جو شاہی قانون رہے نافذ ہوا اُس میں روم کے بشپ کا اعلےٰ اختیار کلیسیاؤں پر مان لیا گیا۔ اُس نے یہ بیان کیا:—

"ہم یہ چاہتے ہیں کہ مشرق کے سارے کلیسیوں کو آپ کے ماتحت کر کے اُن سب کو متحد کر دیں۔ کیونکہ ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی بات بھی خواہ کیسی ہی صاف و صریح ہو جس کا تعلق کلیسیاؤں کی حالت سے ہو وہ حضور بالا سے چھپی رہے جب کہ آپ ساری کلیسیاؤں کے سر ہیں۔ جیسا ہم پہلے ذکر چکے کہ ہم اِس امر کے سخت آرزومند ہیں کہ ساری باتوں میں جناب کی عزت اور اختیار افزود ہو"
"The Petrine Claims," by R. F. Littledale p. 293.

اِس حکم نامہ سے (کیونکہ سچ مچ یہ ایسا ہی تھا) رومی حکام پوپیت کے غلبے کا سرکاری طور سے تسلیم کیا جانا گنتے ہیں۔

پوپ کا مزنہ تاج

سلطنت کی تلوار نے راستے کو چیرا

یہ برِّاعظم پر تقسیم ہو گیا یعنی اِس وقت بدعتی ایرین (Arian) لوگوں نے بڑی صدر مقام کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور ایرین ونڈال (وحشی) لوگوں نے افریقہ، کورسیکا اور سارڈینیا میں کیتھولک لوگوں کو دکھ پہنچایا اور ایرین گوتھ بادشاہ اٹلی پر حکمران تھا۔ اُس کا دارالخلافہ روینا (Ravenna) تھا۔ اگرچہ شاہی علاقہ رومن کیتھولک کلیسیا کے ماتحت تھا۔ سنہ ۵۳۳ء اور سنہ ۵۳۴ء میں جسٹینین کے مشہور سپہ سالار بلی سوری اس (Belisarius) نامی نے اِن ونڈالوں کی بیخ کنی کر دی۔ رومی کلیسیا اور سلطنت کی حمایت کے لئے یہ جنگ اٹلی میں بھی جا پہنچی اور ایرین گوتھک بادشاہ سے بھی لڑائی ہوئی۔ سنہ ۵۳۶ء میں پوپ کی دعوت پر بلی سوری اس روم میں داخل ہوا اور گوتھ لوگ وہاں سے ہٹ گئے۔ لیکن اگلے سال گوتھ لوگوں نے بڑی فوج جمع کر کے اُس شہر کو دوبارہ فتح کرنے کے لئے محاصرہ کیا۔ اٹلی کے لئے یہ نازک وقت تھا۔ مورخ گبن لکھتا ہے کہ اگر یہ وحشی لوگ ایک جگہ بھی فتح کر لیتے تو رومی لوگ اور خود روم ہمیشہ کے لئے مغلوب ہو جاتے۔ سنہ ۵۳۸ء میں گوتھ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور انہوں نے شکست کھائی اور بقول ہوجکن (Hodgkin) صاحب یہ شکست اٹلی میں گوتھک حکومت کے لئے قبر کا کام دے گئی۔ اگرچہ یہ جنگ کئی سالوں تک جاری رہی پیشتر اِس سے کہ گوتھ لوگ بالکل جڑ سے اکھڑے تو بھی سنہ ۵۳۸ء کی شکست اُن کی تاریخ میں سخت ناکامی ثابت ہوئی۔ فنلے (Finlay) صاحب یہ تحریر کرتے ہیں :—

”جب بلی سوری اس نے روم کو فتح کیا تو اِس قدیم شہر کی تاریخ گویا خاتمہ پر پہنچی اور جب اُس نے سنہ ۵۳۸ء میں وٹی جس (Witiges) کا مقابلہ کیا۔ تو وسطی زمانوں کی تاریخ کا آغاز ہوا“ ("Greece under the Romans," p. 295) اور نیز ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وسطی زمانوں اور پوپ کی غلبے اور اختیار کے آغاز کا ایک ہی وقت تھا۔

پوپوں کا ایک نیا سلسلہ

سنہ ۵۳۸ء میں شاہی تلوار نے نہ صرف پوپیت کے سامنے راستہ صاف کرنے میں مدد دی بلکہ اُسی سال پوپوں کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا جو روم سے حکومت کرنے لگے مورخ یہ لکھتا ہے:—

"چھٹی صدی تک سارے پوپ شہیدوں کی فہرست میں مقدس کہلاتے تھے - وجل یوس (Vigilius) (سنہ ۵۳۸ء سے سنہ ۵۵۵ء تک) اِس سلسلے میں پہلا پوپ تھا - جو مقدس نہیں کہلاتا - اور اِس کے بعد مشکل سے کوئی پوپ مقدس کہلاتا ہے - اِس زمانے کے بعد پوپ زیادہ دنیاوی معاملات میں پھنستے چلے گئے - وہ کلیسیا سے اِتنا تعلق نہیں رکھتے تھے جتنا کہ حکومت سے اور حاکموں سے"۔

صحیح تاریخ سنہ ۵۳۸ء ہے - جیسا کہ شاف (Schaff) کی تاریخ میں درج ہے - رومن کیتھلک مصنف وجی لیوس کی اسقوفیت کو سلوری یوس (Silverius) کی وفات سے جو ۲۰ جون سنہ ۵۳۸ء میں ہوئی شمار کرتے ہیں۔

ثبوت میں اِس Bower "History of the Popes" under year 538. بات کا ذکر تھا کہ بارہ سو ساٹھ سالوں کے عرصے میں پوپیت کو خاص اِختیار دیا جائیگا۔

سنہ ۵۳۳ء میں خاص مشہور شاہی اعلان نے اُس اِختیار کو تسلیم کر لیا - اور سنہ ۵۳۸ء میں روم کی تلوار سے ضرب لگی - اور راستہ چیر ڈالا - اور پوپوں کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوگیا - جو اُس سلطنت کے بڑے رکن تھے - اور جو پیچھے اُس سلطنت کے حاکم ہوگئے۔

یوں ۱۲۶۰ سالہ نبوتی عرصے کا آغاز اِن واقعات کے ذریعہ سے ظاہر ہوجاتا ہے - اور سنہ ۵۳۳ء کے حکم نافذ ہونے سے جب کہ پوپیت کی فوقیت مانی گئی سنہ ۱۷۹۳ء میں ایک اور حکم نافذ ہوا - جو اُس پوپلی فوقیت کے خلاف تھا - اور پوپیت کی حمایت میں جو تلوار کی ضرب روم میں لگائی گئی تھی اُس سے ٹھیک ۱۲۶۰ سال بعد روم ہی میں

پوپیت کے خلاف ضرب لگی۔

۱۲۶۰ سالوں کا آخر

جیسے وہ پشت جسمیں پاپائی اقتدار اعلیٰ درجے تک پہنچا دنیا کی تاریخ میں ایک اِنقلاب پیدا کرنے والا زمانہ تھا ویسے ہی وہ پشت بھی جبکہ اِس غلبے کے بارہ سو ساٹھ سالوں کا وقت انجام کو پہنچا۔ نبوت کی بہنے والی رسی انسانی تاریخ میں اِن دو بڑے زمانوں کو وابستہ کرتی ہے۔ یعنی وہ واقعات جن کے ذریعہ پوپ کی حکومت آدمیوں پر قائم ہو گئی اور وہ واقعات جن کے ذریعہ بندھن ٹوٹ گئے۔

تاریخ میں ایک نازک موقعہ

وہی غلبہ اُس وقت ہوا جس کی نسبت مورخ نے یہ لکھا تھا "صدیوں کے تغیرات چند جمعہ ایک ہی پشت کی آنکھوں کے سامنے گزر گئے"۔ ۱۲۶۰ سالوں کی بہنے والی رسی اُن ساری صدیوں میں گزرتے ہوئے ایک دوسرے نازک موقعہ تک پہنچ جاتی ہے۔ جب فرانسیسی اِنقلاب کے سبب سارے یورپ میں ہنگامے برپا تھے اُس وقت بھی چند سالوں کے عرصے میں آدمیوں کے سامنے ایسے بڑے بڑے تغیرات وقوع میں آئے جن کے لئے عموماً صدیاں درکار تھیں۔ فرانسیسی مورخ لامرٹین (Lamartine) نے اُس زمانے کے بارے میں یہ تحریر کیا:—

"یہ پانچ سال فرانس کے لئے پانچ صدیاں تھیں"۔

"History of the Girondists," Book 61, sec. 16 (Vol. III) page 544.

اور اِن واقعات کے ذریعہ پوپیت کے غلبے کا خاتمہ ہو گیا۔ آخرکار نبوتی زمانہ انجام کو پہنچا اور اِن واقعات نے اُس نبوت کو تکمیل دی۔ جو صدیوں پہلے دی تھی۔ یعنی سنہ ۵۳۳ء میں پوپیت کے زبردست حامی کا مشہور حکم نافذ ہوا جس نے اُس کے غلبے کو تسلیم کیا اور پھر سنہ ۵۳۸ء میں ہفتم روم تلوار کی وہ فیصلہ کن ضرب لگی جس نے پوپوں کے نئے سلسلے کے لئے جو سرکاری حاکم بن گئے راستہ چیر نکالا۔

ٹھیک ۱۲۶۰ سال بعد سنہ ۱۷۹۳ء میں پوپیت کے بڑے حامی فرانس کی طرف وہ مشہور حکم نافذ ہوا جس نے کلیسیا اور مذہب کو موقوف کر دیا۔ اِس کے بعد سنہ ۱۷۹۸ء میں پوپیت کے خلاف ایک اور کارگر ضرب لگی۔ تلوار کی اِس ضرب کی پوری تاریخ ایک رومن کیتھولک مصنف پادری جوزف رکیے صاحب جیسوئٹ سوسائٹی کے ممبر نے چند الفاظ میں یوں بیان کی:—

"جب سنہ ۱۷۹۷ء میں پوپ پائس ششم (Pius) سخت بیمار پڑ گیا تو فرانس کے بادشاہ نپولین نے یہ حکم دیا کہ اگر وہ مر جائے تو اُس کی جگہ کوئی دوسرا پوپ مقرر نہ کیا جائے اور پوپیت موقوف کی جائے۔ لیکن پوپ کو شفا ہوئی اور صلح میں خلل پڑ گیا اور فرانسیسی جرنیل برتھی ارنامی ۱۰۔فروری سنہ ۱۷۹۸ء کو روم میں داخل ہوا اور جمہوری سلطنت کا اعلان کر دیا۔ اور اِس بوڑھے پوپ نے کہا کہ میں اِس اعلان کو تسلیم کر کے اپنی قسم کو توڑنا نہیں چاہتا۔ اِس لئے وہ قید ہو گیا۔ اور وہ فرانس کے مختلف جیل خانوں میں یکے بعد دیگر بھیجا گیا۔ آخر کار تکان اور غم کے مارے ۱۹ اگست سنہ ۱۷۹۹ء میں اِس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔ ۸۲ سال کی عمر میں وائینس کے فرانسیسی قلعے میں وہ مر گیا۔ اور آدھے یورپ نے نپولین کا یہ حکم مان لیا۔ اور اِس پوپ کے ساتھ پوپیت بھی مدفون ہوئی"

The Modern Papacy, page 1 (Catholic Truth Society, London).

فرانسیسی انقلاب کے یہ ہجرے اُس نبیانہ زمانے کے اختتام کا نشان تھے جو پوپی غلبے کا زمانہ بتایا گیا تھا۔ اور روم میں تلوار کی وہ ضرب سنہ ۱۷۹۸ء میں لگائی گئی سنہ ۵۳۸ء سے ٹھیک بارہ سو ساٹھ سال بعد۔ جب سلطنت کی تلوار نے روم میں گوتھ لوگوں کو ایک کارگر ضرب لگائی اور پوپوں کے اُس نئے سلسلے کے لئے راستہ تیار کر دیا۔ جو کلیسیا اور سلطنت کے شاہی حاکم بن گئے۔ جیسوائٹ (Jesuit) مورخ نے یہ لکھا۔ "کچھ تعجب نہیں کہ نصف یورپ نے خیال کیا کہ نپولین کا حکم ماننا چاہیے

اور پوپ کے ساتھ پاپائیت بھی مر گئی۔ لیکن اِسکے سوائے اُس نے یہ بھی لکھا۔ "اُس وقت سے پھر پاپائیت کو وہ روحانی طاقت حاصل ہوئی جو اُسکو پہلے نہ ہوئی تھی"

فرانسیسی اِنقلاب نے پاپائیت کو جو ضرب لگائی وہ ثبوت کے مطابق کسی طرح سے اُس کا خاتمہ نہ تھا۔ اِن باتوں نے پاپائیت کے خاص غلبے کے بیان زمانے کے اِختتام کا اعلان کیا۔ ایک دوسری پیشین گوئی میں صاف طور سے یہ بتایا گیا کہ اِس مہلک ضرب کے بعد پاپائیت کا رسوخ از سر نو بڑھتا جائیگا ٹھیک اسی طرح سے جیسا کہ اِس پیشینگو مصنف نے بیان کیا۔ یوحنا رسول نے اُسی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا "میں نے اُس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہوا دیکھا مگر اُسکا زخم کاری اچھا ہوگیا ...... اور اُس اژدہان کی بھی یہ کہکر پرستش کی کہ اِس حیوان کی مانند کون ہے کون اُس سے لڑ سکتا ہے"۔ ۱

اِس شفایابی کا عمل اب تک جاری ہے۔ اور اُسکی شہادتیں کثرت سے ملتی ہیں۔ کہ دنیا پوپی اِختیار کو بڑھتے دیکھکر حیرت میں ہے۔

آزادی اور روشنی کا نیا زمانہ

پوپی فوقیت کے بارہ سو ساٹھ سال ختم ہونے کے ساتھ ہی ایک نیا زمانہ شروع ہوگیا۔ ملک اور کلیسیا میں پوپیت کو مطلق العنانی حاصل تھی اب یہ طاقت ٹوٹ گئی چنانچہ ایک مشہور مدبر ایڈمنڈ برک نامی نے اُس وقت یہ کہا "مطلق العنانی نے بلا جنگ و جدل دم دے دیا"۔ تب ایک بڑی دینی آزادی اور روشنی کا زمانہ شروع ہوا۔ جو اب سارے ملکوں پر اپنی برکت پھیلانے لگا۔

پیشین گوئی میں پاپائیت کے بارے میں یہ لکھا تھا کہ خدا تعالےٰ کے مقدس اور اوقات اور شریعتیں بارہ سو ساٹھ سالوں تک اُس کے ہاتھ میں دی جائیں گی۔ اور جیسا مسیح کی پیشین گوئی میں ۲ مذکور ہے۔ خدا کے مقدسوں کی مصیبت کے دن

۱ (مکاشفہ ۱۳: ۳ و ۴) ۲ (متی ۲۴: ۲۲)

گھٹ گئے۔ اصلاح کی طاقت نے ظلم کے ہاتھ کو کمزور کر دیا۔ بیشتر اس کے کہ نیا زمانہ شروع ہو۔ اور جب بارہ سو ساٹھ برسوں کا پورا زمانہ ختم ہوا۔ تو دنیا نے دیکھا کہ پاپائیت کے پنجے کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور قدرت کاملہ نے انجیل کے مبشروں کے لئے راستہ تیار کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ خدا تعالےٰ کا کلام اور شریعت آدمیوں کو پھر مل سکیں۔ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ نبوتی زمانے کے بارہ سو ساٹھ دنوں کی نبوت اس وقت ٹھیک طور سے پوری ہوئی۔ خدا کے کلام میں وقت

برتھیر فرانسیسی جنرل سنہ ۱۷۹۸ء میں پوپ کو حراست میں لیتا ہے

کے بارے میں جو پیشین گوئیاں تھیں انہوں نے اس بات کا یقین دلایا۔ کہ تکلیف بھری دنیا اپنے خالق کے ہاتھ سے پرے نہیں نکل گئی۔ بلکہ اُسکے سارے اوقات بھی اُسکے ہاتھوں میں ہیں اور جب اُسکے اسی مقصد کا وقت ٹھیک طور سے آپہنچے تو وہ اپنے کام کو راستبازی کے ساتھ مختصر کر دیتا ہے۔ اور زمین پر گناہ کی حکومت کو موقوف کرتا ہے۔

چھوٹے سینگ کی حکومت کا کام

اس چھوٹے سینگ سے جو حکومت مراد تھی۔ اُسکی حقیقت اور کام کے بارے میں

پیشین گوئی میں لکھا ہے۔ "وہ حق تعالے کی مخالفت میں باتیں کریگا اور حق تعالے[1] کے مقدسوں کو تنگ کریگا اور چاہے گا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور وہ اُسکے قبضے میں دے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت گزر جائیگی" اونچی ظلم اور ناروا داری جو تاریک زمانوں میں جاری رہی۔ اُسکی تاریخ اِس نبوت کی تکمیل پر شاہد ہے۔ یہ کلیسیا کی طاقت خدا تعالے کی عین شریعت کو بدل ڈالنے کی کوشش کریگی۔ گویا اُس اِختیار کا اعلے درجہ ہوگا اِس چھوٹے سینگ کی سلطنت کے کام کو سمجھنے کے لئے جس کا ذکر دانی ایل کی کتاب کے سات باب میں ہوا کہ وہ خدا کی شریعت کو بدل ڈالنا چاہے گا ہم پہلے اِس امر پر غور کریں کہ اُس شریعت کا آغاز اور اُس کی مقدس سیرت کیا تھی۔ اگلے سبق کا مضمون یہی ہوگا۔

---

۱ (دانی ایل ۷: ۲۵)

تقدس مآب پوپ پائس (یازدہم) ملاقاتیوں کے استقبال کیلئے تشریف فرما ہیں

[illegible] ہیوگے ناٹس اپنے ایمان کے سبب سے قیدخانہ میں

باب ۱۰

پوپ کا سیاسی اختیار

اس چھوٹے سینگ کے برپا ہونے اور اُس کے کام کی جو تصویر نبوت میں کھینچی گئی اُس کا ٹھیک نقشہ رومی پوپیت کی تاریخ میں نظر آتا ہے۔

بعد نبی نے یہ دیکھا کہ یہ چھوٹا سینگ رومی سلطنت کے میدان میں برپا ہوا۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں پوپیت کی بڑی حکومت قائم ہوئی۔ اور روم [illegible] وقت۔ اِس چھوٹے سینگ کی سلطنت گیارھویں سلطنت تھی جو اُس وقت برپا ہوئی جب رومی سلطنت دس حصوں میں منقسم ہوئی ٹھیک اسی طرح رومی پوپیت کی گیارھویں حکومت ٹھیک اُس وقت برپا ہوئی جب رومی سلطنت منقسم ہوئی۔

غلبہ کا زمانہ۔ اِس پیشین گوئی میں یہ بتایا گیا تھا کہ اِس طاقت کو بارہ سو ساٹھ سالوں تک غلبہ رہیگا۔ تاریخ دنیا میں یہ ذکر ملتا ہے کہ جب جسٹینین قیصر کے دنوں

میں پوپی عہد شروع ہوا - اُس وقت سے یہ قریباً بارہ سو ساٹھ سال تک جاری رہا - اور اٹھارھویں صدی کے آخری دس سالوں تک قائم رہا - اُس وقت پوپی سلطنت کو صدمۂ زخم ہوا ۔

اس نبوت میں ایک اور بات کا بھی ذکر تھا - کام - اس چھوٹے سینگ سے جو مقصد مراد تھی - اُسکی کیفیت اور کام کے بارے میں پیشین گوئی میں یہ لکھا تھا :—

”وہ حق تعالےٰ کی مخالفت میں باتیں کریگا - اور حق تعالےٰ کے مقدسوں کو تصدیع دیگا اور چاہیگا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور وہ اُس کے قبضے میں دیے جائیں گے یہاں تک کہ ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت گزر جائیگی“ ۱

کیا تاریخ کلیسیا میں یہ پایا جاتا ہے کہ رومی کلیسیا نے اِن خاص باتوں کو بھی پورا کیا؟ کتاب مقدس کی نبوت نے پوپی کلیسیا کے کاموں کی عکسی تصویر کھینچ دی ہے - اِسکی بڑی بڑی باتوں پر غور کرو :—

(۱) خدا تعالےٰ کے خلاف بڑی باتیں بولنا (۲) خدا تعالےٰ کے مقدسوں کو تصدیع دینا
(۳) خدا تعالےٰ کے وقتوں اور شریعتوں کو بدلنے کی خواہش

جو یہ الزام لگائے گئے ہیں وہ بالکل صحیح ثابت ہوئے اور وہ بھی رومن کیتھولک مصنفوں کی شہادت سے ۔

وہ خدا تعالےٰ کے خلاف بڑی باتیں بولیگا

جب دانی ایل نبی نے ایک چھوٹے سینگ کو دیکھا تو اُس نے اُسے بڑی باتیں بولتے سنا - اور فرشتے نے اُسے بتایا کہ یہ بڑی باتیں درحقیقت خدا تعالےٰ کے خلاف تھیں - اور خدا تعالےٰ کی عزت کے خلاف اِس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ اِنسان فانی سے الٰہی القاب اور صفات منسوب کی جائیں - اِن بڑی باتوں میں سے چند ایک ذیل میں مندرج ہیں :—

۱ (دانی ایل ۷ : ۲۵)

"کتاب مقدس میں جو نام مسیح سے منسوب کئے گئے جو رسالت کے برداشت کرتے ہیں کہ وہ کلیسیا کا سر ہے یہی نام پوپ سے منسوب کئے گئے"
(Bellarmine, "On the Authority of Councils," Book 2, Chap. 17)

ایلیوٹ صاحب (Elliott) فرماتے ہیں کہ اُن زمانوں میں اس قانون پر سچ مچ عمل ہو "سسلی کے اسپیجیوں پر نشرد او جو اُس کے آئے (پوپ مارٹن چہارم) سربسجود ہیں اور یہ فریاد کر رہے ہیں "خدا کا برہ جو جہان کے گناہ اٹھائے جاتا ہے"
(Horae Apocalypticae," part 4, Chap. 5, sec. 2.)

"پوپ ایسا بلند پایہ اور صاحب عظمت ہے کہ وہ محض انسان نہیں۔ بلکہ گویا خدا اور خدا کا نائب ہے۔

اکیلا پوپ خدا تعالےٰ۔ الٰہی بادشاہ اور اعلےٰ شاہنشاہ و بادشاہوں کا بادشاہ کہلاتا ہے ...... پوپ ایسا بلند پایہ اور صاحب طاقت ہے کہ وہ اور مسیح گویا ایک ہی حاکم ہیں۔

پس جو کچھ کہ پوپ کہتا ہے۔ وہ گویا خدا کے منہ سے صادر ہوتا ہے۔
Guinness, "Romanism and the Reformation," p. 16.

یہ تاریک زمانوں کے محض مبالغہ آمیز القاب نہیں جن کو کہ زمانہ حال رد کر دے بلکہ یہ رومی کلیسیا کے نص لاتبدیل عقیدے کا دعوےٰ ہے جس نے انسان کو خدا کی جگہ دے دی۔ حال ہی کے پوپ لیو تیرھویں نے اپنی ایک گشتی چٹھی میں جو ۲۰-جون سنہ ۱۸۹۴ء کو لکھی گئی یہ دعوےٰ کیا:—

"ہم کو اِس زمین پر خدا قادرِ مطلق کا رتبہ حاصل ہے"
"The Great Encyclical Letters of Leo XIII," p. 304.

یوں پوپ نے خدا تعالےٰ کے خلاف بڑی باتیں کی ہیں۔
"اور خدا تعالےٰ کے مقدسوں کو ستائیگا" سارے تاریک زمانوں میں یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ روم کا بے رحم ہاتھ خدا کے مقدس کلام کے ماننے والوں کو ستاتا رہا ہے

رومی فوج نے والڈنس کو جو ان میں کے بلند پہاڑ پر تھے دبا لیا

لیکن جس وقت وال ڈنسس (Waldenses) اور دوسرے لوگ آنے والی اصلاح کے ایلچی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوئے تب خدا کے مقدسوں کو تصدیع دینے کی تجویزیں سوچی گئیں۔

پوپ انوسینٹ سوئم (Innocent III) نے یہ حکم اُنکے بارے میں صادر کیا:—

"اس لئے اِس رسولی تحریر کے ذریعہ ہم تم کو یہ سخت حکم دیتے ہیں کہ جس طریقہ سے ہوسکے اِن بدعتیوں کو نیست و نابود کرو اور جو لوگ اُن کے ذریعہ آلودہ ہو چکے ہیں اُن کو اپنے محلہ سے نکال دو ...... تم اُنکے خلاف اور جن کی نسبت اُن کے ساتھ صحبت رکھنے کا شبہ ہو ساری کلیسیائی طاقت سے کام لو۔ تمہارے فیصلوں کی اپیل نہیں ہوسکتی اور اگر ضرورت پڑے تو تم بادشاہوں اور قوموں کو حکم دو کہ بذریعہ تلوار اُن کو دبائیں۔

(Thatcher and Mc. Neal's, "Source Book for Medieval History." p. 210

موٹلے (Motley) صاحب نے اپنی کتاب۔

("Rise of the Dutch Republic." part 3, Chap. 2

میں یہ بتایا کہ کیسے ہسپانیہ کے بادشاہ فلپ دوئم نے ڈیوک الوا کو بھیجا کہ ہالینڈ کے انتظام اپنے ہاتھ میں لے کیونکہ وہ بدعتیوں کا بادشاہ ہونے پر ہرگز راضی نہ تھا:—

"اُس سال کے شروع میں موت کے اُس نہایت ہولناک فتوے کی اشاعت کی جو خلقت کی پیدائش کے وقت سے جاری ہوا تھا۔ رومی ظالم بادشاہ نیرو نے یہ چاہا کہ کاش اُس کے دشمنوں کے سر سب کے سب یک گردن پر ہوتے تاکہ ایک ہی ضرب سے وہ اُن سب کو کاٹ ڈالے۔ دینی تحقیقات (Inquisition) نے فلپ کو مدد دی کہ ہالینڈ کی رعایا کے سارے سروں کو اسی خونی مقصد کے لئے ایک گردن پر رکھ دیا۔ ۱۶ فروری سنہ ۱۵۶۸ء کو پوپ کے مقدس دفتر سے فتوے صادر ہوا کہ ہالینڈ کے سارے باشندے بدعتیوں کی موت مرنے کے لائق ہیں۔ اِس عام فتوے سے صرف چند شخص ہی جن کے نام بتلائے گئے تھے مستثنیٰ ٹھہرے۔ اِس سے دس دن بعد بادشاہ کے

اُن نے پوپ کے اس فتوے کی تصدیق کر دی اور حکم دیا کہ بدعتی مرد و عورت بلا لحاظ عمر اور حالت کے فوراً اسکی تعمیل کی جائے۔ موت کا یہ مختصر حکم۔ اس قدر جس کی نظیر دنیا میں باقی نہیں جاری کی تھیں۔ لاکھ آدمی مرد اور عورت اور بچے تین صفوں میں کھڑے کر کے مروا دئے۔ رومن کیتھولک مصنف تسلیم کرتے ہیں کہ پوپ کے اس حکم کی یہی غرض تھی کہ تلوار کے زور سے سارے بدعتیوں کی بیخ کنی کر دے۔ پروفیسر الفرڈ باڈرل ارٹ (Baudrillart) پیرس کے کیتھولک دارالعلوم کے مہتمم نے یہ تحریر کیا:—

کیتھولک کلیسیا کانشنس اور آزادی کی توقیر کرتی ہے ...... اُس نے باواز بلند یہ اعلان کر دیا کہ وہ خون ریزی سے نفرت کرتی ہے۔ لیکن جب بدعت کا مقابلہ کرنا پڑا تو محض ترغیب دلانے پر قناعت نہ کی۔ عقلی دلائل اور اخلاقی احکام اُسکے نزدیک غیر مکتفی تھے اِس لئے اُس نے تشدد اور بدنی سزا اور شکنجہ عذاب سے کام لیا۔ اُس نے ایسے حاکم مقرر کئے جو دینی تحقیقات کے لئے بٹھائے جاتے تھے۔ اور انہی کی مدد کے لئے سرکار کی طرف سے احکام جاری کرائے اور اگر ضرورت ہوتی تو وہ جہاد کے لئے بھی تحریک کرنے کو تیار تھا اور خون ریزی سے جو نفرت اُس نے ظاہر کی تھی اُسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکار کی طرف سے خون ریزی کرائی اور یہ طریقہ خود خون ریزی کرنے سے بھی بدتر تھا سولھویں صدی میں پروٹسٹنٹوں کے خلاف اُس نے یہی طریقہ اختیار کیا اُس نے اِس امر پر اکتفا نہیں کی کہ اخلاق سدھارے جائیں۔ بذریعہ خوشنودی کی جائے اور نصیحت اور پاک مشنریوں کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا جائے بلکہ اُس نے اٹلی میں اور نشیب کے ملکوں میں اور سب سے بڑھ کر ہسپانیہ میں لوگوں کو آگ سے جلایا۔ فرانس میں فرانسس اول اور ہنری دوم کے زمانے میں اور انگلستان میں ملکہ میری ٹوڈر کے عہد سلطنت میں بدعتیوں کو طرح طرح کے عذاب دئے اور فرانس اور جرمنی دونوں ملکوں میں سولھویں صدی کے آخری نصف میں اور سترھویں

صدی لے بھے نت تھے ہیں اگرچہ اُس نے خود نہیں تو بھی ترغیب و تحریک دیکر دینی لڑائیاں کرائیں"
(The Catholic Church, the Renaissance and Protestantism. p. 182)

رومی کلیسیا نے خدا تعالےٰ کے مقدسوں کو سچ مچ تصدیع دی - نبی نے رویا میں دیکھا تھا کہ ایک کلیسیا کی شاہی طاقت منقسم رومی سلطنت کی بادشاہتوں میں سے برپا ہوگی - اِس کا چہرہ اپنے ہم جنسوں سے زیادہ رعب دار ہوگا اور نبی نے یہ بھی سنا کہ وہ بڑی باتیں بول رہی ہے - اور صدیوں تک خدا تعالےٰ کے مقدسوں کو تصدیع دیتی رہی۔

ثبوت میں جو دو الزام لگائے گئے تھے - اُن کے بارے میں تاریخ نے رومی کلیسیا کو مجرم ٹھہرایا۔

اور چاہیگی کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدلے

جس طاقت نے خدا تعالےٰ کے خلاف بڑی بڑی باتیں بولی تھیں اور جس نے خدا تعالےٰ کے مقدسوں کو ستانا تھا اُس نے خدا کے بالمقابل کھڑے ہوکر خدا کے وقتوں اور شریعتوں پر بھی اپنا ہاتھ بڑھانا تھا - کیونکہ یہ وقت اور شریعتیں انسانی نہ تھیں ورنہ یہ کہنا فضول ہوتا کہ وہ انسانی شریعتوں کو بدل ڈالے گی - یہ تیسرا الزام تو پہلے دو الزاموں سے بھی بڑا ہے - کہ یہ طاقت خدا تعالےٰ کی عین شریعت میں بیجا تصرف کرنے کی کوشش کریگی - یہ وہی طاقت تھی جس کا ذکر پولوس رسول نے کیا تھا - جو اُس کے مرنے کے بعد برپا ہوگی - جس کی نسبت اُس نے یہ الفاظ کہے :- "اُس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا" ۱

خدا کی شریعت لاتبدیل

جیسے کوئی سرکار خود ہوتی ہے ویسے ہی اُس کے قوانین ہوتے ہیں - اِسی طرح خدا کی شریعت اسی سیرت کا عکس تھا - "خداوند کی شریعت کامل ہے ۲" پولوس رسول

۱ (۲ تھسلنیکیوں ۲:۸) ۲ (زبور ۱۹:۷)

کا یہ قول ہے۔ "پس شریعت پاک ہے اور حکم بھی پاک اور راست و اچھا ہے" ۱
پھر یہ لکھا ہے۔ "اے میرے خدا میں تیری مرضی بجا لانے پر خوش ہوں۔ تیری شریعت تو میرے دل کے اندر ہے" ۲

اور خداوند یسوع مسیح نے بھی یہ مانا کہ وہ شریعت بے تبدیل۔ پاک اور راست بھی۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو" ۳

لیکن دانی ایل کی پیشین گوئی میں اُس طاقت کے برپا ہونے کی خبر تھی۔ "جو چاہے گی کہ خدا تعالےٰ کے وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے"

یہاں بھی تاریخی شہادت صاف بتلاتی ہے کہ یہ طاقت رومی کلیسیا تھی کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ پاپائیت نے خدا کی شریعت پر اپنا ہاتھ دراز کیا۔ بلکہ خدا کے وقتوں پر بھی۔ اور اُن کو بدلنا چاہا۔ جو طاقت اُس چھوٹے سینگ سے مراد تھی اُس نے یہی کام کرنا تھا۔ خدا کا حکم صاف ہے:—

"سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر۔ چھ دن تک تو محنت کر کے اپنے سارے کام کاج کر۔ لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اُس میں کچھ کام نہ کرنا نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی........کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین دریا اور سب کچھ جو اُس میں ہے بنایا۔ اور ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا" ۴

رواج میں تبدیلی

عام رواج میں تبدیلی ہوئی۔ عموماً ساتویں دن کی جگہ جسے خداوند نے برکت دی تھی اور پاک ٹھہرایا تھا۔ ہفتہ کا پہلا دن یعنی اتوار مانا جاتا ہے۔ رومی کلیسیا فخر سے اِس امر کا ذکر کرتی ہے۔ کہ جس تبدیلی کو آج ساری دنیا مان رہی ہے۔

۱ (رومیوں ۷:۱۲) ۲ (زبور ۴۰:۸) ۳ (متی ۵:۱۸) ۴ (خروج ۲۰:۸ سے ۱۱)

وہ بائبل کلیسیا کی روایت پر مبنی ہے اور نہ کسی صریح آیت پر مثلاً ایک مُتعصب مصنف کہتا ہے :—

"تم مجھے کہو گے کہ سنیچر یہودی سبت ہے اور مسیحی سبت بدل کر اتوار ہو گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کس نے یہ صریح بدلا۔ قادر مطلق خدا کے حکم بدلنے کا کس کو اختیار ہے؟ جب خدا نے یہ فرمایا اور کہا کہ تو ساتویں دن کو پاک جان کر یاد رکھنا تو کس کو یہ کہنے کی جرات ہوگی کہ نہیں۔ بلکہ تو ساتویں دن کو ہر طرح کا دنیاوی کار و بار کرنا۔ اور اُسکی جگہ پہلے دن اتوار کو مقدس جان کر یاد رکھنا۔ یہ نہایت اہم سوال ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ تم کس طرح سے اس کا جواب دے سکتے ہو۔ تم تو پروٹیسٹنٹ ہو اور یہ دعوےٰ کرتے ہو کہ بائبل اور صرف بائبل ہی کی تعلیم پر چلتے ہو۔ تو بھی اس طرح بڑے معاملے میں کہ سات دنوں میں سے کس کو پاک مانیں۔ تم بائبل کے صریح الفاظ کے خلاف چلتے ہو۔ اور جس دن کے ماننے کا بائبل نے حکم دیا تھا۔ اُسکی جگہ ایک دوسرے دن کو مانتے ہو۔ ساتویں دن کو پاک جان کر یاد رکھنا۔ دس حکموں میں سے ایک ہے اور یہ مانتے ہو کہ باقی نو آج تک واجب التعمیل ہیں پھر چوتھے حکم کو بدلنے کا تم کو کس نے اختیار دیا؟ اگر تم اپنے اصولوں کے پابند ہو اور سچ مچ بائبل اور بائبل ہی پر چلتے۔ تو تمہیں نئے عہد نامے میں سے کوئی ایسی عبارت پیش کرنا چاہیئے۔ جس میں یہ چوتھا حکم صاف طور سے بدل دیا گیا ہو"

"Library of Christian Doctrines. Why don't you keep the Holy Sabbath Day," Burns and Oates. London p 3.

جو شخص اس سوال پر غور کریگا۔ وہ اس امر کو تسلیم کریگا کہ ایسی تبدیلی کی کوئی سند کتاب مقدس میں پائی نہیں جاتی انگریزی کلیسیا کے کینن ایٹن (Canon Eyton) صاحب فرماتے ہیں۔ "نئے عہد نامے میں اتوار کے دن کام چھوڑنے کے متعلق کوئی حکم اور کوئی اشارہ پایا نہیں جاتا ..... اتوار کے دن

پر آرام کرنے کے بارے میں خدا کا کوئی حکم نہیں"۔

"The Ten Commandments," Trubner and Co., London.

انگریزی کلیسیا کے ایک اور ڈاکٹر ہیلن (Dr. Heylyn) صاحب نے یہ تحریر کیا "خواہ قدیم کے بزرگوں کی تصنیفات کو پڑھو خواہ زمانہ حال کی تصنیفات کو خداوند کا دن مقرر کئے جانے کے بارے میں کوئی رسولی حکم نہ ملے گا اور

"History of the Sabbath," part II, Chap. 1

ایک رومن والدہ اپنی لڑکی کو ترغیب دیتی ہے کہ بت کے سامنے خوشبو پیش نہ کرے اس سے بہتر ہے کہ وہ شہادت کی موت مر جائے

نہ یہ پایا جائیگا کہ انہوں نے ہفتہ کے چھٹے دن کو سبت مقرر کیا" پروٹسٹنٹ اور کیتھولک علما دونوں ہی پورے طور سے تسلیم کرتے ہیں کہ اتوار کے ماننے کے بارے میں خدا کا کوئی حکم نہیں۔ یہ درست ہے کہ عمل اور تعلیم میں تبدیلی تو ہوئی۔ لیکن بائبل کی تعلیم کے مطابق نہیں۔

خدا نے چھ دن میں دنیا کو بنایا اور ساتویں دن آرام کیا

باب ۱۱

خدا کا پاک دن

جب شروع میں خالق نے زمین بنائی اور اُس پر آدمی کو پیدا کیا۔ تو اُس نے ہفتے کے ساتویں دن کو ایک پاک بہت ٹھہرایا۔ "سو آسمان اور زمین اور اُسکی ساری آبادی تیار ہوئی اور خدا نے ساتویں دن اپنے کام کو جو کرتا تھا۔ پورا کیا۔ اور ساتویں دن اپنے سارے کام سے جو کرتا تھا فراغت پائی" ۱

مقدس ٹھہرانے سے مراد ہے "الگ کرنا"۔ پس جس دن کو خدا نے پاک ٹھہرایا اور مبارک کیا اُسکو اُس نے آدمیوں کے لئے الگ کیا۔ اور خداوند یسوع نے فرمایا کہ "سبت آدمی کے لئے بنا ہے" ۲ یوں یہ سبت کا قانون دنیا کے شروع سے قائم ہوا۔ جب وقت آ پہنچا کہ خداوند آسمان سے اپنی شریعت کا اعلان کرے تاکہ اُسکی

۱ (پیدائش ۲: ۱ سے ۳) ۲ (مرقس ۲: ۲۷)

اِخلاقی حکومت کی ازلی ابدی بنیاد ہو تو اُس نے سبت کے حکم کو اُس کے عین وسط میں رکھا" تو سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر۔ چھ دن تک تو محنت کر کے اپنے سارے کام کاج کر لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اُس میں کچھ کام نہ کرنہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیری مواشی اور نہ تیرا مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین دریا اور سب کچھ جو اُن میں ہے بنایا۔ اور ساتویں دن آرام کیا۔ اِسلئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا" ۱

سبت کا ماننا خدا کے ساتھ وفادار رہنے کا خاص نشان تھا۔ جب بنی اِسرائیل بت پرستی میں مبتلا ہوئے تو وہ "سبتوں کو ناپاک" کرتے تھے ۲ لا کلام بت پرستی کے ایسے تیوہار مثلاً سورج دیوتا اور دوسرے دیوتاؤں کے تیوہار جو بت پرست قوموں میں مانے جاتے تھے۔ اِن دوسرے دنوں کو ماننا سبت کو توڑنا تھا۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ "تم سبتوں پر خدمت رکھو ...... تم میرے سبتوں کی محافظت کرو" ۳ خداوند نے یروشلیم کی بابت یہ دعوے کیا تھا۔ "ایسا ہوگا کہ اگر تم دل دے کر میری سنوگے خداوند کہتا ہے اور سبت کے دن میں تم اِس شہر کے پھاٹکوں کے اندر بوجھ نہ لاؤگے بلکہ سبت کے دن کو مقدس جانوگے یہاں تک کہ اُسمیں کچھ کام نہ کروگے تو اِس شہر کے پھاٹکوں میں۔ بادشاہ اور سردار داخل ہونگے جو کہ داؤد کے تخت پر جلوس کریں .... تو یہ شہر ہمیشہ تک قائم رہیگا"۔ ۴

لیکن جب اہل اِسرائیل نے خدا کے پاک دن کی طرف سے غفلت کی تو نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بابل کی اسیری میں گئے۔ الغرض پرانے عہدنامے کی ساری اِلہامی کتابوں میں ساتویں دن کا سبت وہ بودا نظر آتا ہے۔ جو آسمانی باپ نے آپ لگایا تھا۔

۱ (خروج ۲۰: ۸ سے ۱۱) ۲ (۲ سلاطین ۲۱: ۶)

۳ (احبار ۱۹: ۲۶ سے ۳۰) ۴ (یرمیاہ ۱۷: ۲۴ و ۲۵)

نئے عہدنامہ کی گواہی

خداوند یسوع۔ جس نے خلقت کے وقت سبت بنایا۔ اُس نے یہ تعلیم بھی دی کہ "سبت آدمی کے لئے بنایا گیا"۔ یعنی نوع اِنسان کے لئے۔ اور فرمایا کہ اِبن آدم سبت کا بھی خداوند ہے" ۱۔ اِسی لئے یہ "خداوند کے سبت کا دن" کہلاتا ہے۔ ۲۔ مسیح کا یہ دستور تھا کہ سبت کے دن یعنی ساتویں دن عبادت کرتا تھا سبت کے دن اُسنے وہی کام کئے جو جائز تھے یعنی خدا کے پاک دن کے مطابق تھے جب

عرب کا متبرک پہاڑ۔ کوہ سینا کی چوٹی کا موجودہ نظارہ

تک وہ اِس زمین پر رہا وہ اپنے باپ کے حکموں کو مانتا رہا۔ پھر جب اُس نے اُن واقعات کی خبر دی جو اُس کے آسمان پر جانے کے بعد واقع ہونگے تو اُس نے سبت کے حکم کے جاری رہنے کی اِطلاع دی اور فرمایا۔ "پس دعا مانگو کہ تمہیں جاڑوں میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے"۔ مسیح کے صلیب پر چڑھنے کے بعد یہ لکھا ہے کہ عورتوں نے سبت کے دن حکم کے مطابق آرام کیا"۔ ۳

۱ (مرقس ۲: ۲۷ و ۲۸) ۲ (مکاشفہ ۱: ۱۰) ۳ (لوقا ۲۳: ۵۶)

دریائے گلیل پر جوں جوں سورج غروب ہوتا جارہا ہے سبت نزدیک آرہا ہے جہاں حضرت یسوع مسیح نے کافی وعظ و نصیحت کی

پھر کتاب مقدس میں یہ بھی لکھا ہے کہ پولوس رسول کا یہ دستور تھا کہ وہ ہر سبت کو انجیل کی منادی کیا کرتا تھا۔ ۱ جب انطاکیہ کی غیر قوموں نے سبت کے دن اُس سے انجیل کی منادی سنی تو اُنہوں نے اُس سے یہ درخواست کی۔ "اگلے سبت کو بھی یہ باتیں ہمیں سنائی جائیں"۔ ۲ سارے نئے عہد نامے میں جو مسیح کے آسمان پر جانے کے کئی سال بعد لکھا گیا تھا۔ روح القدس نے ساتویں دن کے بارے میں تقریباً پچاس دفعہ سبت کا لفظ لکھوایا۔ سبت کے معنی ہیں آرام۔ پس جب روح القدس مسیحی زمانے میں ساتویں دن کو آرام کا دن کہتا ہے۔ تو ضرور مسیحیوں کے لئے یہ آرام کا دن ہوگا۔ یعنی مسیحی سبت احبار کی کتاب میں یا قربانیوں کے قوانین میں جو مقدس خیمہ میں ادا ہوتی تھیں۔ سالانہ سبت اور عیدیں بھی تھیں جن کے ساتھ کھانے پینے اور بعض رسموں کے ماننے کا تعلق تھا۔ خداوند نے جب ایسی رسوم کو مقرر کیا تو اُس نے اُن کا ہفتہ کے سبت سے یوں کر امتیاز کیا "یہ خداوند کی عیدیں ہیں سوائے خداوند کے سبتوں کے" ۳

سالانہ عیدیں اور سبتیں دیگر یہودی عبادتوں اور رسموں کی طرح آنے والی چیزوں کا سایہ تھیں اور صلیب پر مسیح کی بڑی قربانی میں وہ پوری ہوگئیں ۴ لیکن خداوند کے سبت کو خلقت کے شروع میں خدا نے مبارک اور پاک بنایا پیشتر اس سے کہ گناہ دنیا میں داخل ہو اور پیشتر اِس سے کہ قربانی کی رسم آنے والے نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے مقرر ہو۔ یہ بڑا اصولی اور مقدم قانون ہے اور آدمیوں کے لئے خدا کی حکومت کے اخلاقی سلسلے کا جزو ہے۔ جیسا کہ باقی حکموں کا ماننا فرض ہے۔ ویسا ہی اِس حکم کا ماننا فرض ہے۔

آئندہ زمانے میں بھی جہاں نجات یافتہ لوگوں کا گھر ہوگا۔ مبارک سبت ہمیشہ

۱ (اعمال ۱۳ : ۱۴ و ۱۳ : ۱۶ و ۱۸ : ۴) ۲ (اعمال ۱۳ : ۴۲)
۳ (احبار ۲۳ : ۳۷ و ۳۸) ۴ (کلسی ۲ : ۱۶ و ۱۷)

دریاے گلیل پر جوں جوں سورج غروب ہوتا جارہا ہے سبت نزدیک آرہا ہے جہاں حضرت یسوع مسیح نے کافی وعظ و نصیحت کی

پھر کتاب مقدس میں یہ بھی لکھا ہے کہ پولوس رسول کا یہ دستور تھا کہ وہ ہر سبت کو انجیل کی منادی کیا کرتا تھا۔ ۱ جب انطاکیہ کی غیر قوموں نے سبت کے دن اُس سے انجیل کی منادی سنی تو انہوں نے اُس سے یہ درخواست کی۔ "اگلے سبت کو بھی یہ باتیں ہمیں سنائی جائیں" ۲۔ سارے نئے عہدنامے میں جو مسیح کے آسمان پر جانے کے کئی سال بعد لکھا گیا تھا۔ روح القدس نے ساتویں دن کے بارے میں تقریباً پچاس دفعہ سبت کا لفظ لکھوایا۔ سبت کے معنی ہیں آرام۔ پس جب روح القدس مسیحی زمانے میں ساتویں دن کو آرام کا دن کہتا ہے۔ تو ضرور مسیحیوں کے لئے یہ آرام کا دن ہوگا۔ یعنی مسیحی سبت احبار کی کتاب میں یا قربانیوں کے قوانین میں جو مقدس خیمہ میں ادا ہوتی تھیں۔ سالانہ سبت اور عیدیں بھی تھیں جن کے ساتھ کھانے پینے اور بعض رسموں کے ماننے کا تعلق تھا۔ خداوند نے جب نہی رسوم کو مقرر کیا تو اُس نے اُن کا ہفتہ کے سبت سے یہ کہہ کر امتیاز کیا "یہ خداوند کی عیدیں ہیں سوائے خداوند کے سبتوں کے" ۳

سالانہ عیدیں اور سبتیں دیگر یہودی عبادتوں اور رسموں کی طرح آنے والی چیزوں کا سایہ تھیں اور صلیب پر مسیح کی بڑی قربانی میں وہ پوری ہوئیں۔ ۴ لیکن خداوند کے سبت کو خلقت کے شروع میں خدا نے مبارک اور پاک بنایا۔ بیشتر اِس سے کہ گناہ دنیا میں داخل ہو اور پیشتر اِس سے کہ قربانی کی رسم آنے والے نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے مقرر ہو۔ یہ بڑا اصولی اور مقدم قانون ہے اور آدمیوں کے لئے خدا کی حکومت کے اخلاقی سلسلے کا جزو ہے۔ جیسا کہ باقی حکموں کا ماننا فرض ہے۔ ویسا ہی اِس حکم کا ماننا فرض ہے۔

آئندہ زمانے میں بھی جہاں نجات یافتہ لوگوں کا گھر ہوگا۔ مبارک سبت ہمیشہ

۱ (اعمال ۱۳: ۱۴ و ۱۶ ۱۳: ۱۸ و ۴) ۲ (اعمال ۱۳: ۴۲)

۳ (احبار ۲۳: ۳۷ و ۳۸) ۴ (کلسی ۲: ۱۶ و ۱۷)

تک منایا جائیگا ۔ یسعیاہ نبی نے اِن نجات یافتہ لوگوں کی خوشی کا یوں ذکر کیا کہ وہ ایک مہینہ سے دوسرے مہینے تک اور ایک سبت سے دوسرے سبت تک خداوند کی عبادت کے لئے آیا کریں گے ۔ ۱ پس یہ بخوبی ظاہر ہو گیا کہ ساتویں دن کا سبت آسمانی باپ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کی جڑ مقدس نوشتوں میں بہت گہری ہے ۔ اور جو مستقبل زمانے میں بھی ہمیشہ تک رہیگا ۔

کیا ہفتہ کے پہلے دن کا ماننا بھی خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے؟

ابتدا میں پہلے دن پر خدا نے خلقت کا کام کیا ۔ ۲ پرانے عہدنامے کی ساری تاریخ میں کام کرنے کے چھ دنوں میں سے یہ ایک تھا ۳ اِس دن مسیح مردوں میں سے جی اٹھا لیکن بائبل میں یہ صاف طور سے لکھا ہے کہ جب ہفتہ کا پہلا دن آیا تو سبت گزر چکا تھا ۔ ۴ بائبل میں پہلا دن باقی دنوں کی طرح محض نام سے موسوم ہے اور کسی طرح کی پاکیزگی اور خصوصیت اُس سے منسوب نہیں ۔ بعض شاگرد اُس دن سفر کر رہے تھے جبکہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد اُن سے ملا ۔ ۵ اِس کے بعد مسیح یروشلم میں دوسرے شاگردوں پر ظاہر ہوا جو میٹنگ کے لئے جمع نہ تھے ۔ بلکہ عام گھر میں کھانا کھانے کے لئے جمع تھے ۔ ۶

صرف ایک ہی دینی میٹنگ کا ذکر آتا ہے جو ہفتے کے پہلے دن منعقد ہوئی جو تروآس میں تھی ۔ ۷ قرینہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سبت کے بعد یہ شام کی میٹنگ تھی آج کل کے رواج کے مطابق ہم اِسے سنیچر کی رات کہیں گے ۔ کیونکہ بائبل میں شمار کرنے کا طریقہ ایک شام سے دوسری شام تک ہے ۔ رسول کے چہرہ دیکھنے کا یہ آخری موقعہ تھا ۔ اور وہ سبت کے ختم ہونے کے بعد بھی ٹھہرے رہے ۔ اس لئے رسول نے یہ

---

۱ (یسعیاہ ۶۶ : ۲۳) ۲ (پیدائش ۱ : ۱ سے ۵) ۳ (حزقی ایل ۴۶ : ۱)
۴ (مرقس ۱۶ : ۱ و ۲) ۵ (لوقا ۲۴ : ۱۳ سے ۱۹) ۶ (مرقس ۱۶ : ۱۴)
(اعمال ۲۰ : ۱ سے ۱۳) ۔

الوداعی میٹنگ رات بھر جاری رہی اور ایمانداروں کے ساتھ روٹی توڑنے کی رسم ادا کی۔ اور اتوار کے دن صبح تڑکے ہی روانہ ہو کر اٹھارہ بیس میل کا سفر پیادہ کیا اور اسس کو گیا۔ اگرچہ اس نے پہلے دن پیادہ سفر کیا۔ لیکن اس کے رفیق کشتی میں سوار ہو کر گئے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۶ باب دوسری آیت میں بھی ہفتہ کے پہلے دن یعنی اتوار کا ذکر آیا ہے۔ لیکن وہاں بھی یہ ذکر نہیں کہ کوئی پاکیزگی اس سے منسوب کی گئی ہو یا دینی طور پر وہ مانا گیا ہو۔ رسول یروشلم کے غریبوں کے لئے چندہ جمع کر رہا تھا۔ اور اُس نے ایمانداروں سے درخواست کی کہ ہفتے کے ہر پہلے دن کو تھوڑا تھوڑا چندہ جمع کرتے جائیں تاکہ جب وہاں جائے تو چندہ تیار ہو۔ اس سارے بیان میں جو عہدنامے میں ہے۔ اتوار سے کوئی پاکیزگی منسوب نہیں۔ پھر وہ خداوند کا حکم کیسے ہو سکتا ہے۔ اتوار ماننے کا قانون آسمانی باپ کا لگایا ہوا پودا نہیں۔

یہ تبدیلی کیسے ہوئی

خدا کے حکم سے سبت کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ آدمیوں کی مرضی ہے کہ جس دن کو چاہیں اُسے آرام کے لئے چن لیں۔ لیکن اس دن خدا کے آرام کا دن نہیں کہلائے گا نہ پاک سبت بن جائے گا۔ کوئی شخص اپنے جنم دن کو بدل نہیں سکتا خواہ وہ اسے کسی اور دن منائے۔ یہ امر واقعی ہے کہ فلانے کے دن فلاں شخص پیدا ہوا تھا۔ اس امر واقعی کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔ خواہ وہ کسی اور دن جنم دن منائے۔ اسی طرح سے انسانی تاریخ میں یہ امر واقعی کہ ہفتہ کے ایک خاص دن پر خدا نے آرام کیا اور کسی دن پر نہیں۔ اس وجہ سے ساتواں دن اُس کے آرام کا دن بن گیا۔

اِسکی کیفیت بھی دوسرے دنوں کی کیفیت سے متفرق تھی کیونکہ خدا نے اِسے مبارک کیا۔ اور مقدس ٹھہرایا۔ عام کام کرنے کے دنوں میں اور اِس پاک دن میں اِمتیاز کرنے سے انکار کرنا۔ یہ کہنے کے برابر ہے کہ جب خالق خدا برکت دیتا اور پاک بناتا ہے۔ تو یہ ایک فضول فعل ہے۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو آدمیوں کی

ماکیزگی یا نجات کی امید باقی نہ رہتی۔ یہ برکت ایک خاص دن پر ہے۔ جو شخص ایمان سے اسکو مانتا ہے وہ اِسکی صداقت کو جانتا ہے۔

جب لوگ اُس دن کے سوائے جسے خدا نے مقدس اور مبارک ٹھہرایا کسی اور دن کو مقدس ٹھہرائیں تو صاف ظاہر ہے کہ آدمیوں کے مقرر کردہ وقت کو اُنہوں نے خدا کے مقرر کردہ وقت کے خلاف کھڑا کیا۔ یہ نہ صرف آدمیوں کے مقرر کردہ سبت کو خدا کے مقرر کردہ سبت کے خلاف کھڑا کرنا ہے بلکہ آدمی کو خدا پر سبقت دینا ہے۔ "اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے۔ اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔"[۱] جو شخص اِس سوال پر غور کرے اُسے یہ امر واقعی تسلیم کرنا پڑیگا کہ کتاب مقدس میں سبت کے دن کے بدلے کی کوئی سند نہیں ملتی۔ پروٹسٹنٹ اور کیتھولک علما سب کے سب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اتوار کے ماننے کے متعلق کوئی سند نہیں ملتی۔ عمل اور تعلیم میں تو تبدیلی ہوئی لیکن بائبل کے حکم سے نہیں۔

پوپیت کیا دعوے کرتی ہے؟

اگرچہ سبت کے دن کے بدلنے کے بارے میں بائبل میں کوئی سند پائی نہیں جاتی۔ تو بھی بائبل کی نبوت میں یہ صاف طور سے بتایا گیا کہ ایک دینی طاقت برپا ہوگی جو خدا کی شریعت کو بدلنا چاہتی ہے۔ دانی ایل کی نبوت نے بتا دیا کہ جو کلیسیائی طاقت رومی سلطنت کے منقسم ہونے پر برپا ہوگی وہ خدا تعالےٰ کے وقتوں اور شریعتوں کو بدلنا چاہیگی۔

"اور وہ خدا تعالےٰ کی مخالفت میں باتیں کریگا اور حق تعالےٰ کے مقدسوں کو تنگ کریگا۔ اور چاہیگا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور وہ اُسکے قبضے میں دے جائیں گے یہاں تک کہ ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت گزر جائیگی"[۲]

پوپیت آگے بڑھ کر دلیری سے یہ دعوے کرتی ہے کہ کلیسیا کو اختیار رہے کہ کتاب

۱ (۲ تھسلنیکیوں ۲:۴) ۲ (دانی ایل ۷:۲۵)

مقدس کو رد کر دے۔ مقدس اوقات مقرر کرے۔ اور اُس دن کو بھی بدل ڈالے جس کو قادر مطلق خدا نے پاک ٹھہرایا اور حکم دیا کہ وہ اُسکی امت کے لئے آرام کا دن ہو۔ ایک کیتھلک تصنیف میں یہ درج ہے:—

("An Abridgement of the Christian Doctrine," by Dr. Henry Tuberville, p. 58.)

سوال — تم کیسے ثابت کرتے ہو کہ کلیسیا کو تہواروں اور مقدس دنوں کے مقرر کرنے کا اختیار ہے؟

جواب — "کیونکہ اتوار کا دن ماننے کے ذریعہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ کلیسیا کو اختیار ہے کہ تہواروں کو مقرر کرے اور گناہ کے تحت انکو حکم دے اور اُس آرام کے دن کو نہ ماننے کے ذریعہ جس کے ماننے کا اُس نے حکم دیا۔ وہ اُس اختیار کو رد کرتے ہیں"۔ رومی کلیسیا کے مستند سوال و جواب کے رسالوں میں یہ تعلیم پائی جاتی ہے:—

سوال — کیا تمہارے پاس کوئی دوسرا طریقہ ہے جس سے ثابت ہو کہ جس تہوار کو خدا کے حکم نے مقرر کیا۔ اُسے کلیسیا بدل ڈالے؟

جواب — "اگر اُسے ایسا اختیار نہ ہوتا تو وہ ساتویں دن کے سبت کو ماننے کی بجائے ہفتہ کے پہلے دن اتوار کو مقرر نہ کر سکتی۔ زمانہ حال کے سارے مسیحی فرقے اِس پر متفق ہیں کیونکہ اس تبدیلی کے لئے کتاب مقدس میں کوئی سند نہیں" نوٹ

("Keenan's Doctrinal Catechism," p. 174.)

پوپیت نے یہ ظاہر کیا کہ یہی وہ طاقت تھی جس نے حق تعالےٰ کے حکموں کو بدلنا چاہا۔ رومی پوپیت ہی وہ "چھوٹا سینگ ہے" جس کا ذکر دانی ایل کی کتاب کے ساتویں باب میں پایا جاتا ہے۔ مسیحیوں کے عمل میں ہماری آنکھوں کے سامنے خدا کا وہ حکم جو وقت کے بارے میں تھا آدمیوں کی روایتوں کے ذریعہ باطل ٹھہرایا گیا۔ خداوند نے فرمایا تھا کہ ساتواں دن سبت ہے۔ حالانکہ مسیحیوں کا ایک بڑا حصہ پہلے دن کو جو اتوار ہے مانتا ہے۔

نبوت میں یہ بھی ذکر ہے کہ آخری دنوں میں اِس امر کی نسبت اصلاح کی ضرورت پڑیگی جب حق تعالےٰ کے مقدسوں اور وقتوں اور شریعتوں کے خلاف اِس "چھوٹے سینگ" نے جنگ برپا کی تو فرشتہ نے اُسکی نسبت یہ کہا کہ "وہ ایک مدت اور مدتوں اور آدھی مدت تک اُسکے قبضے میں دیئے جائیں گے"

دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ جب بارہ سو ساٹھ سالوں کا عرصہ گزر جائیگا تو نبوت کے مطابق پوپی طاقت میں زوال آجائیگا - اور کتاب مقدس سب جگہ پھیل جائیگی اور اصلاح کا وقت شروع ہوگا اور خدا کے کلام کی صداقتیں لوگوں کے سامنے پیش کی جائیں گی - اور ایمانداروں کو از سرِنو حق تعالےٰ کے پاک وقتوں اور پاک شریعتوں پر عمل کرنے کی دعوت ملے گی ۔

دانی ایل کی کتاب کے سات باب کی نبوت خدا کی طرف سے سارے آدمیوں کے لئے اِن آخری دنوں میں ایک خاص پیغام ہے اُس میں پوپیت کی ترقی اور تاریخ کی تصویر ہمارے سامنے کھینچی گئی ہے اور آگاہی بخشی گئی ہے کہ حق تعالےٰ کی شریعت میں تبدیلی کرنے کی "جرات اُس نے کی اُس کو ہم تسلیم نہ کریں - نبوت کے اِس معتبر کلام کے لئے خدا کا شکر ہو - اور "تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اُس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے - جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے" ہم خداوند کی پیروی کریں اور اُس کا حکم مانیں اور انسانی روایتوں پر نہ چلیں جو خدا کی پاک شریعت کو باطل ٹھہراتی ہیں ۔

اِس باب میں فرشتے نے جو تفسیر کی اُس میں روایت اور غلطی کو خوشی منانے کا موقعہ نہیں دیا - اُس نے اِس "چھوٹے سینگ" کے اختیار کے بارے میں یہ کہا - "عدالت بیٹھے گی اور اُسکی حکومت چھین لے گی اور اُس کو آخر تک نیست و نابود کریگی -" تب اِس دنیا کی بادشاہت حق تعالےٰ کی بادشاہت ہو جائیگی اور ساری حکومتیں اُسکی خدمت کریں گی اور اُس کا حکم مانیں گی ۔

حضرت یسوع مسیح پہاڑ پر وعظ فرما رہے ہیں

باب ۱۲

الٰہی معیار

خدا کی شریعت ابتدا سے موجود ہے۔ جب آدم ہمارا جدِ امجد گناہ میں پڑا تو اُس نے اِس پاک شریعت کی خلاف ورزی کی کیونکہ "گناہ شریعت کی مخالفت ہے" موسےٰ کے دنوں تک۔ خدا کی شریعت قلمبند نہیں ہوئی تھی لیکن اُس وقت سے خداوند نے بنی نوع انسان کو اپنا تحریری مکاشفہ دینا شروع کیا لیکن آدم سے نوح کے زمانے تک خدا کی شریعت کے احکام راستبازی کی تعلیم اور گناہ سے توبہ سکھاتے رہے۔

"جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا۔ اور گناہ کے سبب موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِسلئے کہ سب نے گناہ کیا کیونکہ شریعت کے دیے جانے تک (کوہِ سینا پر) دُنیا میں گناہ تو تھا مگر جہاں شریعت نہیں۔ وہاں گناہ محسوب نہیں ہوتا۔ تاہم آدم سے لیکر موسےٰ تک موت نے اُن پر

بھی بادشاہی کی جنھوں نے اُس آدم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کا مثل تھا گناہ نہ کیا تھا" ۱

اِس نوشتہ کا یہ بیان ہے کہ بلا شریعت کوئی گناہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن آدم سے موسےٰ تک گناہ اور موت تو تھے۔ جس کے دنوں میں شریعت کو وہ پہنا پڑ دی گئی۔ پس خدا کی شریعت ابتدا سے جاری ہے۔ اِس کے احکام پر ہر ایک راست باز واعظ نے شہادت دی جنھیں خدا نے طوفان سے پہلے پیٹریارکوں کے زمانے میں برپا کیا تھا۔ ابراہیم کے بارے میں خداوند نے فرمایا تھا۔ "ابراہیم نے میری آواز کو سنا اور میری تاکید کو۔ میرے حکموں اور میرے قانون اور میری شرعوں کو حفظ کیا ہے" ۲

خداوند نے اپنی امت کو مصر میں سے بلایا تاکہ وہ اُسکی شریعت پر چل سکے فرعون کو اُس نے یہ پیغام بھیجا۔ "میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ میری عبادت کریں" ۳

اُس نے اپنے زبردست بازو سے اُس غلامی میں سے اُن کو چھڑایا اور لال سمندر کو چیرا تاکہ اُنکو فرمانبرداری سکھائے۔ جیسا کہ زبور نویس نے لکھا۔ "وہ اپنے لوگوں کو خوشی کے ساتھ اور اپنے برگزیدوں کو شادیانے کے ساتھ نکال لایا.......تاکہ وہ اُسکے حقوق کو حفظ کریں اور اُسکی شرعوں کو یاد رکھیں" ۴

مصر کی غلامی میں حضرت ابراہیم کی اولاد خدا کی تعلیم میں سے بہت کچھ بھول گئی ہوگی تو بھی خداوند نے اُن کو اِس فرض کا پابند رکھا تاکہ اُسکی شریعت کو جانے۔ خاص کر اُس کے سبت کے حکم کو۔ بیشتر اِس کے کہ وہ کوہ سینا پر پہنچے اور شریعت کا اعلان کرے جسکو وہ سن سکے۔ من برسا کر خدا نے اُنکو آزمایا۔ "تاکہ میں اُنہیں جانچوں کہ وہ میری شریعت پر چلیں گے یا کہ نہیں" ۵

۱ (رومی ۵ : ۱۲ سے ۱۴) ۲ (پیدائش ۲۶ : ۵) ۳ (خروج ۹ : ۱)

۴ (زبور ۱۰۵ : ۴۳ سے ۴۵) ۵ (خروج ۱۶ : ۴)

پھر خدا یہ سب باتیں بولا اور کہا کہ

(۱) میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو۔

(۲) تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں یا زمین کے نیچے ہے مت بنا تو اُنکے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور نہ اُنکی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُنکی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں پر اُن میں سے ہزاروں پر جو مجھے پیار کرتے اور میرے حکموں کو حفظ کرتے ہیں رحم کرتا ہوں۔

(۳) تو خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لے کیونکہ جو اُسکا نام بیفائدہ لیتا ہے خداوند اُسے بیگناہ نہ ٹھہرائیگا۔

(۴) تو سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر۔ چھ دن تک تو محنت کرکے اپنے سارے کام کاج کر۔ لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اُس میں کچھ کام نہ کر نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیری مواشی اور نہ تیرا مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین دریا اور سب کچھ جو اُن میں ہے بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ اِسلئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا۔

(۵) تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تا کہ تیری عمر اُس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو۔

(۶) تو خون مت کر۔ (۷) تو زنا نہ کر۔

(۸) تو چوری نہ کر۔ (۹) تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔

(۱۰) تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر۔ تو اپنے پڑوسی کی جورو اور اُسکے غلام اور اُسکی لونڈی اور اُسکے بیل اور اُسکے گدھے اور کسی چیز کا جو تیرے پڑوسی کی ہے لالچ مت کر۔

ابتداء سے خدا کی پاک شریعت کا یہ تقاضا تھا کہ ہر ایک شخص اُس پر عمل کرے۔

از سرِ نو کوہ سینا پر سے اُسکا اعلان ہوا

خداوند نے بنی اسرائیل کو مصری غلامی سے مخلصی دی تاکہ وہ اُسکی خدمت کریں اور اُسکی راہوں یا تعلیم کو ساری قوموں پر ظاہر کریں۔ یہ اُس وعدے کے مطابق تھا جو حضرت ابراہیم سے کیا گیا تھا۔ خدا کا تحریری مکاشفہ بھی اُن کے سپرد ہوا اور اُنہیں میں سے وقت کے پورا ہونے پر موعود مسیح نے ظاہر ہونا تھا۔

جب خداوند نے اس وقت "اپنی راہیں موسیٰ پر ظاہر کیں" اور اس وقت سے تحریری مکاشفہ کا وقت شروع ہوا۔ جو کتاب کی صورت میں بڑھتا گیا۔ جنہیں ہم مقدس نوشتے کہتے ہیں۔ اِس مکاشفہ کا ایک حصہ خدا نے خود سنایا اور لکھا۔ اور موسیٰ کے لئے چھوڑا کہ وہ اور دیگر الہامی قلم سے لکھے۔ خداوند نے اپنی مقدس شریعت اپنی ہی آواز سے سنائی اور آدمیوں کو اُسکی نقل دی جسے خدا نے "اپنی انگلی سے لکھا تھا"۔ موسیٰ نے اِسکے بارے میں یہ کہا "خداوند نے اُس آگ میں سے تمہارے ساتھ خطاب کیا۔ تم نے باتوں کی آواز سنی۔ لیکن شکل نہ دیکھی۔ فقط آواز ہی سنی تھی۔ اور اُسنے اپنا عہد تمہارے سامنے بیان کیا۔ جس پر عمل کرنے کا حکم بھی اُس نے تمہیں دیا۔ یعنی دس احکام جنہیں اُس نے پتھر کی دو تختیوں پر لکھا"۱۔ اِس موقع پر جو شان و شوکت ظاہر ہوئی اُس کے بیان میں قلم کو یارا نہیں۔ اُسکا مقصد یہ تھا کہ بنی اسرائیل کو سکھائے کہ وہ شریعت کیسی مقدس اور پاک تھی تاکہ لوگ اُسکے حکموں کو توڑنے سے ڈریں ۲

واحد خدا اور واحد اخلاقی معیار

حضرت یعقوب لکھتے ہیں "کہ شریعت دینے والا ایک ہی ہے"۔۳ وہ ہمیشہ یکساں ہے اور اُسکی شریعت کل نوع انسان کے لئے راستبازی کا معیار ہے۔ یہ نہیں کہ مسیح

---

۱ (استثنا ۴: ۱۲ و ۱۳) ۲ (خروج ۲۰: ۲۰) ۳ (یعقوب ۴: ۱۲)

سے پہلے کوئی اور معیار تھا۔ اور اسکے بعد کوئی دوسرا مقرر ہوا۔ مسیح کی موت صلیب پر اس لئے ہوئی تھی کہ آدمی نے شریعت کو توڑا تھا۔ اور خدا کی طرف سے کل جہان کے لئے یہ شہادت ہے کہ خدا کی شریعت نہ منسوخ ہو سکتی ہے نہ معطل ہو سکتی ہے۔ مسیح نے اپنی منادی اور تعلیم یوں شروع کی تھی۔ "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں

حضرت موسیٰ خدا کے شرعی قانون کی لوحیں توڑ رہے ہیں
خدا نے یہ قانون پتھر کی دو لوحوں پر لکھے تھے

کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو

کوئی اِن چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑیگا اور یہی آدمیوں کو سکھائیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا۔ لیکن جو اُن پر عمل کریگا اور اُن کی تعلیم دیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیگا"۔ ۱

دس احکام کی اخلاقی شریعت ایک ہی ضابطہ ہے۔ ہر ایک حکم یکساں مقدس اور یکساں لازمی ہے۔

"جس نے ساری شریعت پر عمل کیا۔ اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ ساری باتوں میں قصوروار ٹھہرا۔ اس لئے کہ جس نے یہ کہا کہ زنا نہ کر اُسی نے یہ بھی کہا کہ خون نہ کر۔ پس اگر تو نے زنا تو نہ کیا مگر خون کیا تو بھی تو شریعت کا عدول کرنے والا ٹھہرا۔ تم اُن لوگوں کی طرح کلام بھی کرو اور کام بھی کرو جنکا آزادی کی شریعت کے موافق اِنصاف ہوگا" ۲

خدا کی شریعت کا زور اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اُس دن تھا۔ جب کوہ سینا پر وہ سنائی گئی اور زمین پر ہر ایک آدمی سے وہ کلام کرتی ہے۔ "اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے اُن سے کہتی ہے جو شریعت کے ماتحت ہیں تاکہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے" ۳

یوں خدا کی شریعت سارے آدمیوں کو سزا کے لائق ٹھہراتی ہے تاکہ وہ معافی کے لئے اور فضل اور فرمانبرداری کی طاقت کے انعام کے لئے بھاگ کر مسیح کے پاس جائیں۔

عدالت میں معیار

خدا کی اخلاقی حکومت کی شریعت جو ہر مخلوق کے لئے زندگی کا قانون ہے لازمی طور پر عدالت کے دن معیار ہوگی۔ کتاب مقدس میں لکھا ہے کہ اِنسان کا فرض کلی اور ذمہ واری یہ ہے:-

۱ (متی ۵: ۱۷ سے ۱۹) ۲ (یعقوب ۲: ۱۰ سے ۱۲) ۳ (رومیوں ۳: ۱۹)

"ب آؤ ہم سب حاصل کلام سنیں۔ خدا سے ڈر اور اُسکے حکموں کو مان کہ انسان کا فرض کلی یہی ہے کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بری عدالت میں لائیگا" ۱

آدم کا ہر بیٹا اور بیٹی۔ آدم کے گناہ کی وجہ سے سزا کا مستحق ہے اور اُسے خدا کی عدالت کے سامنے کامل شریعت کے تقاضت کا جواب دینا ہوگا الٰہی انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ مقدس شریعت کے مطالبات میں سے ایک ذرہ بھر بھی نہ گھٹائے اور نہ کسی طرح سے مجرم کو رہا کرے۔ لیکن خدا کی رحمت نے ایک طریقہ مہیا کر دیا جس کے ذریعہ خدا عادل بھی رہ سکتا ہے اور اُس کو راستباز ٹھہراتا ہے۔ جو یسوع پر ایمان لاتا ہے۔

---

۱ (واعظ ۱۲: ۱۳ و ۱۴)

مینڈھا اور بکرا مادی فارسی اور یونان کی علامتیں
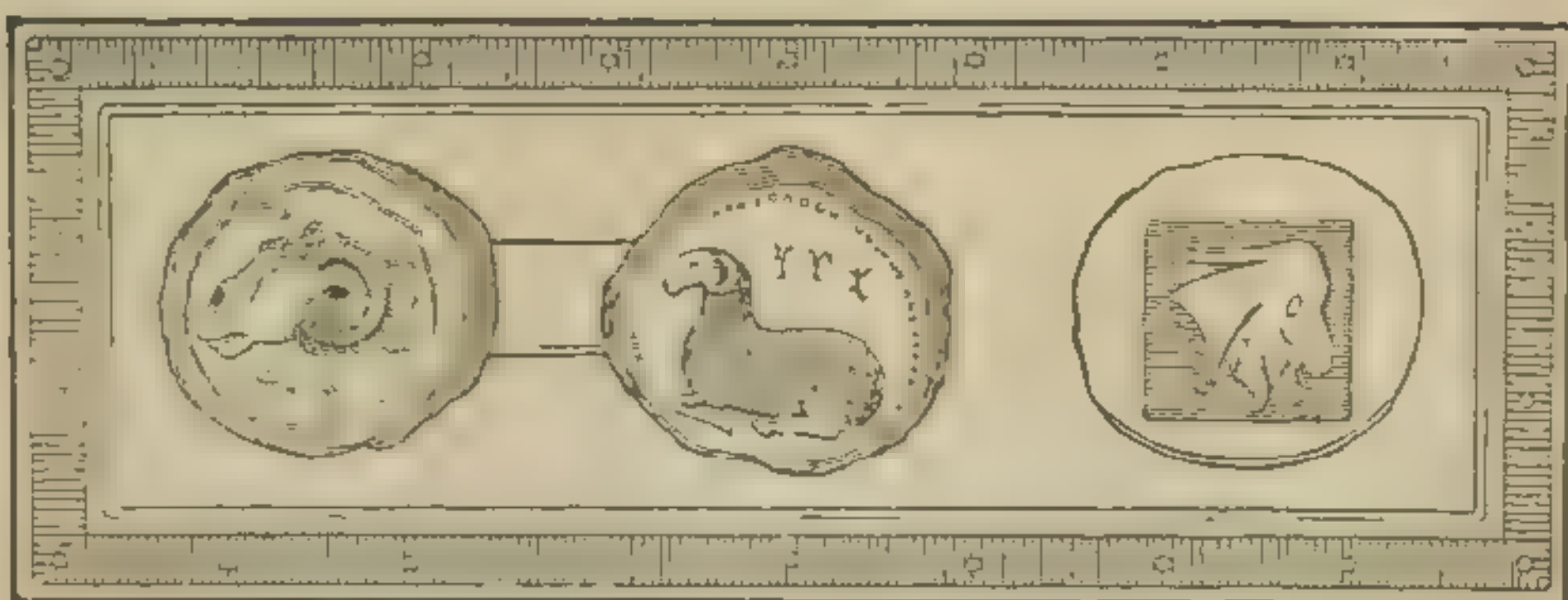
مادی فارسی اور یونانی سلطنتوں کے سکے
مینڈھا فارس کا نشان اور بکرا یونان کا نشان

باب ۱۳

ہمارے زمانہ کی نسبت پیشین گوئی

تاریخی نقشہ اور لازمی سوال

آسمان کے خدا نے اپنے قدیم نبیوں کے وسیلے آئندہ باتوں کا بار بار ذکر کیا تاکہ ہم جان سکیں کہ وہ زندہ خدا ہے جو قوموں اور اُمتوں کے معاملات میں حکومت کرتا ہے اور جو سب آدمیوں کو پیار کرتا اور سب کو گناہ سے بچانا چاہتا ہے۔

سلطنتوں وبادشاہتوں کی تاریخ کا ایک اور نظارہ دانی ایل نبی کو دکھایا گیا۔ جس کا ذکر اُس کی کتاب کے آٹھویں باب میں قلم بند ہے۔ اِس رویا میں ایک دراز زمانہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جس کا آخر آخری دنوں تک پہنچتا ہے۔ اور ہمارے ہی وقتوں کے ماجروں تک آجاتا ہے۔ جو آجکل کے ہر ایک شخص کے لئے بڑی دلچسپی اور اہمیت رکھتے ہیں۔

یہ رویا قدیم بابل کے آخری بادشاہ بیلشضر کے تیسرے سال دی گئی۔ جیسے چلتی ہوئی تصویروں میں نظر آتا ہے ویسا ہی نبی کے سامنے تاریخ کے واقعات گزرتے نظر آئے۔ دنیوی بادشاہتوں کو اُس نے حیوانوں کی صورتوں میں دیکھا۔ یہ نبوت

اور تاریخ جو ایک تفصیل میں مطابقت رکھتی ہے۔

اُن میں اُس خدا کا نکر ان بابہ آشکارا ہوتا ہے جو ابتداسے آخر تک کا حال جانتا ہے اور جس کا سچا زندہ کلام سارے زمانوں میں شہادت دیتا چلا آیا ہے۔

اِس رویا کے شروع میں ذکر ہے کہ فارس میں دریائے اولائی کے کنارے پر یہ رویا دی گئی اور اِس کا ایسا بیان آیا ہے:—

نبوت۔ "تب میں نے اپنی آنکھیں اُٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے۔ جسکے دو سینگ تھے اور وہ دو سینگ اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ اور بڑا دوسرے کے پیچھے اُٹھا۔ میں نے اُس مینڈھے کو دیکھا کہ پچھم اُتر دکھن کی طرف سینگ مارتا تھا۔ یہاں تک کہ کوئی جانور اُس کے سامنے کھڑا نہ ہوسکا۔ نہ کوئی اُسکے ہاتھ سے چھڑا سکا۔ وہ جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا"

دانی ایل کی رویا کی تشریح فرشتے نے یہ کی۔ "وہ مینڈھا جسے تو نے دیکھا کہ اُسکے دو سینگ ہیں سو مادہ اور فارس کے بادشاہ ہیں"

"بڑا آخر میں برپا ہوا"۔ اِن دو سینگوں سے اُس سلطنت کی دوہری کیفیت ظاہر کی گئی۔ مادی سلطنت پہلے غالب رہی پھر فارسی سلطنت کو اُس سے بھی بڑا اقتدار حاصل ہوا۔ "یہاں تک کہ کوئی جانور اُس کے سامنے کھڑا نہ ہوسکا"۔ تاریخ۔ زینوفن (Xenophon) قدیم یونانی مورخ نے فارسی خورس کے بارے میں یہ تحریر کیا۔ "اُس نے اپنا خوف دنیا کے اتنے بڑے حصے پر پھیلایا جس سے سب لوگ حیران تھے اور کسی شخص کو جرات نہ ہوئی کہ اُسکے خلاف کچھ کرسکے"

"The Cyropaedia," Book I, chapter 1.

مادی فارسی فتوحات کا سلسلہ مغرب کی جانب اور شمال کی جانب اور جنوب کی جانب تھا۔ ٹھیک اِسی طرح سے نبی نے دیکھا تھا کہ وہ اِن ہی اطراف میں حملہ کر رہا تھا۔ لیکن جب یہ مینڈھا مغرب کی طرف حملہ آور ہوا تو اُسکا مقابلہ ایسے دشمن سے ہوا

جس نے آخرکار اِسکو مغلوب کرلیا۔ چنانچہ نبوت میں یوں مندرج ہے :—

نبوت۔ "میں اِس سوچ میں تھا کہ دیکھو ایک بکرا پچھم کی طرف سے آکر تمام روئے زمین پر ایسا پھرا کہ زمین کو بھی نہ چھوا اور اُس بکرے کی دونوں آنکھوں کے بیچوں بیچ ایک عجیب طرح کا سینگ تھا۔ اور وہ اُس دو سینگ والے مینڈھے کے پاس ...... اپنے زور کے قہر سے اُس پر دوڑ گیا...... اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اُسکا سامنا کرے۔ سو اُس نے اُسے زمین پر پٹک دیا اور اُسے لتاڑا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈھے کو اُس کے ہاتھ سے چھڑا سکے"۔

اِسکی تفسیر فرشتے نے یوں کی۔ "وہ بالوں والا بکرا یونان کا بادشاہ اور وہ بڑا سینگ جو اُسکی آنکھوں کے درمیان ہے۔ سو اُسکا پہلا بادشاہ ہے"

تاریخ — متحدہ یونان کا "پہلا بادشاہ" سکندر اعظم تھا۔ سکندر کے ماتحت اِس یونانی بکرے نے فارسی مینڈھے پر غضب سے حملہ کیا۔ آری اَن (Arrian) مورخ نے یہ لکھا کہ آربلا کے مقام پر مقدونیوں نے بڑے غضب سے حملہ کیا۔ اور کوئی شخص فارسی مینڈھے کو بچا نہ سکا۔ جب دارا بادشاہ بھاگ گیا تو سکندر نے اُسے لکھا کہ جہاں تم بھاگ کر جاؤ گے میں وہاں ہی تمہارا تعاقب کرونگا۔

See "Anabasis Alexander the Great," by Arrian, Book 2, Chap. 14.

مادی فارسی سلطنت یونان کے سامنے مغلوب ہو گئی۔ جیسا کہ نبوت کے معتبر کلام میں سکندر اعظم کے دنوں سے دو سو سال پیشتر خبر دی گئی تھی۔ یونان کی توسیع اور اُسکی مابعد تاریخ نبی نے رویا میں دیکھی۔

نبوت — "اور وہ بکرا نہایت بزرگ ہوا اور جب وہ پرزور ہوا۔ تب اُسکا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اُسکی جگہ چار نادر سینگ آسمان کی چاروں ہواؤں کی طرف نکلے" مینڈھے کے بارے میں جس سے فارس مراد تھی۔ یہ لکھا تھا کہ وہ بہت "بڑا ہو گیا" لیکن

اہل اسرائیل کے خیمے. بیابان میں ہیں اور سینا درمیان میں ہے

اِس بکرے کے بارے میں جس سے یونان مراد تھی - یہ لکھا ہے کہ وہ "نہایت بزرگ" ہوا۔

تاریخ - جسٹن رومی نے سکندر کے بارے میں یہ تحریر کیا- "اُس کے نام سے ساری دنیا اِس قدر خوف کھاتی تھی کہ ساری قومیں اُسکی اطاعت قبول کرنے آئیں" لیکن

("History of the World," Book 12, Chap. 13.)

بے نقا نبوت نے یہ بیان کیا- "جب وہ پرزور ہوا تب اُس کا بڑا سینگ ٹوٹ گیا" اچانک یہ فتحیاب نوجوان لقمۂ اجل ہوا- عین اُس وقت جب وہ تیاری کر رہا تھا- کہ بابل میں کل دنیا کا جلسہ منعقد کرے- لیکن وہ اپنے عالم شباب اور اعلےٰ درجے کی فتوحات حاصل کرنے کے وقت ہی رحلت کر گیا"

(Justin, "History of the World," Book 13, Chap. 1.)

قدیم بت پرست مصنف نے اِس قصہ کے بیان کرنے میں ایسی عبارت استعمال کی ہے جو اُس عبادت سے مشابہ ہے جو اِس پیشین گوئی میں پائی جاتی ہے- سکندر کی وفات کے بعد وہ سلطنت - "آسمان کی چار ہواؤں کی طرف" منقسم ہوگئی جس کا ذکر مورخ مائرز (Myers) نے یوں کیا ہے :—

"سکندر کی سلطنت کے تباہ ہونے پر چار بڑی بادشاہیاں برپا ہوئیں - یہ بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اُس جگہ چار بڑی بادشاہیں چار ہواؤں کی طرف پیدا ہو گئیں ("History of Greece," page 457.) جب اِس نبی نے منقسم یونان کی چار سلطنتوں پر نظر ڈالی تو رویا میں اُس کو نظر آیا کہ اِن چار سلطنتوں میں سے ایک میں ایک اور بادشاہی نکلی جسکا اختیار اِسکی پہلی سلطنت سے بھی زیادہ تھا :—

نبوت — "اور اُن میں سے (چار بادشاہتوں) میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو دکھن اور پورب اور دل پسند سرزمین کی طرف بے نہایت بڑھ گیا"

تاریخ - مادی فارسی سلطنت تو "بہت بڑی" تھی لیکن یونانی سلطنت "نہایت بزرگ" تھی - یونان کے بعد روم کی سلطنت برپا ہوئی - مورخ گبن کے قول کے

مطابق رومی سلطنت نے ساری دنیا کو بھر دیا۔ اِس پیشین گوئی کے مطابق وہ نہایت بزرگ تھی۔ اِس رویا میں نبی نے دیکھا کہ یہ چھوٹا سینگ پہلے چار سینگوں میں سے ایک میں سے نکلا۔ جسے وہ دیکھ رہا تھا۔ جب رومیوں نے مقدونیہ کو فتح کیا۔ جو اُن چار بزرگ سلطنتوں میں سے ایک تھی جس میں یونان منقسم ہو گیا تھا۔ یہ دکھن کی طرف پھیلی اور مشرق کی طرف اور دل پسند سرزمین کی طرف۔ ان نبوت کے معتبر کلام میں تفصیل وار صدیوں سے گزرتے ہوئے اُس آخری بڑی عالمگیر سلطنت یعنی روم تک پہنچ جاتے ہیں۔ اِس نبوت میں روم کی پہلی تاریخ کا چنداں ذکر نہیں جس قدر مابعد زمانوں کی ترقی کا ذکر ہے۔ وہی سلطنت ہے جس کا ذکر دانی ایل کے باب میں ہو چکا ہے۔ بیان کرنے کے بعد کہ روم آخری عالمگیر سلطنت تھی۔ ساتویں باب کی رویت نے پاپائی روم کی ترقی کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اُس نے خدا کے خلاف اپنے تئیں سرفراز کیا اور خدا کی تعلیم اور مقدسوں سے جنگ کی اور پھر یہاں آٹھویں باب میں وہی موذی سلطنت بڑھتی ترقی کرتی اور خدا کے مقدسوں کو ایذا دیتی نظر آتی ہے۔ نبوت میں یہ بیان ہوا۔ "کہ اُس نے سچائی کو زمین پر ڈال دیا اور وہ یہ کرتا اور کامیاب ہوتا رہا"۱

جب نبی نے اِس بے شرع حکومت کے کام کو ملاحظہ کیا تو اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جانے کہ یہ حالت کب تک رہے گی۔ تب اُس نے سنا کہ ایک قدسی شخص اُسکی طرف سے اِس سوال کا جواب پوچھ رہا تھا۔ "وہ رویت دائمی قربانی کی بابت اور اُس اجاڑنے والے کی شرارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر دونوں دے گئے کہ پامال ہوں تب تک رہیگی"۲

جواب یہ آیا۔ "دو ہزار تین سو دن تک پھر مقدس پاک کیا جائیگا"۳

۱ (دانی ایل ۸: ۱۲) ۲ (دانی ایل ۸: ۱۳) ۳ (دانی ایل ۸: ۱۴)

تشبیہی نبوت میں ایک دن ایک سال کے برابر ہے ا یہ دراز زمانہ ہے۔ یعنی دوہزار تین سو سالوں کا۔ یہ آخری دنوں تک پہنچتا ہے۔ کیونکہ فرشتے نے اِسکی بابت یہ کہا۔ "یہ رویت آخری زمانے میں انجام ہوگی" ۲۔ سوال یہ تھا کہ "کب تک" اور جواب یہ ملا "دوہزار تین سو دن تک"۔ "تب بڑی برگشتگی ہوگی۔" "تب مقدس پاک کیا جائیگا"۔ پس مقدس کا پاک کیا جانا۔ اِس بڑی برگشتگی سے کچھ تعلق رکھتا ہے۔ یعنی جس خدا کے کلام کو اُس چھوٹے سینگ نے پامال کیا تھا۔ اُسکو پھر فروغ دیگا اور بدی کی حکومت کو کاٹ ڈالیگا۔ پس مقدس کا پاک کیا جانا اور جو کچھ اِس میں شامل ہے۔ وہ اِس بے دین طاقت کے لئے خدا کی طرف سے جواب ہے۔

ممکن ہے کہ غلطی کچھ عرصے تک بڑھتی پھولتی رہے۔ لیکن اُسکے مقدس کی راست ترازو آخرکار راست فیصلہ کریگی اور بدی کا غلبہ موقوف ہوگا "میں نادان گھمنڈیوں پر حسد کرتا تھا۔ جبکہ میں نے شریروں کی کامیابی دیکھی۔ جب میں خدا کے مقدس میں داخل ہوا۔ تب اُنکا انجام سمجھا" ۳

پس مقدس کے صاف کرنے میں جو دراز زمانہ بتایا گیا اُس میں کیا کچھ شامل ہے؟۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ جس زمانہ میں ہم زندہ ہیں اُنہی آخری دنوں سے اِس کا تعلق ہے۔ جیسا کہ فرشتے نے کہا تھا۔ کہ یہ رویت آخری زمانے میں انجام ہوگی۔ پس ہم اگلے بابوں میں مقدس کے مضمون پر غور کریں گے اور دریافت کریں گے کہ اِسکے پاک کئے جانے سے کیا مراد ہے۔ مقدس جس کے پاک کئے جانے کا ذکر اِس نبوت میں پایا جاتا ہے۔ وہ عدالت کا کام ہے جو آسمانی ہیکل میں اِس دنیا کے آخر سے پہلے سرانجام کو پہنچے گا۔ اور یہ نبوت آدمیوں کی آخری پشت کو یہ تعلیم دیتی ہے کہ یہ عدالت کی گھڑی آسمان میں کب شروع ہوگی۔

۱ (حزقی ایل ۴:۶) ۲ (دانی ایل ۸: ۱۷) ۳ (زبور ۷۳: ۳ و ۱۷)

عہد کا صندوق

خوشبو جلانے کا مذبح
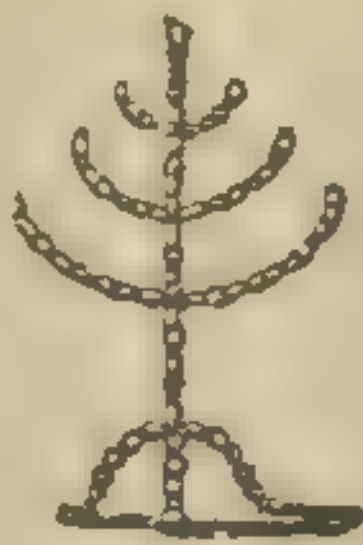
شمعدان

نذر کی روٹیوں کی میز

ہیکل کا اندرونی سامان
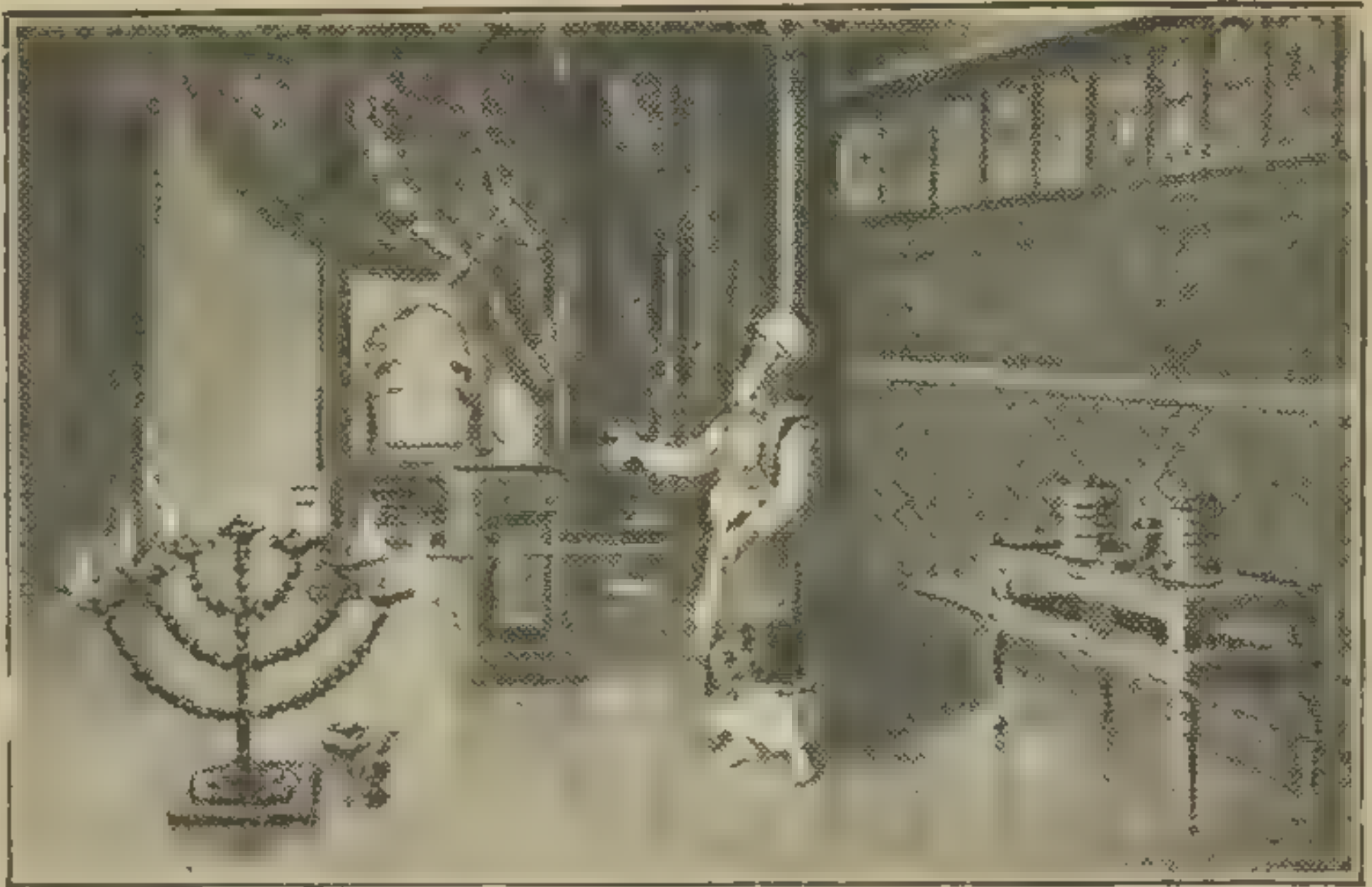
عبرانی ہیکل کا اندرونی حصہ

باب ۱۴

خدا کا حقیقی ہیکل

ہم پہلے یہ مطالعہ کر چکے ہیں کہ جب خدا نے اپنی قدیم امت کو مصر سے نکالا تو اُس نے اُنکو اپنی پاک شریعت دی۔ جب خدا کوہ سینا پر شریعت دے چکا تو بنی اسرائیل کوہ سین کے دامن سے ہٹ کر اپنے اپنے خیموں میں چلے گئے۔ تب خدا نے اُن کے پیشوا حضرت موسےٰ کو اپنی حضوری میں بلایا تاکہ اُن کے لئے مزید سبق حاصل کرے۔ یہ ہدایت سن کر اُس نے واپس آکر وہ پیغام ساری جماعت کو سنایا اور اُس شریعت کو اُن کے سامنے دوہرایا۔ اور اُن سے کہا کہ تم سب اِن باتوں کو مانو گے جو تم سے کہی گئیں۔ "اور سب لوگوں نے ایک آواز ہو کر کہا کہ وہ ساری باتیں جو خداوند نے فرمائیں ہم کریں گے"۱ تب موسےٰ نے خداوند کی ساری باتیں ایک کتاب میں لکھیں۔

۱ (خروج ۲۴:۳)

موسےٰ دوبارہ پہاڑ پر بلایا گیا اور وہاں خداوند کے ساتھ چالیس دن اور چالیس رات رہا۔ اُس موقعہ پر خداوند نے اُس کو مقدس یا ہیکل کا نمونہ جو آسمان میں تھی دکھایا۔ "اور خداوند نے موسےٰ کو فرمایا۔ بنی اسرائیل کو کہو وہ میرے لئے نذر لائیں۔ سو جو کوئی اپنے دل کی خوشی سے جس قدر مجھے دے۔ تو اُس سے میری نذر لے لیجیو .... اور میرے لئے مقدس بنائیں تا کہ میں اُن کے درمیان رہوں"[۱] یہاں خداوند نے وعدہ کیا کہ اگر وہ اُس کے لئے مقدس بنائیں گے تو وہ اُن کے ساتھ رہیگا اور جو گھر اُس کے لئے بنایا جائیگا۔ خاص کر اُس میں اُسکی حضوری ظاہر ہوا کریگی۔

"سب کیا مرد اور کیا عورت جن کے من نے اُن کو اُبھارا کہ اُس کام کے لئے لائیں۔ جس کا حکم خداوند نے دیا تھا کہ موسےٰ کے ہاتھ سے بنے وہ سب کے سب۔ یعنی سارے بنی اسرائیل خوشی سے خداوند کے لئے ہدیے لائے"[۲] تب خداوند نے دو شخصوں کو یعنی بضلی ایل اور اہلیاب کو چنا اور اپنے روح کے ذریعے اُنہیں سکھایا کہ اُس مقدس کے بنانے میں کیسی دانش اور کاریگری درکار تھی[۳]۔ جب وہ سفر کر رہے تھے تو اِس امر کی ضرورت تھی کہ وہ اُس مقدس کو اُٹھا کر اپنے ساتھ لے جائیں اِس لئے یہ ایسے طور سے بنایا گیا۔ کہ اِس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جہاں چاہتے تھے لے جا سکتے تھے یہ خیمہ بھی کہلاتا ہے۔

اِس خیمہ میں دو کمرے تھے ایک کو قدس اور دوسرے کو قدس الاقدس کہتے تھے اور اِن کے ساتھ ہوا ایک وسیع احاطہ تھا جسے صحن کہتے تھے۔ اِس صحن کا دروازہ اور مقدس کا دروازہ بھی مشرق کی طرف تھے۔ تاکہ جب عبادت کرنے والے خداوند کے سامنے آتے۔ خواہ صحن میں خواہ مقدس میں تو ہمیشہ اُن کے چہرے طلوع آفتاب کی طرف سے پھر جاتے۔ کلام خداوند نے اِس سے اِس خیمہ کو اِس طریقہ پر کھڑا کرنے

۱ (خروج ۲۵: ۱ سے ۸) ۲ (خروج ۳۵: ۲۹) ۳ (خروج ۳۱: ۲ سے ۶)

کو تھا۔ کیونکہ اُن دنوں میں بہت لوگ اپنا منہ مشرق کی طرف بطلوع آفتاب کی طرف کرکے سورج کی پرستش کرتے تھے۔ اور خداوند نہیں چاہتا تھا کہ اُس کی امت سورج کی پرستش کرے جو خدا کا خلق کیا ہوا ہے۔

اِس صحن میں سوختنی قربانیوں کے لئے ایک مذبح تھا جو اُس خیمے کے دروازے کے شمال کی طرف نصب کیا گیا پہلے کمرے۔ یعنی قدس میں روٹی کا ایک میز تھا جو اُس کمرے کے شمال کی طرف رکھا گیا۔ یہ میز نذر کی روٹیوں کا میز کہلاتا تھا۔ اِس کمرہ کے جنوب کی طرف ایک سنہری شمع دان تھا۔ جس میں سات سنہری چراغ لگے تھے جو دن رات جلتے رہتے تھے۔ پھر اُسی کمرے کے مغرب کی طرف خوشبو جلانے کے لئے ایک سنہری مذبح تھا ۱۔ قدس الاقدس۔ یعنی دوسرے کمرے میں عہد کا صندوق تھا جو شطیم کی لکڑی کا بنا تھا۔ جو اندر اور باہر سے سونے سے مڑھا تھا اور اِس صندوق میں دس احکام کی شریعت دھری رہتی تھی۔ جسے خدا نے اپنی انگلی سے پتھر کی دو لوحوں پر لکھا تھا ۲

اِس صندوق کا ڈھکنا یا سرپوش کفارہ گاہ کہلاتا تھا۔ اِس کفارہ گاہ کے دونوں طرف سونے کے بنے ہوئے کروبیم یا فرشتے دھرے تھے ہر ایک کروبیم کا بازو کفارہ گاہ پر ایسے طور سے پھیلا رہتا کہ اُس کفارہ گاہ کے ٹھیک مرکز پر مل جاتے تھے۔ اُن کے چہرے اندر کی طرف اور نیچے کی طرف تھے ۳۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ نیچے خدا کی شریعت کو دیکھ رہے ہیں جو کفارہ گاہ کے نیچے تھی۔ ساتھ ہی وہ خدا کی رحمت کو دیکھ رہے تھے جو کفارہ گاہ پر گویا منڈلا رہی تھی۔ خدا کی شریعت جو صندوق میں تھی وہ سارے گناہ پر فتوے لگاتی تھی پر کفارہ گاہ جو شریعت کے اوپر تھا یہ تعلیم دے رہا تھا کہ خدا رحیم ہے اور ایسے ہر ایک شخص کو معاف کرنے کے لئے تیار ہے جو اپنی خطا کا اقرار کرکے اُس کی طرف پھرتا ہے۔

تب مقدس کا کام پورا ہوا اور مذبحے اور میزیں اور شمع دان اور عہد کا صندوق

---

۱ (خروج ۴۰: ۲۶ سے ۲۷) ۲ (خروج ۳۱: ۱۸ و ۴۰: ۲۰) ۳ (خروج ۲۵: ۲۰ و ۲۱)

اور شریعت سب کو نمونہ کے مطابق ترتیب دی گئی۔ "تب بادل نے جماعت کے خیمے کو چھپایا اور خداوند کے جلال نے مسکن کو بھر" ۱ یوں مقدس میں خداوند کے جلال نے ظہور کیا کہ وہ اپنی امت کے ساتھ رہنے کے لئے آیا تھا۔ اب وہ اُن کی نذریں اور گناہوں کا اقرار قبول کرنے کے لئے مقدس میں تیار تھا۔

اُس نے کاہنوں یا خادموں کو اپنے لئے لیوی کے فرقے سے چنا۔ اِسی فرقے سے موسےٰ اور ہارون کا تعلق تھا۔ ہارون پہلا سردار کاہن ہوا۔ اور اُس کے بعد اُس کے بیٹے اور اُن کے بعد اُن کے بیٹے اپنے اپنے زمانوں میں مقدس خدمت کے لئے کاہن مقرر ہوئے۔

لیکن پیشتر اِس سے کہ ہم آگے بڑھیں۔ ہم کتاب مقدس کی دو آیتوں کو پڑھیں پہلی آیت میں یہ ہے "جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت ہی ہے" ۲ دوسری آیت "گناہ کی مزدوری موت ہے" ۳ یہ صداقتیں بنی اسرائیل کو سکھائی گئیں اور وہ جانتے تھے کہ گنہ گار موت کی سزا کا مستحق تھا۔ لیکن مقدس کی عبادت میں نجات کے رستے کی تعلیم دی گئی۔ گنہ گار کی بجائے مرنے کے لئے کوئی جانور چڑھایا جاتا تھا۔ یہ قربانی ذبیح کے نجات دہندہ کا نشان تھی جس نے گنہ گار کی جگہ اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا۔ تاکہ ہم زندہ رہ سکیں۔ جو شخص خطا کرتا وہ اپنی قربانی صحن میں لاتا اور قربانی کے جانور کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتا اور پھر اُس کو ذبح کرتا اور کاہن خون کو خداوند کے سامنے چڑھاتا اِس قربانی کے خون کے ذریعہ تشبیہاً گناہ مقدس کی طرف منتقل ہو جاتا ۴۔ جو شخص قربانی چڑھاتا وہ گویا یہ کہتا تھا کہ میں اپنے گناہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اور وہاں وہ خداوند کے سامنے اُسکا اقرار کرتا تھا۔ اُس کے لئے یہ بھی ضرور تھا کہ وہ مسیح پر ایمان رکھے۔ جانوروں کے خون میں تو گناہوں کے دور کرنے کے لئے کچھ

---

۱ (خروج ۴۰ : ۳۴) ۲ (یوحنا ۳ : ۴) ۳ (رومیوں ۶ : ۲۳)

۴ (احبار ۴ : ۱ سے ۳۱)

ٹھہراتھا۔ جو قربانی اِس طرح سے چڑھائی جاتی تھی وہ صرف تشبیہ کے طور پر تھی اور دنیا کے نجات دہندہ کا نشان تھی۔ جب بذریعہ ایمان گنہگار شخص اپنا ہاتھ قربانی کے جانور پر رکھتا تو یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ ایمان لایا ہے کہ خداوند نے اُس کے اقرار کو قبول کیا اور اُس کے گناہوں کو بخش دیا۔ جب وہ قربانی کے خون کو بہاتا تو وہ اِس فعل کے ذریعہ گویا یہ کہتا تھا کہ وہ مسیح پر ایمان لایا۔ جس نے اپنی زندگی جہان کے لئے مخصوص کر دی اور جو کسی وقت اپنا خون گناہ گاروں کے لئے بہائیگا اور جب وہ قربانی کے جانور کو ذبح کرتا تو وہ گویا یہ کہتا تھا کہ میں خود موت کا سزاوار تھا اور جب وہ اُس معصوم برے یا بکرے کے بچے کو اپنے گناہوں کی قربانی کے لئے دکھ اٹھاتے اور مرتے دیکھتا تو وہ اِس میں مسیح کی موت کی طرف اشارہ پاتا۔ گنہگار یہ جانتا تھا کہ "یہ ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور کرے"[۱] لیکن جب اُس نے مسیح کے خون پر ایمان رکھنے کے وسیلے قربانی چڑھائی تو اُس خون پر ایمان رکھنے کے وسیلے اُس کو معافی حاصل ہوئی۔

پطرس رسول نے اِس مضمون پر لکھتے وقت یہ کہا۔ "تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے۔ اُس کا علم تو بنائے عالم کے پیشتر سے تھا مگر ظہور آخر زمانے میں تمہاری خاطر ہوا"۔[۲] یہاں پطرس رسول نے یہ تعلیم دی کہ بنائے عالم سے لیکر کسی نے بت پرستی کی رسوم کے ذریعہ مخلصی حاصل نہیں کی۔ بلکہ صرف مسیح کے قیمتی خون کے وسیلے۔ زمین پر مقدس میں جو عبادت ہوتی تھی اُس سے لوگوں کو یہ تعلیم ملتی تھی کہ مسیح آ کر گناہ گاروں کی خاطر اپنی جان قربان کریگا اور تب آسمانی مقدس میں وہ انسان کا اعلےٰ سردار کاہن ہوگا۔

---

۱ (عبرانی ۱۰: ۴) ۲ (۱ پطرس ۱: ۱۸ سے ۲۰

کفارہ کا دن یا مقدس کا صاف کیا جانا

سالانہ عبادتوں کے اختتام پر جو مقدس میں ہوا کرتی تھیں کفارے کا دن یا مقدس کے صاف کئے جانے کا دن مقرر تھا۔ گذشتہ سال کے عرصے میں روزمرہ قربانیوں کے خون کے ذریعہ لوگوں کے گناہ تشبیہی طور پر مقدس کی طرف منتقل ہو جاتے۔ اب اِس کفارہ کے دن پر یہ گناہ دور کئے جاتے اور مقدس اُن سے صاف کیا جاتا۔ یہ خدا کی اُمت کی عدالت کے آخری دن کا نشان تھا۔ جو دنیا کے آخر میں واقع ہوگی۔

اِسرائیل کے مقدس میں یہ کفارہ بخش عبادت ساتویں مہینے کے دسویں دن کو ہوا کرتی تھی۔ اِس عبادت کا پورا احوال احبار کی کتاب کے سولھویں باب میں مندرج ہے۔ اُمت کے لئے جو قربانی مقرر تھی اُس میں سردار کاہن جماعت کی طرف سے دو بکری کے بچے لیتا۔ جن کو اُس نے اُس دن اِستعمال کرنا تھا۔ اِن کو وہ مقدس کے دروازے پر لاتا اور اُن پر قرعہ ڈالا جاتا تھا ایک بکری کا بچہ خداوند کے لئے اور دوسرا بچہ چھلاوے کے لئے تھا۔ پھر کاہن اُس بچہ کو ذبح کرتا جو خداوند کے لئے تھا اور اُس کا خون لیکر قدس الاقدس میں جاتا اور سات دفعہ کفارہ گاہ پر چھڑکتا تھا۔ اور مکان قدس میں بھی جو مقدس کا پہلا کمرہ تھا خوشبو کے سنہری مذبح پر سات دفعہ چھڑکتا اور جب خداوند کے لئے مخصوص بکرے کا خون چھڑک چکتا تو وہ اُس دوسرے زندہ بکرے کے سر پر اپنے ہاتھ رکھتا اور بنی اِسرائیل کے سارے گناہوں کا اقرار کرتا۔ اور اُنکی ساری خطاؤں اور گناہوں کا بوجھ اُس چھلاوے کے سر پر رکھتا تب وہ بکرا اُس بوجھ کے ساتھ بیابان میں ہلاک ہونے کے لئے نکال دیا جاتا۔ یوں تشبیہی طور پر اِسرائیل کے سارے گناہوں کو اُٹھا کر لے جاتا ۱۔ اِس چھلاوے سے شیطان مراد تھا۔ جو گناہ کا بانی ہے۔ جو آخرکار معہ سارے گناہوں کے ہلاک کیا جائیگا۔

۱ (احبار ۱۶: ۲۰ سے ۲۲)

کفارے اور مقدس کے صاف کئے جانے کا یہ دن اسرائیلیوں کے درمیان ایک بڑا تیوہار تھا۔ یہ فی الحقیقت عدالت کا دن تھا۔ اُس دن ہر ایک آدمی کی زندگی کا معائنہ ہوتا۔ کیا ہر ایک گناہ کا اقرار کیا گیا تھا؟۔ جس شخص کا معاملہ خدا کے ساتھ ٹھیک نہ پایا جاتا۔ وہ اُسکی اُمت میں سے کاٹا جاتا'' ۱۔ عدالت کا یہ سالانہ دن اُس عدالت کے بڑے دن کا نشان تھا جو دُنیا کے آخر میں ہوگا جیسا کہ بکرے کا خون یسوع مسیح کے خون کا نشان تھا۔ قدس الاقدس میں جو قربانی چڑھائی جاتی وہ صرف کفارہ کے دن ہی چڑھائی جاتی تھی۔ سردار کاہن جو خون کفارہ گاہ پر چھڑکتا تھا، وہ مسیح کے خون کا نشان تھا۔ جو عدالت کے دن میں ابدی سلطنت میں داخل ہونے کے لئے پروانہ راہداری کے طور پر ہوگا۔ یہ کفارہ گاہ پر سات دفعہ چھڑکا جاتا تھا۔ جس سے اُس کفارہ کی کمالیت ظاہر ہوتی تھی جسے مسیح نے اُن سب کے لئے دیا جو اُسکی شفاعت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

آسمان میں مقدس

موسیٰ نے جو مقدس زمین پر بنایا وہ آسمانی حقیقی مقدس کا نشان تھا۔ ''اب جو باتیں ہم کہہ رہے ہیں اُن میں سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا ایسا سردار کاہن ہے جو آسمانوں پر کبریا کے تخت کے داہنی طرف جا بیٹھا اور مقدس اور اُس حقیقی خیمے کا خادم ہے جسے خداوند نے کھڑا کیا ہے۔ نہ انسان نے''۔ ۲ اپنی ہی زندگی بخش طاقت کے ذریعہ مسیح آسمانی مقدس میں اپنی اُمت کے گناہوں کے لئے خدمت کرتا ہے۔ جن گناہوں کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اُنکو وہ ہمیشہ کے لئے مٹا ڈالتا ہے۔ اور اُسکی اُمت بری ہو کر عدالت میں جاتی ہے۔ مسیح آسمانی مقدس میں اپنی اُمت کے لئے ایک مکمل اور بے نقص آخری کام کرتا ہے۔ وہ آسمان میں حقیقی کفارہ گاہ پر اُن سب کے لئے اپنا خون چڑھاتا ہے جو اُسکا اقرار کرتے اور اپنے گناہوں کو ترک کرتے ہیں۔ یہ اُن سب کے لئے وہ کرتا ہے۔ جو دُنیا کے شروع سے لیکر آخر تک اُس پر ایمان لائے اور لائیں گے۔

---

۱ (احبار ۲۳: ۲۷ سے ۲۹) ۲ (عبرانی ۸: ۱ و ۲)

آسمان میں مسیح کا آخری کام

اِس لئے خدا کے آسمانی مقدس میں مسیح نے ہمارے سردار کاہن کی حیثیت سے جو کام کرنا تھا وہ ضرور عدالت کا کام تھا یعنی آسمانی کتاب کا معائنہ جو اُس آخری خدمت کے مطابق تھا جو زمینی خیمے میں دوسرے کمرے کے اندر انجام پاتی تھی جب وہ مقدس پاک کیا جاتا۔

دانی ایل نبی نے اپنی رویا میں ہمارے سردار کاہن کی خدمت میں یہ تبدیلی دیکھی یعنی آسمانی ہیکل کے پہلے کمرے میں سے دوسرے کمرے میں جانا۔ اُس نے ایک عجیب نظارے کا بیان کیا۔ کہ خدا کا زندہ تخت جس کے پہیے جلال سے مشتعل تھے وہ آسمانی مقدس کے قدس الاقداس میں داخل ہوا جو مسیح کی خدمت کا آخری کام تھا "میں یہاں تک دیکھتا رہا کہ کرسیاں رکھی گئیں اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اُسکا لباس برف سا سفید تھا۔ اور اُسکے سر کے بال صاف ستھرے اون کی مانند اُسکا تخت آگ کے شعلے کی مانند تھا اور اُسکے پہیے جلتی آگ کی مثل تھے ایک آتشی سیلاب بہ رہا جو اُسکے آگے سے نکلا تھا ہزاروں ہزار اُسکی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اُسکے آگے کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی تھیں" ۱

جیسا اگلی آیت سے ظاہر ہے یہ نظارہ اُس وقت کا ہے۔ جبکہ دنیا پر لوگ اور قومیں زندہ ہیں اور جبکہ صداقت سے برگشتگی زوروں پر ہے۔ لیکن عین اِسی عرصے میں اوپر آسمان میں یہ عدالتی کام ہو رہا ہے۔ اُس کام کی تکمیل برگشتگی کے لئے خدا کا جواب ہوگی اور مسیح کی جلالی دوسری آمد گناہ کی حکومت کو ختم کر دیگی یہی مقدس کا صاف کیا جانا ہے۔ جبکہ حقیقت میں نہ کہ تشبیہ کے طور پر جس کا نام مقدس کی کتاب میں درج ہے وہ خدا کے سامنے آخری فیصلہ کے لئے پیش ہوگا اور جب سونے

۱ (دانی ایل ۷: ۹ و ۱۰)

کے مطابق ۔ کام ختم ہوگا تو جس کا معاملہ خدا کے ساتھ راست نہ پایا جائیگا وہ خدا کی نجات یافتہ اُمت کے ساتھ وراثت میں شریک نہ ہوگا ۔

تب مسیح کی کاہنی خدمت ختم ہو جائیگی ۔ ور ہر ایک جان کا انجام ابدالآباد کے لئے مقرر ہو جائیگا ۔ اِسی وقت پر مسیح کے یہ الفاظ عائد ہوتے ہیں ۔ "جو برائی کرتا ہے وہ برائی ہی کرتا جائیگا ...... اور جو راستباز ہے وہ راستبازی ہی کرتا جائیگا اور جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا جائے .... دیکھو میں جلد آنے والا ہوں" ۱ لیکن اب نجات دہندہ اپنی آسمانی خدمت کی جگہ سے سب سے یہ تسلی بخش کلام کرتا ہے :—

"جو غالب آئے اُسے اُسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائیگی اور میں اُسکا نام کتاب حیات سے ہرگز نہ کاٹونگا بلکہ اپنے باپ اور اُسکے فرشتوں کے سامنے اُسکے نام کا اقرار کرونگا" ۲

زمین پر آدمیوں کے بتانے کے لئے کہ آسمان پر مقدس کے صاف کئے جانے کا کام کب شروع ہوا دو ہزار تین سو سالوں کا پیمانہ عرصہ دیا گیا ۔ یہ جاننا نہایت ضروری اور اہم امر ہے کہ وہ زمانہ کب شروع ہوا اور کب آخر ہوگا ۔ مابعد باب میں ہم اِسی مضمون کا مطالعہ کریں گے ۔ ہم یہ معلوم کریں گے کہ جن دنوں میں ہم زندہ ہیں ۔ آسمانی دربار میں عدالت کا کام ہو رہا ہے ۔

---

۱ (مکاشفہ ۲۲ : ۱۱ و ۱۲) ۲ (مکاشفہ ۳ : ۵)

نحمیاہ شاہ ارتخششتا سے یروشلم کو دوبارہ بنانے کے لئے جانے کی درخواست کر رہا ہے

باب ۱۵

ہمارے زمانے کی نسبت پیشنگوئی پوری ہوئی

آسمان کے خدا کا علم غیر محدود ہے وہ ابتدا سے انتہا تک کا حال جانتا ہے۔ بائبل کی نبوتوں میں جو قدیم زمانوں میں لکھی گئیں نہ اُس نے صرف اُن واقعات کو پہلے سے بتا دیا جو آخری دنوں میں واقع ہونے والے تھے بلکہ بعض موقعوں پر اُس نے صدیوں پیشتر وہ وقت بھی بتا دیا جب کسی واقعہ کا ظہور ہونا تھا۔ صرف خدا ہی یہ کر سکتا ہے۔

سب سے لمبے وقت کی پیشین گوئی

دانی ایل نبی کو جو رویا ملی اُس میں ۲۳۰۰ برسوں کا دراز زمانہ منکشف کیا گیا۔ اِس ہی لمبے والی رویا کا دوسرا سرا آخری دنوں تک پہنچتا ہے اور اُس زمانے کا پتہ دیتا ہے جب آسمان میں بڑی عدالت کی گھڑی شروع ہوگی۔

۲۳۰۰ سال

موٹی لکیر سے پورے (۲۳۰۰) دن یا سال کا عرصہ مراد ہے۔ اور بائبل میں یہ سب سے لمبا پیشینہ زمانہ ہے اِس کا آغاز سنہ ۴۵۷ ق م سے ہوا جب یروشلم کے بحال اور تعمیر کرنے کا حکم صادر ہوا ۱۔ سات ہفتے (۴۹ سال) الگ کر دیے گئے جس سے وہ زمانہ مراد ہے جو بحالی کے کام میں صرف ہوا۔ مگر یہ ہفتے اُن (۶۹) ہفتوں میں داخل ہیں (۴۸۳ سال) جو مسیح تک پہنچتے ہیں۔ یعنی جس پر مسح کیا گیا۔ مسیح کا مسح اُسکے بپتسمہ کے وقت سنہ ۲۷ء میں ہوا۔ ۲ ستروں ہفتے کے وسط میں (سنہ ۳۱ء) مسیح مصلوب ہوا یا "کاٹا گیا"۔ یہ وہ وقت تھا جب زمینی مقدس کی قربانیاں اور نذرانے موقوف ہونگے ۳۔ اُس ہفتے کے باقی ساڑھے تین ہفتے سنہ ۳۴ء تک پہنچتے ہیں یا بزرگ استفنس کی سنگساری اور یروشلم کی کلیسیا کی اُس بڑی ایذا رسانی تک جو اِسکے بعد شروع ہوئی ۴۔ اِس پر (۷۰) ہفتے یا (۴۹۰) سال ختم ہوئے جو یہودی امت کے لیے مقرر تھے۔

۱(عزرا ۷: ۱۱ سے ۲۶؛ دانی ایل ۹: ۲۵) ۲(متی ۳: ۱۳ سے ۱۷؛ اعمال ۱۰: ۳۸)
۳(دانی ایل ۹: ۲۶ و ۲۷) ۴(اعمال ۷: ۵۹؛ ۸: ۱)

لیکن یہ ستر ہفتے (۲۳۰۰) دنوں کا جز ہیں اور چونکہ یہ (۷۰) ہفتے سنہ ۳۴ء تک پہنچتے ہیں اور باقی ۱۸۱۰ سنہ ۱۸۴۴ء تک پہنچیں گے جب عدالت یا آسمانی مقدس کے صاف کرنے کا کام شروع ہوگا ۵۔ اُس وقت سے مقدس کے مسئلہ پر خاص روشنی پڑنی شروع ہوئی اور نیز مسیح کے کفارہ یا درمیانی ہونے یا کاہنی کام پر۔

پس بڑے نبیانہ زمانے کے ذریعہ چار واقعات کا پتا لگتا ہے۔ یعنی پہلی آمد۔ مسیح کا مصلوب ہونا۔ بحیثیت قوم کے یہودیوں کا رد کیا جانا اور آخری عدالت کے کام کا آغاز۔

دنیا کے آخر سے پیشتر آسمانی کچہری میں سارے آدمیوں کے معاملات عدالت میں پیش ہونگے۔ یہ ہونا بھی چاہئے۔ چونکہ جب آخر آئیگا تو خداوند ہر ایک کو اُسکے اعمال کے مطابق جزا دیگا اِس لئے آخر سے پیشتر ہر معاملہ کا عدالت کے سامنے پیش ہونا اور ابدی زندگی یا موت کا فیصلہ ہونا ضروری ہے جیسا ہم نے پچھلے باب میں دیکھا۔ یہ عدالتی کام آسمانی ہیکل یا مقدس میں مسیح کا آخری کام تھا اور یہ مقدس کا صاف کیا جانا کہلاتا ہے۔ آسمان میں جس وقت اِس کام نے شروع ہونا تھا اُس کے بارے میں دانی ایل نبی نے یہ لکھا۔ "اُس نے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو دن تک پھر مقدس پاک کیا جائیگا" ۱

یہ آخری دنوں کی پیشین گوئی ہے کیونکہ نبی کو یہ کہا گیا تھا کہ یہ رویت "آخری زمانے میں انجام ہوگی"

نبوت میں ایک دن ایک سال کے لئے ہوتا ہے اِس لئے یہ عرصہ دو ہزار تین سو سال کا ہوا۔ کب یہ شروع ہوا؟ اگر ہم یہ جان لیں تو ہم فوراً بتا سکیں گے کہ کب یہ آخر ہوگا اور یوں ہم کو معلوم ہو جائیگا کہ آسمانی مقدس میں عدالت کا کام اِس گھڑی شروع ہوگا۔

۵ (مکاشفہ ۱۴: ۶ و ۷) ۱ (دانی ایل ۸: ۱۴)

رویا کی تعبیر

جبرائیل فرشتہ نبی کے پاس بھیجا گیا تاکہ آٹھویں باب کی رویا کے معنی بتائے اُس کو یہ حکم ملا۔ "اے جبرائیل اِس شخص کو اُس رویت کے معنی سمجھا" فرشتے نے قدیم سلطنتوں کی تاریخ کا سلسلہ سنایا اور مادی فارسی یونان اور روم کی سلطنتوں کا بیان کیا اور یہ بتایا کہ کس طرح رومی طاقت نے صداقت کے خلاف بہت عرصہ تک جنگ کی۔ جب اِس نبی کی رویت کے سامنے یہ افسوس ناک تاریخ پیش ہوئی تو اُسے غش آگیا اور فرشتے نے دو ہزار تین سو سالوں کی تعبیر بند کر دی۔ دانی ایل کی کتاب کا آٹھواں باب اِن الفاظ پر ختم ہوا "میں رویت سے گھبراتا رہا۔ پر کوئی اُسے نہ سمجھا"

پر جبرائیل فرشتے کو یہ حکم ملا تھا کہ "اِس شخص کو اِس رویت کے معنی سمجھا" بس اِس غرض سے جبرائیل پیچھے پھر آیا۔ (جیسا کہ نویں باب میں مندرج ہے) اور اُس نے یہ کہا۔ "اے دانی ایل میں اب اِس لئے نکل آیا ہوں کہ تجھے دانش اور سمجھ بخشوں ..... سو اِس بات کو بوجھ اور اِس رویت کو سمجھ"[1] اب ہم دو ہزار تین سو سالوں کے بارے میں سیکھیں گے۔ رویت کا یہ وہ حصہ ہے جس کا مطلب فرشتے نے پہلے نہیں بتایا تھا۔

تعبیر — اِس عرصہ کا آغاز

سب سے پہلے ہم کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اِس عرصے کے چار سو نوے سال یہودی قوم کے لئے مقرر تھے جن کا صدر مقام یروشلم تھا۔ اِس عرصہ میں خدا کی رحمت انتظار کرتی رہی جب تک کہ آنے والے مسیح موعود کو مارنے کے ذریعہ اُن کے گناہوں کا پیمانہ لبریز نہ ہو گیا۔ فرشتے نے یہ کہا کہ "ستر ہفتے۔ (چار سو نوے دن یا سال)۔ تیری اُمت اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے۔ (کاٹے گئے)"۔

[1] (دانی ایل ۹: ۲۲ و ۲۳)

تاکہ اُس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطا کاریاں آخر ہو جائیں اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جا دے اور ابدی راستبازی پیش کی جائے اور اُس رویت پر اور نبوت پر مہر ہو اور اُس پر جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جائے"

اُس کے بعد فرشتے نے یہ بتایا کہ کب یہ زمانہ چار سو نوے سال کا شروع ہوگا۔ اور وہی آغاز دو ہزار تین سو ساوں کا بھی ہوگا۔ چونکہ اسی کی تشریح کے لئے فرشتہ آیا تھا۔ فرشتے نے بتایا کہ یہ وقت اُس وقت سے شروع ہوگا جب کہ

یہودی یروشلم کے کھنڈرات پر اظہار ماتم کر رہے ہیں

"یروشلم کی دوبارہ تعمیر کا حکم نکلے" یہ اُس نبوتی زمانہ کا شروع تھا۔ یروشلم یہودی قوم کا دارالخلافہ تھا۔ یہ مدت سے ڈھیر پڑا تھا اور وہاں کے باشندے فارس میں اسیر تھے۔ یروشلم کے بحال کرنے اور تعمیر کرنے کا حکم فارس کے بادشاہ ارتخشستا کی طرف سے صادر ہوا۔ اِس حکم کا ذکر عزرا کی کتاب کے ساتویں باب میں مندرج ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ ارتخشستا بادشاہ کے ساتویں سال میں یہ حکم

نافذ ہوا[1]۔ یہ سنہ ۴۵۷ قبل از مسیح وقوع میں آیا۔ یہ تاریخ یعنی سنہ ۴۵۷ قبل از مسیح نہایت اہم ہے۔ چار سو نوے سالوں اور دو ہزار تین سو سالوں کا یہ آغاز ہے۔ یہ چار سو نوے سال مسیح کے دنوں تک پہنچتے ہیں اور دو ہزار تین سو سال اُس عدالت کے شروع تک جو آخری دنوں میں آسمان میں شروع ہوگی۔

نبوت کا پہلا حصہ پورا ہوا

چلئے ہم یہ دیکھیں کہ کس طرح ٹھیک ٹھیک اِن ستر ہفتوں یا چار سو نوے سالوں کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ فرشتے نے کہا کہ اِن ستر ہفتوں میں سے اُنہتر ہفتے یا چار سو تراسی سال مسیح کے زمانے تک پہنچیں گے۔ نبوت میں یہ لکھا تھا کہ "جس وقت سے یروشلم کی دوبارہ تعمیر کا حکم نکلے مسیح بادشاہ تک سات ہفتے ہیں اور باسٹھ ہفتے"

یہ اُنہتر ہفتے چار سو تراسی دن ہیں جن سے نبوت میں چار سو تراسی سال مراد ہیں۔ سنہ ۴۵۷ قبل از مسیح میں یروشلم کی بحالی کے حکم سے شروع کرکے چار سو تراسی سال گزرنے تھے اور تب مسیح نے آنا تھا اور ایسا ہی وقوع میں آیا۔ سنہ ۴۵۷ قبل از مسیح سے چار سو تراسی سال ٹھیک ٹھیک سنہ ۲۷ء تک پہنچتے ہیں۔ اِس نبوت کے مطابق اُس سال مسیح نے ظاہر ہونا تھا۔

جب ہم سنہ ۲۷ء پر نظر ڈالتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ عین اُسی سال یسوع المسیح یوحنا سے بپتسمہ لینے کو آیا چنانچہ یہ لکھا ہے۔ "اور یسوع مسیح بپتسمہ لیکر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا اور دیکھو اُس کے لئے آسمان کھل گیا اور اُس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں"[2]

---

۱ (عزرا ۷:۷) ۲ (متی ۳:۱۶ و ۱۷)

حضرت مسیح کا صلیب دیا جانا

مسیح کے معنی ہیں جس پر "تیل ملا گیا ہو"۔ سو یسوع مسیح کو روح کا مسح ملا اور وہ سب پر ظاہر ہوا اور یوحنا رسول نے یہ کہا۔ "دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھائے جاتا ہے"[1] اب ہم کو کیسے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ بپتسمہ اور مسح سنہ ۲۶ء میں واقع ہوا؟ اِس سال کے مقرر کرنے کے لئے لوقا کی انجیل میں چند تاریخی واقعات کا ذکر ہے:-

"تبریس قیصر کے پندرھویں برس پنطس پلاطس یہودیہ کا حاکم تھا"[2] تبریس قیصر سنہ ۱۲ء میں نائب السلطنت کے طور پر حکومت کرنے لگا۔ نہ صرف یہ قدیم تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ اُن سکوں سے بھی جو اُس سال جاری ہوئے۔ جن پر اُس قیصر کی تصویر اور لقب کندہ ہے اِس لئے اُسکا پندرھواں سال سنہ ۲۶ء ٹھہرتا ہے اور نیز اُسی سال پنطس پلاطس یہودیہ کا حاکم تھا۔ یہ تاریخ صاف و صریح ہے۔

پانچ سو سال پہلے نبوت میں یہ لکھا گیا تھا کہ یروشلم کے بحال کرنے کے حکم سے چار سو تراسی سال گزر جائیں گے تو مسیح آئیگا۔ سنہ ۴۵۷ ق م سے لیکر چار سو تراسی سال سنہ ۲۶ء تک پورے ہوتے ہیں اور مسیح اُسی سال میں ظاہر ہوا۔ نبوت کا معتبر کلام تکمیل کو پہنچا صرف آسمان کا خدا ہی یہ ٹھیک وقت پہلے سے بتا سکتا ہے اور وہی اِس کو سرانجام تک پہنچاتا ہے۔

دنیا کے گناہوں کے لئے ایک بڑی قربانی دی گئی

یوں ستر ہفتوں میں سے انہتر ہفتے تو پورے ہوئے اور اب ایک ہفتہ یا سات سال کا عرصہ باقی رہ گیا۔ اِن سات سالوں کے آخری ہفتے کے درمیان مسیح کے کام کے بارے میں نبوت میں یہ لکھا تھا۔ "باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا"۔ "اور ہفتے کے بیچ ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کریگا"

---

۱ (یوحنا ۱: ۲۹) ۲ (لوقا ۳: ۱-۳)

نبوت میں یہ خبر دی گئی کہ مسیح قتل کیا جائیگا اور قربانی موقوف کرائیگا۔ مسیح کی اِس بڑی قربانی چڑھنے کے بعد وہ ساری قربانیاں جو قدیم مقدس میں بطور نشان کے چڑھائی جاتی تھیں وہ موقوف ہوئیں کیونکہ اب اُن کے کچھ

ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا

معنی ظاہر ہے۔ جب یسوع المسیح نے خدا کے برّے کے طور پر صلیب پر جان دی تو یروشلم میں زمینی مقدس کا پردہ پھٹ گیا۔ زمینی مقدس کا پردہ پھٹنا سب کے لئے اِس بات کا نشان تھا کہ اُس نے قربانی اور ہدیے موقوف کرا دیئے۔

یروشلم دو بارہ تعمیر کیا جا رہا ہے

ساڑھے تین سال تک برملا تعلیم دینے اور بیماروں اور تکلیف زدوں کی خدمت کرنے کے بعد ایک ہفتے یا سات سال کے عرصے کے وسط میں یسوع المسیح کیلوری پر مرنے کے لئے چڑھایا گیا۔ صدیوں پہلے نبوت نے اِس خاص وقت کی طرف جو نجات کی تجویز میں داخل تھا پتہ دیا۔ تب وقت آیا اور نبوت پوری ہوئی اور خدا کی طرف سے قربانی چڑھائی گئی۔

"وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں" ۱ "خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" ۲۔ خدا کا یہ نام ہر ایک گنہگار کے لئے ہے اور خدا چاہتا ہے کہ ہم سب اُسے قبول کریں اور زندہ رہیں۔ مسیح نے اپنی رضامندی سے اپنی جان آدمیوں کے لئے دی۔ آدمی نے خدا کی مقدس شریعت کو توڑا تھا اور اُسکی سزا موت تھی۔ مسیح نے وہ سزا اپنے اوپر لے لی اور جان دے دی تاکہ ہم زندہ رہیں لیکن موت اُسکو قبضہ میں نہ رکھ سکتی تھی وہ آسمان سے تھا اور ابدی زندگی کا اِختیار اُسے حاصل تھا اور جو رومی حاکم اُسکی موت کے وقت حاضر تھا وہ چلا کر یہ کہنے لگا۔ "سچ مچ یہ آدمی خدا کا بیٹا ہے اور جو رومی سپاہی اِسکی قبر کی حفاظت کرتا تھا اُس نے فرشتوں کو اُترتے اور قبر کو کھولتے دیکھا۔ یسوع گناہ اور موت پر فتح پاکر قبر سے باہر نکل آیا۔ اِس لئے جو لوگ اب اُسکے پاس آتے ہیں اُنکو وہ بچا سکتا ہے۔ وہ آسمان پر چڑھ گیا تاکہ آسمانی مقدس میں ہمارا بڑا سردار کاہن بنے۔ ایمان کے ذریعہ ہم اُس کے پاس گناہ کی معافی اور مدد اور فضل کے لئے جائیں کیونکہ اُس نے فرمایا تھا۔ "جو کوئی میرے پاس آتا ہے میں اُسے ہرگز نکال نہ دونگا"

عین جس وقت نبوت میں خبر دی گئی تھی ساڑھے تین سال خدمت کرنے کے

۱ (یسعیاہ ۵:۵۳) ۲ (یوحنا ۱۶:۳)

بعد ہفتے کے وسط میں مسیح نے اپنی قربانی چڑھائی۔ اب پورے ستر ہفتوں کے پورا ہونے میں جو یہودی قوم کے لئے مقرر تھے ساڑھے تین سال باقی رہ گئے۔ اِس عرصے میں مسیح کے شاگردوں نے نجات کے طریقہ کی منادی خاص کر یہودیوں کے درمیان کی اور اِس گواہی کو بھی یہودیوں نے رد کر دیا اور اُن کے لئے جو خدا کا خاص پیغام تھا وہ ختم ہو گیا۔ اب مسیح کے خادم اِنجیل کا پیغام لیکر ساری قوموں کی طرف نکل گئے اور ستر ہفتوں کا زمانہ جو یہودی قوم کے لئے مقرر تھا خاتمہ کو پہنچا۔

دو ہزار تین سو سالوں کا انجام

ہم اِسے فراموش نہ کریں کہ فرشتہ دانی ایل نبی کے سامنے دو ہزار تین سو سالوں کے دراز زمانے کی رویت اور نبوت کی تشریح کر رہا تھا جو زمانہ آخری دنوں میں مقدس کے صاف کئے جانے تک پہنچتا تھا۔ اُس عرصے کے پہلے چار سو نوے سال کے یہ واقعات اِس رویت اور نبوت پر مہر تھے۔ اِسی منجانب اللہ قربانی کے خون کا چھڑکا جانا بدی کی بابت کفارہ کے لئے اور ابدی راستبازی پیش کئے جانے کے لئے تھا اور یہ گویا آسمانی مہر تھی جو اِس رویت پر لگائی گئی جیسے یہ بڑی قربانی چڑھائی گئی ویسے ہی یقیناً آسمان میں ہمارے سردار کاہن کی کہانت کے ذریعہ مقدس صاف کیا جائیگا۔ اور نیز اِس عرصے کے پہلے حصے کی ٹھیک تکمیل نے الٰہی مہر اُس اعلان پر لگا دی کہ جب دو ہزار تین سو سال گزر جائینگے تو آسمانی مقدس میں مسیح کی آخری خدمت شروع ہو گی۔ سنہ ۴۵۷ ق۔م سے شروع کر کے جبکہ یروشلم کی بحالی کا حکم ارتخششتا بادشاہ کی طرف سے نافذ ہوا۔ یہ دو ہزار تین سو سالوں کا عرصہ سنہ ۱۸۴۴ء تک پہنچتا ہے۔ اُسی سال نبوت کا وقت آیا جبکہ آسمان میں مقدس کے پاک کئے جانے کا زمانہ شروع ہونا تھا۔

یوحنا رسول نے مکاشفہ کی کتاب میں مسیح کی خدمت کے آخری نظارے کو خدا کی ہیکل کے قدس الاقداس میں کھلتے دیکھا اور اُس نے بتایا کہ "آسمان میں خدا کی ہیکل

کھل گئی اور اُس ہیکل میں اُسکے عہد کا صندوق دکھائی دیا"۔ اور اُس سے چند آوازیں یہ کہتی سنیں۔ "قوموں کو غصہ آیا اور تیرا غضب نازل ہوا اور وہ وقت آپہنچا ہے کہ مردوں کا اِنصاف کیا جائے اور تیرے بندے جو تیرے نام سے ڈرتے ہیں اجر دیا جائے"

ہم پھر اُسی بیان کو پیش کرتے ہیں جب یہ عدالتی کام آسمانی ہیکل کے قدس الاقدس میں شروع ہوا اُس نے قادرِ مطلق خدا کے تخت کو شعلہ زن جلالی پہیوں کے ساتھ اُترتے اور آسمانی قدس الاقدس میں داخل ہوتے دیکھا تاکہ ہمارے سردار کاہن کا آخری کام سرانجام کو پہنچے۔ چنانچہ اُس نے یہ کہا۔ "قدیم الایام بیٹھ گیا اُس کا لباس برف سا سفید تھا اور اُس کے سر کے بال صاف ستھرے اون کی مانند اُس کا تخت آگ کے شعلے کی مانند تھا اور اُسکے پہیے جلتی آگ کی مثل تھے ایک آتشی سیلاب جاری تھا جو اُسکے آگے سے نکلا ہزاروں ہزار اُسکی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اُسکے آگے کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی ہوئی تھیں"

جب سنہ ۱۸۴۴ء کے شروع میں عدالت کی گھڑی شروع ہوئی تو آسمانی ہیکل میں یہ نظارہ نظر آیا۔ تب آسمان میں تحقیقاتی عدالت شروع ہوئی یا آسمانی مقدس کے پاک کئے جانے کا کام اِس عرصے میں ہر مرد اور عورت کا حال خدا کے سامنے پیش ہوگا۔ جب یہ تحقیقات کا کام ختم ہوگا تو گناہ کے لئے مسیح کی خدمت ختم ہو جائیگی اور اِنسانی اِمتحان کا زمانہ بند ہو جائیگا اور ہمارا خداوند ہمارے نجات یافتوں کو جمع کرنے کے لئے بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کی حیثیت سے جلد آجائیگا اُس وقت سارے گنہگار اُسکی آمد کی تجلی سے فنا ہو جائیں گے۔

اب ہم اِس عدالت کے زمانے میں زندہ ہیں جو آسمان میں ہو رہی ہے۔ آخر قریب ہے۔ اور جب آسمان میں عدالت کا کام ہو رہا ہے اُس وقت کے بارے میں نبوت بتاتی ہے۔ کہ زمین پر ایک خاص پیغام کی منادی ہوگی جو سب آدمیوں کو یہ دعوت دیگا کہ عدالت اور خداوند کے آنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

"میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے دیکھا
جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہل زبان
اور امت کے سنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی"

مبشرین کی جماعت

"تم دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو"

باب ۱۶

ہمارے زمانے کے لئے خاص پیغام

خدا کو شروع سے آخر تک کا علم ہے۔ کئی زمانے گذرے کہ اُس نے اپنے نبیوں کی معرفت آئندہ باتوں کا حال بائبل میں لکھوایا اور جب وقت پہنچا تو جن واقعات کی پیشین گوئی ہو چکی تھی وہ وقوع میں آئے۔ فی الحقیقت زندہ خدا اِس کتاب میں ہم سے کلام کرتا ہے اور ہمارے دنوں کے لئے اُس نے ایک خاص پیغام دیا ہے۔ ہم خدا کی عدالت کی گھڑی میں زندہ ہیں۔ آسمان میں خدا کی ہیکل کے اندر جیسا کہ پچھلے باب میں ذکر ہوا عدالت جاری ہو رہی ہے۔ گذشتہ زمانوں کے مردوں سے شروع کر کے آدمیوں کے احوال کی تحقیق ہو رہی ہے۔ جب وہ کام ختم ہو گا تو اِس عدالت کے فیصلے کے مطابق ہر ایک آدمی کو جزا و سزا ملے گی جو شخص قابل پائے جائیں گے اُن کو ابدی زندگی اور بدکاروں کو موت نصیب ہو گی۔

سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ شفاخانے (ہسپتال)

۱- واشنگٹن سینیٹیریم - واشنگٹن ڈی-سی-یو-ایس-اے
۲- شنگھائی سینیٹیریم شنگھائی چین
۳- رور پہیٹ سینیٹیریم ارجن ٹاؤن - جنوبی امریکہ

جب تک آسمان میں یہ عدالت ہو رہی ہے خداوند زمین پر کے رہنے والوں کو یہ پیغام بھیجتا ہے۔ یوحنا رسول نے انیس سو سال گزرے رویا میں زمین پر انجیل کے کام کے ختم ہونے کو دیکھا۔ چنانچہ اُس نے یہ لکھا "پھر میں نے ایک اور فرشتے کو آسمان کے بیچ میں اُڑتے ہوئے دیکھا۔ جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلے اور اہل زبان اور امت کے سنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی اور اُس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اُسکی تمجید کرو کیونکہ اُسکی عدالت کا وقت آپہنچا ہے اور اُسی کی عبادت کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے" ۱

جو پیغام اُس نے سنا اُس میں اُس نے جھوٹی عبادت کے خلاف بھی آگاہی حاصل کی۔ تب اُس نے رویا میں اُن لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اس پیغام کی دعوت کو مان لیا۔ اُن کا ذکر اُس نے اِن الفاظ میں بیان کیا:—

"مقدسوں یعنی خدا کے حکموں پر عمل کرنے والوں اور یسوع پر ایمان رکھنے والوں کے صبر کا یہی موقع ہے" جیسی تصویریں ایک دوسرے کے بعد دکھلائی جاتی ہیں اِس طرح اِس رسول کی رویت میں یہ نظارے ایک دوسرے کے بعد گزرتے نظر آئے۔ اُس نے عدالت کی گھڑی کے آنے کو اور اِس خاص انجیلی پیغام کے بھیجنے کو دیکھا۔ اُس نے وہ پیغام سنا جو ہر قوم اور امت کو سنایا گیا اور اُس نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا جو خدا کے حکموں کو ماننے اور یسوع پر ایمان رکھتے تھے۔

کتاب میں اِس کام کے لکھے جانے کے بعد صدیاں گزر گئیں اور آخرکار وہ گھڑی آئی جب کام نے شروع ہونا تھا سنہ ۱۸۴۴ء میں (جیسے پچھلے باب میں ذکر ہوا) یہ عدالت کا کام آسمانی ہیکل میں شروع ہوا۔ عین اُسی سال خاص انجیلی پیغام پہنچانے کے لئے تحریک شروع ہوئی جو ساری دنیا کو نبوت کا یہ پیغام سنا رہی ہے۔

۱ (مکاشفہ ۱۴: ۶ و ۷)

سنہ ۱۸۴۴ء میں چند ایمانداروں نے بائبل کا مطالعہ کرنے سے یہ صاف یقین کر لیا کہ مسیحی دنیا بھی خدا کے ایک حکم کو توڑ رہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے سبت کے متعلق چوتھے حکم کی بجائے ہفتے کے پہلے دن کو سبت مان رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی معلوم کیا کہ سبت کو تبدیل کر کے پہلے دن کو ماننا خدا کی طرف سے مقرر نہیں ہوا اور اتوار کے ماننے کے لئے بائبل میں کوئی سند پائی نہیں جاتی بلکہ اسکو کیتھولک کلیسیا کی روایتوں نے رواج دیا۔ اِس وجہ سے وہ خداوند کے حقیقی سبت کو ماننے اور اُسکی تعلیم دینے لگے۔ یعنی ہفتے کے ساتویں دن کو۔ جسے خدا نے اپنی پاک شریعت میں پاک اور مبارک ٹھہرایا تھا اور جس کا حکم دیا تھا۔ سنہ ۱۸۴۴ء میں یہ تحریک شروع ہوئی اور سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ لوگوں کا کام شروع ہوا اور اب ساری دنیا میں پھیل رہا ہے اور وہ خدا کے حکموں اور یسوع کے ایمان کی منادی کر رہے ہیں۔

نبوت کی تکمیل پر پھر ذرا غور کرو۔ تقریباً دو ہزار برس گزرے نبوت کے معتبر کلام میں یہ لکھا گیا تھا کہ جب خدا کی عدالت کی گھڑی آئیگی تو ایک ایسی اُمت برپا ہوگی جو خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان پر چلے گی اور ساری دنیا میں جا کر عدالت کی گھڑی کے اِس انجیلی پیغام کو سنائیگی۔ دو ہزار تین سو برسوں کا دراز نبوتی زمانہ سنہ ۱۸۴۴ء کو مقرر کیا تھا کہ اُس وقت عدالت کی گھڑی شروع ہوگی اور اِس نبوت کا کام اور لوگ برپا ہونگے۔ جب سنہ ۱۸۴۴ء آیا تو وہ اُمت ظاہر ہوئی جو خدا کے حکموں کو مانتی اور یسوع پر ایمان رکھتی تھی۔ جب وہ گھڑی آئی تب یہ کام شروع ہو گیا۔ نبوت کی تکمیل کے لئے خدا نے دنیا میں یہ خاص انجیلی کام شروع کرایا۔

دعوت خدا کے فرمانبردار رہنے کی

مکاشفہ ۱۴ باب کے اِس پیغام کے دوسرے حصے پر اب غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اِس میں اُس طاقت کے خلاف آگاہی ہے جس نے آدمیوں سے خدا کے حکم کی نافرمانی کرائی۔

۱ (دانی ایل ۸: ۱۴)

سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ شفاخانے (ہسپتال)

۱- سٹین برو پارک سینٹیریم - و - ٹھورڈ انگلینڈ

۲- سکوڈز بورگ سینٹیریم سکوڈز بورگ ڈنمارک

۳- نرسا پور مشن ہسپتال نرسا پور کسٹنا ڈسٹرکٹ - ایس - انڈیا

اِس پیغام میں یہ آگاہی پائی جاتی ہے :—

"جو کوئی اُس حیوان اور اُسکے بت کی پرستش کرے اور اپنے ماتھے ...... وہ خدا کے قہر کی خالص مے کو پئیگا"

اِس سے کیا مراد ہے؟ تیرھویں باب میں رسول نے جو رویت دیکھی اُس میں ایک دینی طاقت کے برپا ہونے کا ذکر تھا جسے اُس نے تیندوے کی صورت میں دیکھا یہ طاقت بڑے بول بولیگی۔ خدا کے فرزندوں کو ستائے گی اور وہ کام جاری رکھیگی جس کا زمانہ بارہ سو ساٹھ دن یا سال بتایا گیا۔ ٹھیک طور سے یہ وہی کام اور وہی وقت ہے۔ جو دانی ایل ۷ باب کی نبوت میں چھوٹے سینگ کے متعلق بیان ہوا تھا۔ اُس باب میں ہم نے دکھایا تھا کہ تاریخ نے صاف طور سے ثابت کر دیا کہ یہ طاقت مسیحی صدیوں کے شروع میں رومی سلطنت تھی۔ یہ رومی پوپیت تھی۔ قدیم کلیسیا نے ملکی حکومتوں سے یہ اِختیار حاصل کیا کہ بزورِ شمشیر دینی تعلیم کو جاری کریں اور اُس نے اِس امر کا بھی دعوےٰ کیا کہ اُسے اب اِختیار بھی حاصل تھا کہ ایسی تعلیموں کا حکم دے سکے جو بائبل میں پائی نہیں جاتیں۔ چنانچہ دانی ایل ۷:۲۵ میں یہ لکھا ہے۔

"وہ حق تعالےٰ کی مخالفت میں باتیں کریگا۔ اور حق تعالےٰ کے مقدسوں کو تنگ کریگا۔ اور چاہیگا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے"

اِس طاقت نے جو ایسے اِختیار کا دعوےٰ کیا تھا اگر کوئی دوسری طاقت جو اِس کی صورت کی مانند ہو یہ دعوےٰ کرے اور چاہے کہ خدا کی شریعت کو بدل ڈالے تو اُسکے خلاف مکاشفہ ۱۴ باب میں آگاہی دی گئی جو کوئی اُس حیوان اور اُسکے بت کی پرستش کرے اور اُسکی چھاپ لے ...... وہ خدا کے قہر کی خالص مے کو پئیگا"

یاد رکھئے کہ نبوت میں یہ لفظ "حیوان" ملامت کے طور پر اِستعمال نہیں ہوا بلکہ نبوت میں اور تاریخ میں ملک یا قوم کا نشان حیوان بیان ہوا ہے۔ جیسے آجکل بھی اپنے نشان کے لئے کسی نہ کسی حیوان کو چن لیتے ہیں۔ کوئی قوم شیر ببر کو اپنا نشان ٹھہراتی

سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چھاپہ خانے (پبلشنگ ہوسز)

۱- واشنگٹن ڈی سی۔ یو۔ یس۔ اے ۲- سنگاپور سٹریٹس سیٹلمنٹ ۳- ٹوکیو جاپان
۴- شنگھائی چین ۵- بیونس ایرس ارجنٹائن جنوبی امریکہ ۶- برک فیلڈ ایلی
نوئس یو۔ ایس۔ اے ۷- کرسٹوبل کینال زون پاناما۔ ۸- پونا انڈیا

ہے کوئی قوم عقاب کو اور کوئی اژدہا کو اور اپنے سکوں یا مہروں پر اِن حیوانوں کے نشان بنواتی ہے۔ ہم یہ بھی یاد رکھیں کہ اِس نبوّت میں مذہبوں کا ذکر ہے نہ اشخاص کا۔ ہم کسی شخص پر الزام نہیں لگاتے جو لوگ اپنے اپنے مذہب کی روشنی کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ خدا کے فرزند ہیں اِسلئے نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اُن کے لئے بھی خدا اپنی بڑی محبت سے یہ پیغام بھیجتا ہے تاکہ ہم راہِ راست کی پیروی کریں اور گمراہی سے بھاگیں۔

اِس طاقت کی ایک مورت یا شبہت کا ذکر ہے۔ اِس مورت سے کیا مراد ہے؟ یہ کوئی دینی حکومت یا دینی سوسائیٹیوں کا اتحاد ہے۔ نہ خود رومی پوپیت کا لیکن اُن سب کا جو پرانے پوپی اُصولوں کو مان کر اپنے دین کو ملکی حکومت کے ذریعہ جاری کرانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ پاپائیت نے کیا تھا۔ جبکہ بادشاہ اُسکا حکم مانتے تھے۔ خدا آدمیوں کے ضمیر کو کبھی مجبور نہیں کرتا وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اِنسانی طاقت آدمیوں کو اُس کی راہوں پر چلنے کے لئے مجبور کرے۔ مسیح کی انجیل آزاد ہے اور آزاد دل اور عقل سے ہی آدمی اِسکو مان سکتا ہے ہم آدمیوں کی ایسی سوسائیٹیوں سے خبردار رہیں جو اپنے رعب کے ذریعہ ملکی حکومتوں سے دین کے جاری کرانے میں مدد لیتی ہیں۔ یہ کام صرف جھوٹے مذہب کا ہے۔ حقیقی مذہب دل کا ہوتا ہے۔

اِس حکومت کا نشان یا چھاپ

اِس حکومت کے اختیار کا نشان کیا ہے؟ کیتھولک کلیسیا اتوار کے تقرر کو کلیسیا کے اختیار کا نشان ٹھہراتی ہے جس کے ذریعہ وہ خدا کے کلام کی جگہ کلیسیا کی روایت اور دستور کو قائم کرتی ہے۔ چنانچہ ایک رومن کیتھولک مصنف یہ کہتا ہے۔

Monsignor Segur in "Plain Talks about the Protestantism of Today")

کیتھولک کلیسیا ہی نے یسوع مسیح کے اختیار سے اِس آرام کو اتوار کے دن پر منتقل کر دیا ...... پروٹسٹنٹ مسیحیوں کا اتوار کو ماننا کلیسیا کے اختیار کی عزت

سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ کالج

۱- کالج ویو نبراسکا امریکہ ۲- کیانگسو- چین ۳- جولی آکا پیرو- جنوبی امریکہ
۴- سنگاپور سٹریٹس سیٹلمنٹ ۵- پے سے فلپائن جزائر ۶- کرشنا راجا پورم انڈیا
۷- بیرین سپرنگس مشی گن- یو- ایس- اے ۸- واشنگٹن ڈی- سی- یو- ایس اے

کرنا ہے خواہ وہ دل سے چاہیں یا نہ چاہیں" Keenans "Doctrinal Catechism) میں یہ لکھا ہے:

سوال۔ کیا کوئی اور طریقہ اِس بات کے ثابت کرنے کا تمہارے پاس ہے کہ کلیسیا کو تیوہاروں یا حکموں کے مقرر کرنے کا اختیار ہے؟

جواب۔ اگر اُسے ایسا اختیار نہ ہوتا تو وہ ایسا کام نہ کر سکتی جس میں زمانہ حال کے سب مسیحی فرقے اُسکے ساتھ متفق ہیں ...... وہ اتوار کا ماننا یعنی ہفتے کے پہلے دن کا۔ سبت کے ماننے کی بجائے جو ہفتہ کا ساتواں دن ہے مقرر نہ کر سکتی۔ کیونکہ اُسکے لئے کتاب مقدس میں کوئی سند پائی نہیں جاتی (ص ۱۷۴) دانی ایل کی نبوت میں یہ ذکر تھا کہ یہ حکومت خدا تعالےٰ کے وقتوں اور حکموں کو بدلنا چاہیگی اور ساتویں دن سے جو خدا کا حکم تھا سبت کو بدل کر پہلے دن یعنی اتوار کو ماننا منجملہ کلیسیا کے دعوےٰ کے مطابق خدا کے تحریری قانون پر کلیسیائی اختیار کو ترجیح دینے کا نشان ہے۔

یاھواہ کے اختیار کا نشان

خدا کا بھی ایک نشان یا چھاپ ہے۔ خدا کے اعلےٰ اختیار کا دعوےٰ اِس امر پر مبنی ہے کہ وہ خالق ہے اور خالق ہونے کی حیثیت سے اُس کو اختیار اور طاقت حاصل ہے۔ اور چنانچہ بائبل میں لکھا ہے:—

"خداوند ہی خدا ہے وہ زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہے اُس کے قہر سے زمین تھرتھراتی ...... جن معبودوں نے آسمان اور زمین کو نہیں بنایا وہ ہی زمین پر سے اور اِس آسمان کے نیچے سے نیست ہوں گے اُسی نے اپنی قدرت سے دُنیا کو بنایا ہے اُسی نے اپنی حکمت سے جہان کو قائم کیا ہے" [۱]

اِس قوت خالقہ کی جو یادگار خدا نے مقرر کی وہ پاک سبت ہے اُس کے آرام کا مقررہ دن یہ سبت خدا کا نشان یا اُسکی چھاپ ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے "میرے سبتوں

۱ (یرمیاہ ۱۰: ۱۰ و ۱۲)

کو مقدس جانو کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان نشان ہوں تاکہ تم جانو کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں"۱ پس ایک طرف تو خدا کی شریعت سے تجاوز کرنے کا نشان یا چھاپ ہے اور دوسرا خدا کی اطاعت کا نشان ہمیں اِس امر کی ضرورت ہے کہ خدا کو جانیں اور پہچانیں کہ وہ ہمارا خدا ہے۔ سبت وہ نشان ہے جس کے ذریعہ ہم اُس کو پہچان سکتے ہیں۔ جب اُس نے جہان اور انسان کو چھ دنوں میں پیدا کیا تو لکھا ہے کہ اُس نے ساتویں دن آرام کیا یہاں سے ہی سات دنوں کا ہفتہ شروع ہوا اور آج تک ہم اِسے مانتے چلے آئے ہیں۔ اِس ساتویں دن کو جس میں خدا نے آرام کیا اُس نے پاک ٹھہرایا خدا نے یہ دن انسان کو بخشا تاکہ اُس دن وہ آرام اور عبادت کرے اور آج تک وہ اُس کا پاک دن ہے جو ہم پر یہ بڑی صداقت ظاہر کرتا ہے کہ خدا ہمارا خالق ہے جس نے آسمان اور زمین بنائی اگر آدمی ہمیشہ سبت کو مانتا رہتا تو وہ حقیقی خدا کو کبھی نہ بھولتا نہ بتوں کی طرف مائل ہوتا۔ اِن آخری دنوں میں یہ پیغام سب آدمیوں کو یہ کہتا ہے۔ "خدا سے ڈرو اور اُسکی تمجید کرو کیونکہ اُسکی عدالت کا وقت آپہنچا ہے اور اُسی کی عبادت کرو جس نے آسمان اور زمین بنائی"

گذشتہ زمانوں میں بعض لوگ نادانستہ اِس کلیسیائی روایت کو مانتے رہے اور ساتویں دن کی بجائے پہلے دن کو سبت سمجھتے رہے۔ بعضوں نے پہلے کبھی نہیں سنا کہ خدا نے ایک دن آرام اور عبادت کے لئے مقرر کیا ہے۔ خداوند کسی کو اُس نور کے لئے ذمہ وار نہیں ٹھہراتا جو اُس کو کبھی ملا ہی نہیں۔ اِس زمانۂ سابق کے بارے میں ہم غیر قوموں کے رسول پولس کی طرح وہی کہہ سکتے ہیں جو اُس نے یونان کے بت پرستوں سے کہا تھا۔ "خدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں کیونکہ اُس نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا"۲

۱ (حزقی ایل ۲۰:۲۰) ۲ (اعمال ۱۷:۳۰ و ۳۱)

عدالت کی جو گھڑی مدت پہلے مقرر کی تھی اب وہ ہمارے دنوں میں آ پہنچی ہے۔ اب خدا ہر ایک قوم اور اہل زبان اور امت کو خاص پیغام دیتا ہے اور سب کو دعوت دیتا ہے کہ یسوع مسیح پر ایمان لائیں جو گنہگاروں کا نجات دہندہ ہے اور خدا کے حکموں پر چلنے کی طاقت اُسی سے مل سکتی ہے۔ اُسی مدد کے بغیر کوئی آدمی اِس عدالت کے امتحان میں پاس ہونے کی توقع نہیں رکھ سکتا۔ بائبل میں یہ لکھا ہے:— "اب آؤ ہم سب ماحصل کلام سنیں خدا سے ڈر۔ اور اُس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرض کلی یہی ہے کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بری عدالت میں لائیگا" فی الحقیقت ہم کو ایک بڑے سردار کاہن یعنی یسوع مسیح کی ضرورت ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور ہمارے دلوں کو ہر پوشیدہ بدی سے صاف کرے اور جب عدالت کے دن ہمارے نام خدا کے سامنے پیش ہوں تو وہ ہماری سفارش کرے۔ اِس لئے خدا نے اپنی محبت اور رحمت سے عدالت کی گھڑی کا یہ پیغام سب آدمیوں کے لئے بھیجا ہے۔

مکاشفہ ۱۴: ۶ سے ۱۴ کا یہ پیغام آج ساری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ ہر سال ہزاروں نئے لوگ شامل ہو کر یہ پیغام سنتے ہیں۔ چھاپے خانوں کے ذریعے بہت زبانوں میں یہ پیغام چھپ کر سب جگہ جاتا ہے۔ ہر براعظم میں سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ مردوں و جوانوں کو سبت کے ماننے کی تعلیم مل رہی ہے اور اُن کے سامنے مقصد سب سے اعلیٰ رکھا جاتا ہے کہ بہت جلد یہ خاص پیغام ساری دنیا کو پہنچ جائے۔ صدیوں پہلے نبی نے یہ سب کچھ دیکھا کہ عدالت کی گھڑی آ رہی ہے اور خاص الٰہی کام برپا ہو کر یہ آخری پیغام ہر قوم و امت کو دیگا۔

تقریباً دو ہزار سال گزرے نبی نے رویت میں یہ دیکھا۔ آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے اُس کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اِسے دیکھنا کافی نہیں۔ بلکہ ہم سب اِس میں حصہ لیں اور خود اِس کا حصہ بن جائیں۔

اقوام کی لڑائی کے لئے تیاری

باب ۱۷

قحط۔ وبا۔ جنگ

یہ بڑا اہم زمانہ ہے۔ یورپ کے جنگ عظیم کو چند سال گزر چکے ہیں اور دنیا کی قومیں صلح کی تلاش کر رہی ہیں۔ لیکن دنیا ایک ایسی صندوق کی مانند ہے جسکو دیا سلائی چھوتے ہی آگ لگ جاتی ہے۔ دنیا کی آرزو یہ ہے کہ صلح ہو اور سب اِسکی تلاش کر رہے ہیں۔ لیکن قوموں کے اغراض ایسے اُلجھن میں پڑے ہیں اور بہت باتوں میں ایک دوسرے کے نقیض ہیں اور جو مشکلات دنیا کے مدبروں کے سامنے پیش ہیں وہ اِس کثرت سے ہیں اور ایسی نازک ہیں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کب یہ جنگ پھر چمک اُٹھے اور مشرق اور مغرب دونوں کو اِس میں بھسم کر دے۔

حال کا زمانہ آمدورفت کی کثرت کا زمانہ ہے - ہزاروں کا میلان اِس طرف ہے کہ اُن معیاروں سے اور دستوراعملوں سے گریز کریں - جن کا اِمتحان ہو چکا اور وہ صحیح سالم ثابت ہوئے - بعض لوگ تو قدیم طریقوں کو چھوڑ کر نئے نئے طریقے اِختیار کر رہے ہیں - بعض مقاموں میں غدر اور پھوٹ ترقی کر رہی ہے - اگرچہ اُنکو روکنے کے لئے بہت کوششیں بھی ہو رہی ہیں - بار بار باقاعدہ کوششیں ہو رہی ہیں کہ اُن بنیادی اُصولوں کا تختہ پلٹ دیویں جن پر حکومتوں کا دارومدار تھا ۔

بعض مسیحی فرقے اور دیگر طاقتیں یہ تلاش کر رہی ہیں کہ حکومتوں کو اپنے قابو میں کرلیں - اِس تحریک پر اصرار کیا جاتا ہے کہ دین کو سرکاری قانون کے ذریعہ قائم کریں - اِس کے یہ معنی ہیں کہ دینی آزادگی کے اُصولوں سے ہم دور ہٹ جائیں اور اُسی تصور کو مان لیں جو کلیسیا اور ملکی حکومت کے اتحاد کا تھا - یعنی کلیسیا حکومت کو اپنے قابو میں رکھے اور وہی ایذارسانی اور مصیبت پیدا کر دے جسکا تجربہ پہلی صدیوں میں ہو چکا تھا ۔

مذہبی دنیا میں نئی تعلیم کے لوگ پیدا ہوئے ہیں جو کتاب مقدس کے الہام اور صحت کا انکار کرتے ہیں مسیح کی الوہیت کے منکر ہیں - پیدائش کی کتاب میں جو خلقت کا بیان ہے اُسکو نہیں مانتے - باغ عدن میں آدم کے گناہ میں گرنے کا انکار کرتے ہیں اور اِسی طرح مسیحی دین کے بعض دیگر عقائد کو بھی انہوں نے بالائے طاق رکھ دیا - علم ارتقا اور ڈارون خیالات بہت کالجوں میں معلموں اور متعلموں کی روحانی زندگی کا خون چوس رہے ہیں اور ایسے خادمان دین اُن دینی مدرسوں سے پاس ہوتے ہیں جو نہ ہماری بائبل پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ مسیح کو خدا اور نہ گناہ سے نجات دہندہ مانتے ہیں ۔

طبعی دنیا میں جو نظارہ ہمارے سامنے پیش آرہا ہے وہ بھی ایک غیر معمولی تصویر ہمارے سامنے پیش کرتا ہے - گذشتہ جنگ عظیم کے علاوہ جسکی نظیر دنیا کی
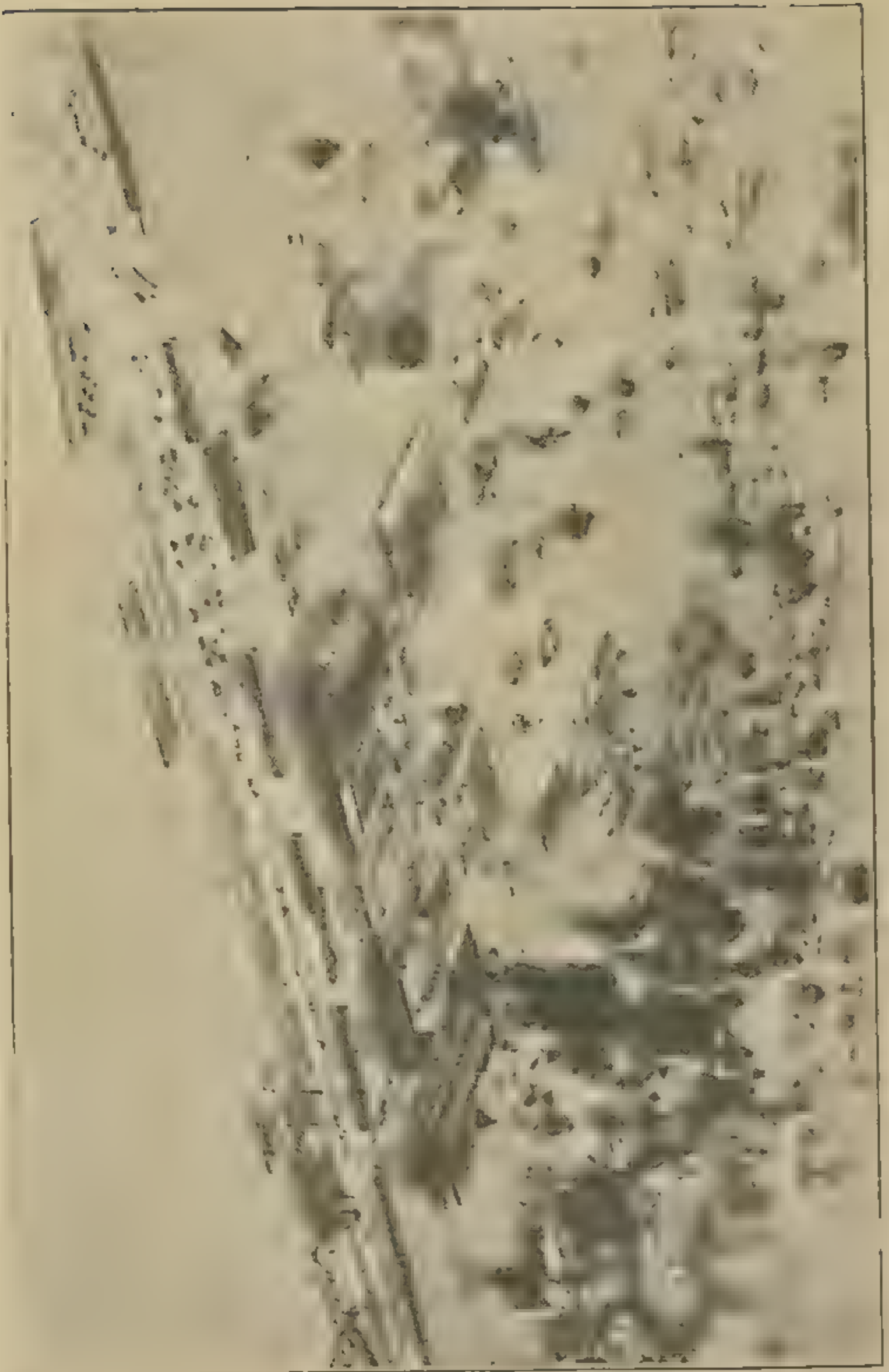
شمالی امریکہ کا ایک شہر ایک بڑے طوفان کی وجہ سے پانی میں

تاریخ میں پائی نہیں جاتی - اِن پچھلے چند سالوں میں نہایت ہولناک کال اور نہایت تباہ کن وبا اور بربادی ڈھانیوالا بھونچال اور ایسے زبردست سیلاب جیسا کہ مسیسپی کی زرخیز وادی میں آیا - اپریل سنہ ۱۹۲۷ء میں شروع ہوکر انگلستان اور ہندوستان میں رونما ہوئے - فی الحقیقت یہ قابل غور زمانہ ہے اور اِس زمانے کے واقعات بدن کو لرزا دیتے ہیں اور سنجیدہ معنی رکھتے ہیں۔

دنیا کے سب سے بڑے قحط

حزقی ایل ۱۴ : ۱۳ میں خدا نے فرمایا تھا کہ میں روٹی کی ٹیک توڑ دونگا - اور اُس سرزمین میں ایسا کال بھیجونگا جو انسان اور حیوان دونوں کو ہلاک کریگا - گذشتہ چند سالوں میں جو بڑے بڑے بھونچال آئے اُن میں خدا کے اِس فرمان کی تکمیل ہوئی - ایک انگریز پادری ڈی - ایم - پینٹن صاحب نے ایک رسالہ میں جسکا نام فور سور ججمنٹس تھا (Four Sore Judgments) حزقی ایل کی اِسی آیت کا حوالہ دیکر اُن کالوں کے بارے میں جو چند سالوں سے پھیل رہے ہیں یہ لکھا :—

"اخبار لنڈن ٹائمز مورخہ ۱۵ - دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء نے چین کے کال کا مختصر حال یہ بتایا کہ چہلی کے علاقے میں کال میں مبتلا اشخاص کا کل شمار ساٹھ لاکھ ہے اور شنتنگ میں پچیس لاکھ اور شنسی میں دس لاکھ اور ایک دوسرے علاقے میں پانچ لاکھ - کل میزان ایک کروڑ پینتیس لاکھ ہوئی یہ شاید کبھی بھی پتہ نہ لگے گا کہ اِن میں سے کتنے بھوکے مر گئے"

چین کے کال سے چھ مہینے بعد روس میں ایسا بڑا کال پڑا جسکی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی . . . . اکیلے پیٹروگراڈ میں ہر روز ایک ہزار آدمی بھوک سے مرتا تھا (لنڈن ٹائمز ۱۵ - جنوری سنہ ۱۹۲۲ء) ہم تاریخ کے ایک بڑے بھاری ہولناک نظارے کو دیکھ رہے ہیں - ایسا نظارہ جو کاشفہ کے ظہور پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ بڑی ہلاکت آرہی ہے (لنڈن ٹائمز ۵ - اگست سنہ ۱۹۲۱ء) کنٹربری کے صدر اسقوف نے یہ کہا کہ دنیا کی تاریخ میں ایسا کبھی وقوع میں نہ آیا تھا - اِس کال کے ذریعہ لاکھوں مرد عورت اور
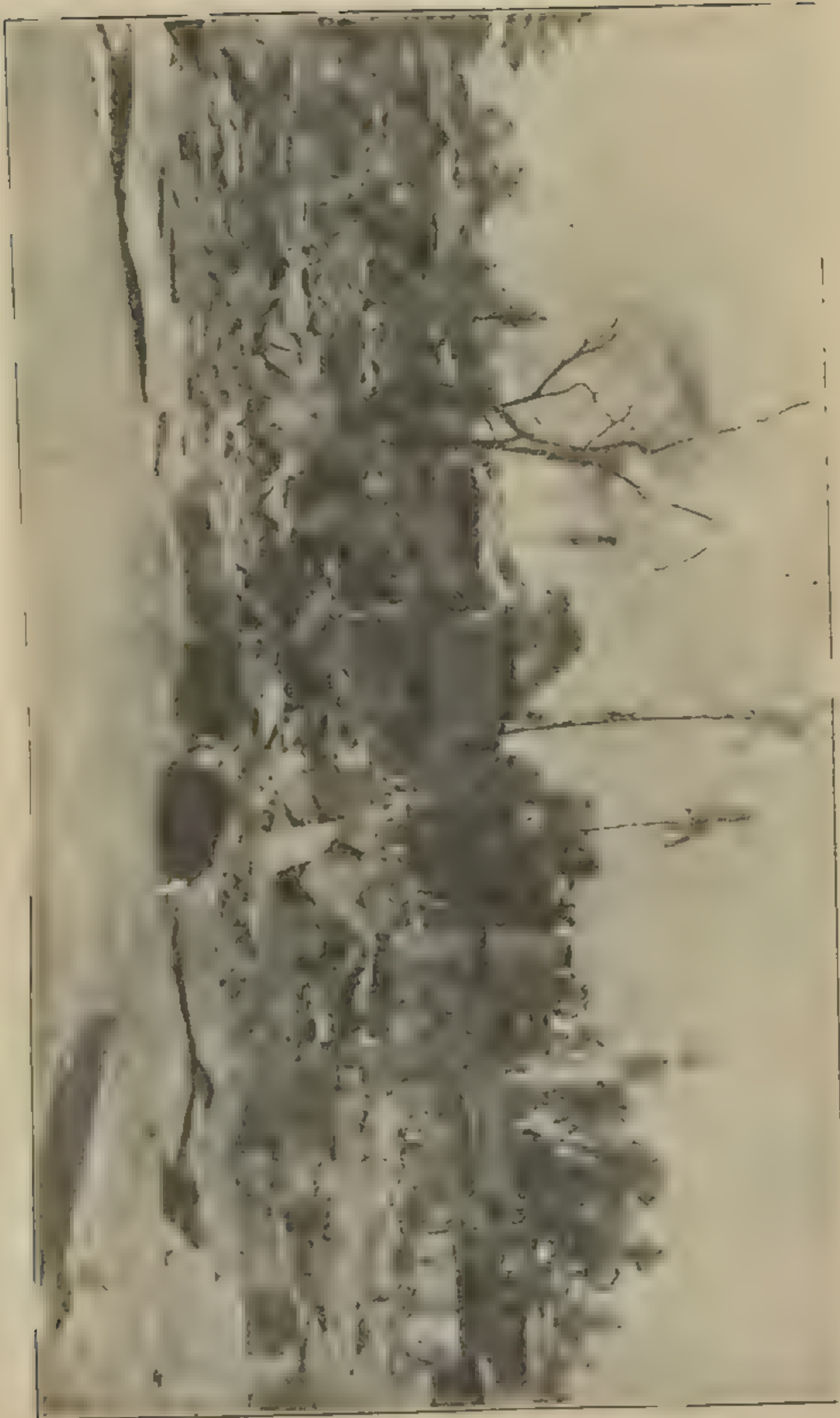
پیگو (برما) میں سنہ ۱۹۳۰ء کے زلزلے کا دوسرا نظارہ

بچے اجل کا لقمہ بن گئے۔ ڈاکٹر ہینڈسن صاحب نے یہ لکھا کہ لاکادم یہ کال ایسا ہولناک ہے کہ انسان کی تاریخ میں ایسے کال کا ذکر نہیں آیا۔

اِس طرح چین میں سنہ ۱۹۲۸ء میں ایسے ہی کال نے سخت بربادی پیدا کی۔

دنیا کی سب سے بڑی وبا

خدا کی بڑی سزاؤں میں دوسری سزا وبا ہے۔ جنگ عظیم کے بعد ایک بڑی وبا نازل ہوئی جو اپنی شدت اور وسعت کے لحاظ سے اپنی نظیر نہیں رکھتی - عین کرہ ہوا اِس بیماری سے ملوث ہو گیا۔ اسکے متعلق مسٹر بینٹن نے یہ لکھا:—

"سنہ ۱۹۱۸ء میں لنڈن ٹائمز (۱۸-دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء) کے میڈیکل نامہ نگار نے کہا۔ ساٹھ لاکھ آدمی گذشتہ بارہ ہفتوں کے اندر انفلوئنزا اور نمونیا کی بیماری سے موت کا شکار ہوئے۔ دنیا کے ہر ملک میں تجارت کے کام میں ہرج واقع ہوا اور بیوپار کو سخت نقصان اٹھانے پڑے۔ یہ وبا جنگ عظیم سے پانچ گنا زیادہ مہلک ثابت ہوئی۔ خشکی سے دو ہزار میل پرے جہازوں میں پوشیدہ طور پر یہ شروع ہوئی اور کوئی ملک نہ رہا کہ اس کے پنجے سے بچ جاتا۔ جنوبی افریقہ میں اِس نے اِس قدر جانیں تلف کیں کہ تین جنگوں میں بھی تلف نہ ہوتیں۔ ہندوستان میں چند مہینوں کے اندر اُنچاس لاکھ چھتیس ہزار ایک سو چھتیس موتیں وقوع میں آئیں۔ دیہات کے دیہات اس سے اجڑ گئے۔ آخر کار اموات کا شمار ساٹھ لاکھ تک پہنچ گیا اور ساری دنیا میں جو جانیں اِس وبا کے ذریعہ تلف ہوئیں اُن کا شمار کم از کم ایک کروڑ بیس لاکھ تھا"

اِس انفلوئنزا کی وبا سے ہم اتنی دور پرے نہیں چلے گئے کہ اُسکی ہولناک ہلاکت کو بھول سکیں۔ اب تک بہت گھروں میں ایسی جگہیں ہی جو خالی پڑی ہیں اور اُن کے عزیز و اقارب اُنکی یاد کرتے ہیں جنکو ناگاہ موت نے آدبوچا تھا۔ اِس خوفناک سزا کو لوگ بہت سالوں تک یاد کرتے رہیں گے۔ زبور میں لکھا ہے کہ

ویسوویس پہاڑ آتش فشانی کی حالت میں

رات کو وحشت ہوگی اور اندھیرے میں دبے چلے گی اور دوپہر کو بربادی اجاڑیگی لیکن جو خوفناک دن ہمارے سامنے موجود ہیں اُن کے لئے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے لئے محکم قلعہ ہوگا اور اُن کے رہنے کے لئے پوشیدہ جگہ۔ ۹۱ زبور کچھ اِسی قسم کے زمانے کے لئے لکھا گیا تھا۔

دُنیا کا سب سے بڑا زلزلہ

رسول نے ہمیں بتا دیا کہ آسمان اور زمین کپڑے کی طرح پرانے ہوجائیں گے اور لباس کی طرح تو اُنہیں تہ کردیگا اور وہ بدل جائیں گے ا۔ ہم اپنے سارے دل سے یہ مانتے ہیں کہ بھونچالوں کی بڑھتی شدت اِس دُنیا کے پرانے ہونے کا نشان ہے۔ یہ گویا موت کے وقت سے پیشتر نزع کی سی حالت کا نشان ہے۔ خوفناک روسی اور چینی کالوں کے بعد جن کا ہم ذکر کر چکے ایک بہت بڑا بھونچال آیا۔ ہم اُسی رسالے (Four Sore Judgments) سے یہ اقتباس کرتے ہیں :—

دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء کو چین میں ایک بھونچال آیا جس نے ساری دنیا کو ہلا دیا۔ سب سے بڑا جھونکا پندرہ ہزار مربع میل میں آیا۔ اور زمین کے پھٹنے سے ہزارہا آدمی دب کر مرگئے جن کا ٹھیک شمار کبھی معلوم نہ ہوسکیگا۔ بڑے بڑے گاؤں اور قصبے پہاڑوں کے گرنے سے تباہ ہوئے۔ جو چینی سرکاری رپورٹ اِس واقعہ سے چھ ماہ بعد نکلی اُس میں ذکر تھا (اگرچہ مبالغہ کے ساتھ) کہ دس لاکھ موتیں ہوئیں۔ دیگر ملکوں نے ان اموات کا شمار کم از کم دو لاکھ بتایا ہے۔ اِس شمار کے مطابق بھی دُنیا کی تاریخ میں بربادی کے لحاظ سے یہ کال سب سے بڑا تھا"۔ زمانہ ماضی کے بھونچالوں کے علاوہ جاپان میں جو خوفناک بھونچال آیا جس نے طرفتہ العین میں لاکھوں انسانوں کو اِس جہان فانی سے رخصت کردیا اور ٹوکیو اور یوکوہامہ کے آباد شہروں کو تباہ و برباد کردیا۔ اور لاکھوں کروڑوں کی جائیداد میں میٹ ہوگئی۔ سنہ ۶۵۷ سے لیکر

ا (عبرانی ۱: ۱۱ و ۱۲)
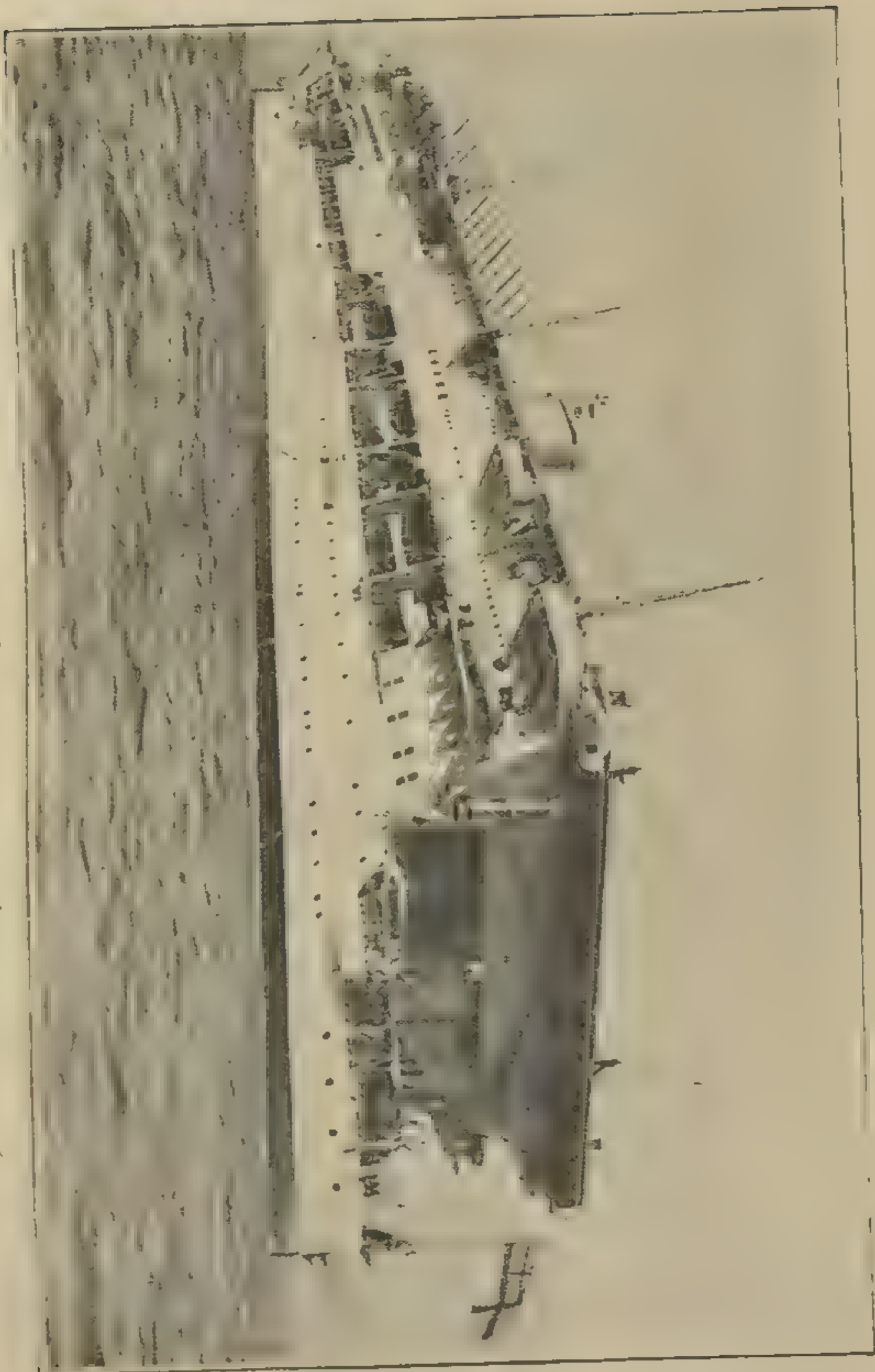
ایچ ام۔ ایس۔ کریجس جہاز جو ہوائی جہازوں کے اُٹھانے کے لئے ہے جب وہ اُسکے بالائی تختہ پر اُترتے ہیں

سنہ ۱۹۲۳ء تک ۱۳ بڑے بڑے بھونچال آئے جن میں تیرہ لاکھ اٹھائیس ہزار جانیں تلف ہوئیں - اِس شمار میں وہ تین لاکھ جانیں شامل نہیں جو ٹوکیو اور یوکوہامہ کی بربادی میں یکم ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء کو ہلاک ہوئی تھیں ۔

دُنیا کی سب سے بڑی لڑائی

ایک دوسری بڑی سزا جو دنیا پر نازل ہونے کو تھی وہ لڑائی ہے۔ سنہ ۱۹۱۴ء سے شروع کر کے دس سال میں اِس پیشین گوئی کی بڑی تکمیل ظہور میں آئی - جس کا کہ ذکر دنیا کی تاریخ میں ہوا - تلوار کی اِس سخت سزا کے بارے میں ہم وہ مفصل بیان نقل کرتے ہیں جو مسٹر ہو پر نے لکھا ہے ۔

"American Edition of the Encyclopedia Britannica"

جو سوانح عمری اُنہوں نے سنہ ۱۹۰۶ء سے پیشتر لکھی جسکو بہت لوگ پڑھتے ہیں مورخ ہینری ایڈمز نے یہ لکھا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ زمانہ حال کی تہذیب ایسی ترقی کر رہی ہے اور ایسی طاقت ظاہر کر رہی ہے جس سے عین وہی قوانین خطرے میں پڑ جائیں گے جن کی وہ خدمت کرنا چاہتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک کے دس سالوں نے یہ ثابت کر دیا کہ سچ مچ یہ خطرہ ایسا بڑا تھا - یہ عالمگیر جنگ سب جنگوں سے زیادہ مہلک تھی اور ہلاکت کے مقصد کے لئے زیادہ طاقت اِستعمال میں لائی گئی تھی - اِس عالمگیر جنگ میں جانوں کا جسقدر نقصان ہوا وہ عبرت انگیز ہے۔ ایک سو سالوں سے زیادہ عرصے میں جتنی لڑائیوں میں جتنی جانیں تلف ہوئی تھیں اُن سے کہیں زیادہ اِس جنگ میں موتیں ہوئیں - بھاری فوجیں ایسی بڑی جو پہلے خواب و خیال میں بھی نہ آئی تھیں - وہ ایسی طاقت کا مجموعہ تھیں جن کی قوت کو بحال رکھنے کے لئے قوموں کو حتے اُلامکان کوشش کرنی پڑی - جہاں سے جو مدد اور قوت مل سکتی تھی وہ حاصل کی گئی تاکہ میدان جنگ میں جو فوجیں تھیں وہ خشکی سے حملہ کر سکیں اور یہ تعجب کی بات نہیں کہ جب اِس بڑے پیمانے پر وہ فوجیں آپس میں

ایچ ایم - ایس ہڈ جو دنیا کا سب سے بڑا سب سے تیز اور سب سے زیادہ زبردست لڑائی کا جہاز ہے۔

مگر انہیں تو نتیجہ بھی ایسا نکلا جس کی نظیر نہیں ملتی ......

سارے ملکوں کے لئے اخراجات جنگ کی میزان

سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک اگر پینشنوں اور بربادی کو چھوڑا جائے تو اس جنگ عظیم کا خرچ اُن سب لڑائیوں کے خرچ سے جو سنہ ۱۷۹۰ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۰ء تک ہوئیں ساڑھے آٹھ گنا تھا۔

دنیا نے اِس لڑائی پر کیا خرچ کیا

سنہ ۱۷۹۰ء سے سنہ ۱۹۱۰ء تک ۴۵۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ ۲۴ بڑی لڑائیاں جو ۱۲۰ سال کے عرصے میں ہوئیں۔

سنہ ۱۹۱۱ء سے سنہ ۱۹۲۱ء ۳۷۲۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ ایک جنگ جو سوا چار سال تک رہی۔ سوا چار سال کے عرصے میں۔ یعنی سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک اِس جنگ عظیم پر اُن جنگوں سے ساڑھے آٹھ گن خرچ ہوا جو ۱۲۰ سال کے عرصے میں ہوئی تھیں۔ یعنی سنہ ۱۷۹۰ء سے سنہ ۱۹۱۰ء تک۔ اگرچہ اِس عرصے میں بہت جنگ ہوئے اور بہت دیر دیر تک بھی رہے جن میں فرانسیسی انقلاب کے جنگ بھی داخل ہیں اور نپولین کے جنگ۔ میکسیکو کی جنگ۔ کریمیا کی جنگ ہندوستان کا غدر۔ امریکہ کی خانہ جنگی۔ آسٹریلیا اور پرشیا کی جنگ۔ فرانس (Schleswig Holstein) اور پرشیا کی جنگ۔ روس اور ٹرکی کے جنگ۔ چین اور جاپان کی جنگ ہسپانیہ اور امریکہ کی جنگ۔ بوروں کی جنگ۔ روسی اور جاپانی جنگ۔ جنگ عظیم میں سالانہ خرچ کی اوسط پچھلی صدی کے اخراجات سے دو سو بیس گنا تھی۔ یعنی ۹ کھرب پونڈ سے دس لاکھ کم۔ جنگ عظیم کا براہ راست ۳۷۲۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ زیادہ خرچ بہ نسبت جنگ عظیم سے پہلے۔ جرمنی۔ برطانیہ کلاں۔ اور آسٹریا ہنگری کی مجموعی قومی دولت سے۔

جنگ میں اموات

۱۷۹۰ء سے ۱۹۱۰ء تک ساٹھ لاکھ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۱ء تک ایک کروڑ۔
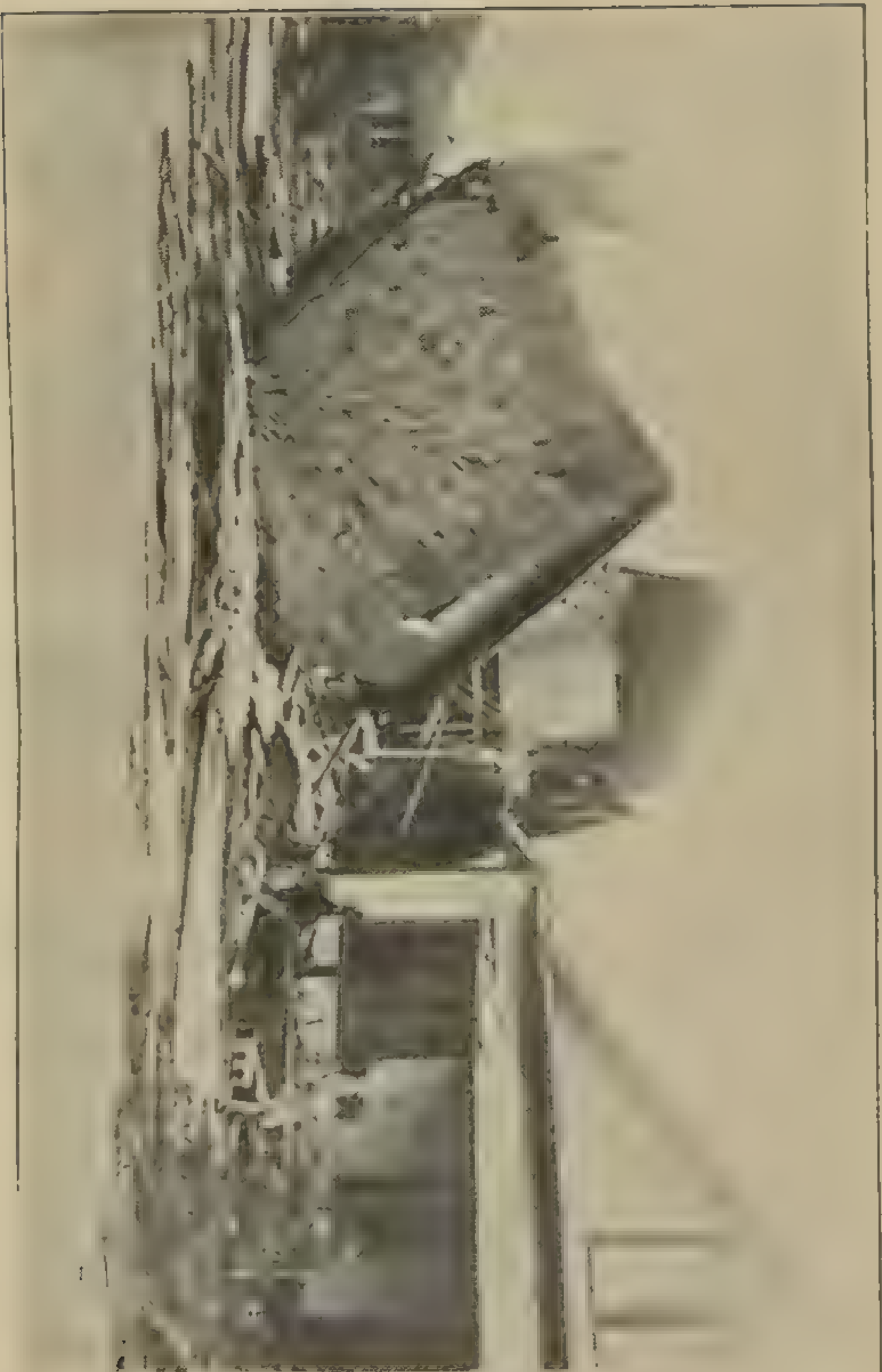
نمونہ طوفان کی وجہ سے جو خطرناک نقصان ہوا اُس کا اظہار

بخیل اپنی دولت جمع کر رہا ہے

باب ۱۸

موجودہ زمانہ کے حالات کے معنی

"زمین پر .... نشان ہونگے"

آسمان میں جو خاص نشان ہونگے جن سے آخری ایام کا آغاز ہوگا اور جو کلیسیا کو خداوند کی آمد کے لئے بیدار کریں گے اُن کے بعد ہمارے نجات دہندہ کی نبوت میں دنیا کی اُن خاص حالتوں کا ذکر ہوا جو خدا کے روز عظیم کے آنے تک رہیں گی۔

"سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی۔ کیونکہ وہ سمندر اور اُسکی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی۔ اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہیگی اس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اس وقت لوگ ابن آدم کو قدرت

گیا میں ۳۷ ویں انڈین نیشنل کانگریس

اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے''۔ ا

جن واقعات کے ظاہر ہونے کا ذکر اِس پیشین گوئی میں پایا جاتا ہے اور جن کے ذریعہ قوموں کی مصیبت اور پریشانی بڑھے گی وہ حسب ذیل ہیں :—

ا - پولیٹکل بے چینی - قوموں کا مسلح ہونا

آسمان میں نشانات کے ظاہر ہونے کے بعد قومی اولوالعزمیاں اور یورپ میں حریفانہ کوششیں شروع ہو جائیں گی اور جن کے باعث قومیں مسلح ہونے لگیں گی مسلح ہونے کی موجودہ سرگرمی کا آغاز سنہ ۱۸۳۰ء سے سنہ ۱۸۴۸ء تک ہیں ہوا۔ زمین کی معدنیات اور آدمی کی قوت ایجاد و اختراع کو ترقی ہوئی تاکہ جنگ کے لئے ایسے اعلیٰ درجہ کی تیاری ہو جو کبھی سننے میں بھی نہ آئی تھی۔ یوایل نبی نے اِن حالات کا ذکر مفصلہ ذیل الفاظ میں کیا جو آخری دنوں میں ہونگے :—

''قوموں کے درمیان اِس بات کی منادی کرو۔ لڑائی کی تیاری کرو بہادروں کو برانگیختہ کرو۔ جنگی جوان حاضر ہوں۔ وہ چڑھائی کریں اپنے ہل کی پھالوں کو پیٹ کر تلواریں بناؤ اور ہنسوؤں کو پیٹ کر بھالے۔ کمزور کہے کہ میں زور آور ہوں۔ اے اردگرد کی سب قوموں جلد آکر جمع ہو جاؤ۔ اے خداوند اپنے بہادروں کو وہاں بھیج دے۔ قومیں برانگیختہ ہوں اور یہوسفط کی وادی میں آئیں۔ کیونکہ میں وہاں بیٹھ کر اردگرد کی سب قوموں کی عدالت کرونگا''۔ ۲

ایک دوسری پیشین گوئی میں ذکر ہے کہ لوگ ''صلح و سلامتی'' کے آوازے کسیں گے اور جوں جوں آخر کا وقت نزدیک آتا جائیگا یہ آوازے زیادہ بلند ہوتے جائیں گے۔ ہم کو بتایا گیا ہے کہ آخری دنوں میں بہت لوگ یہ کہ رہے ہونگے کہ تلواروں کو پیٹ کر ہل کے پھل بناؤ اور کہ قومیں جنگ کو ترک کریں گی ۳۔ لیکن دراصل حالت خطرناک اور جنگ جو ہوگی چنانچہ یوحنا عارف نے آخری دنوں کے

(۱ لوقا ۲۱: ۲۵ سے ۲۷) ۲ (یوایل ۳: ۹ سے ۱۲) ۳ (یسعیاہ ۲: ۳ و ۴)

بارے میں یہ دیکھا :—

"اور قوموں کو غصہ آیا اور تیرا غضب نازل ہوا اور وہ وقت آپہنچا ہے کہ مردوں کا انصاف کیا جائے اور تیرے بندے نبیوں اور مقدسوں اور اُن چھوٹے بڑوں کو جو تیرے نام سے ڈرتے ہیں اجر دیا جائے اور زمین کے تباہ کرنے والوں کو تباہ کیا جائے۔

قوموں کی جو حالت نظر آرہی ہے اس سے آخر کے قریب ہونے کا اعلان ہوتا ہے۔

نقاب جو لڑائی کے وقت زہریلی گیس سے
بچنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے

۲ - تمدنی دنیا میں نشان

اِن آخری دنوں کے بارہ میں نئے عہدنامے کی پیشین گوئی میں - لکھا ہے :—
" آخری زمانے میں برے دن آئیں گے - کیونکہ آدمی خود غرض زردوست شیخی باز مغرور بدگو - ماں باپ کے نافرمان - ناشکر - ناپاک طبعی محبت سے

خانی - سنگ دل تہمت لگانے والے - بے ضبط - تُند مزاج - نیکی کے دشمن - دغا باز
ڈھیٹھ - گھمنڈ کرنے والے - خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے
والے ہونگے "[۱]

"یہ برے دن پہنچے ہیں - ایسی عشرت پہلے کبھی نہ تھی - جہان تو عیش و عشرت کے
پیچھے دیوانہ ہو گیا ہے ۔

ایک فرانسیسی اخبار کے مدیر (M. Courte) نے یہ کہا کہ عیش و عشرت کے لئے
جذبات بے لگام ہوئے ہیں - یہ الفاظ اُس نے جنگ عظیم کے شروع ہونے سے عین پہلے
لکھے تھے اور اِس وجہ سے موجودہ سوسائٹی میں خوفناک خرابیاں داخل ہو گئی ہیں
اِن الفاظ کے ساتھ اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ روپیہ کی تلاش بلا امتیاز جائز و ناجائز
وسائل حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے - اِس کے علاوہ اُس نے یہ بھی لکھا :—

"یہی وہ سودا ہے جسے دستکار - بیوپاری اور مدرن اقوام بار بار اُسی یقین اور
اُنہیں ثبوتوں کے ساتھ بار بار پیش کرتے رہتے ہیں "

"یہ وہی سر ہے اور ویسا ہی نتیجہ ہے "

تہذیب اور پرہیزگاری کے حامی سب سے اعلیٰ خدمت انسان کی کر رہے ہیں لیکن
تباہ شدہ انسانیت کے لئے واحد امید مسیح ہے یعنی الٰہی نجات دہندہ - آخری ساعت
کی اہمیت کی وجہ سے اُسکی انجیل اُس دنیا کو سنائی جا رہی ہے جو ابدیت کے کنارہ تک
جا پہنچی ہے - چونکہ خدا محبت ہے اس لئے وہ سبھوں کو بچانا چاہتا ہے - لیکن اِدھر یہ
جہان ہے جو بدی و فساد کی طرف سے زیادہ زیادہ لاپرواہ ہوتا ہے - مسیح کی نبوت میں
اِس کا یوں ذکر ہوا :—

"جیسے نوح کے دنوں میں ہوا - ویسے ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا کیونکہ
جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے تھے اور اُن میں بیاہ شادی

[۱] (۲ تمتھیس ۳ : ۱ سے ۴)

عیش و عشرت کے لیے پاگلانہ جستجو

رات کی زندگی ہمارے شہروں میں ایسی ذلیل ہے جیسی سدوم اور عمورہ
قدیم شہروں کی تھی جنکو اُنکی شرارت کی وجہ سے خدا نے تباہ کر دیا تھا

ہوتی تھی اُس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا۔ اور جب تک طوفان آکر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہوئی۔ اِسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا" ۱

آج بھی نوع انسان پر نظر ڈال کے کون یہ یقین نہ کرے گا کہ کتاب مقدس پوری ہو رہی ہے دنیا کی طرف سیلاب بہ رہا ہے اور لوگ خدا سے دور ہو رہے ہیں لیکن ہم کو یہ حکم ملا ہے کہ جاگتے رہیں اور دعا مانگیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ دن آجائے اور ہم تیار نہ ہوں۔

سٹرائیک کے دوران میں پولیس کے سپاہی ایک گروہ کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ اُسے منتشر کر دیں

۳- حرفتی دنیا میں نشان

قوموں کی مصیبت اور گھبراہٹ میں دنیا کی موجودہ حرفتی حالت بھی حصہ لے رہی ہے نبوت کے کلام میں خداوند نے مدتوں پہلے اِن حالات کی خبر دی تھی تا کہ لاپرواہ دولتمندوں کو آگاہی دے اور مزدوروں اور غریبوں کو آگاہی دے کہ وہ دنیاوی باتوں کے جھگڑوں میں نہ پھنسیں کیونکہ عدالت کرنے والا دروازے تک

۱ (متی ۲۴: ۳۷ سے ۳۹)
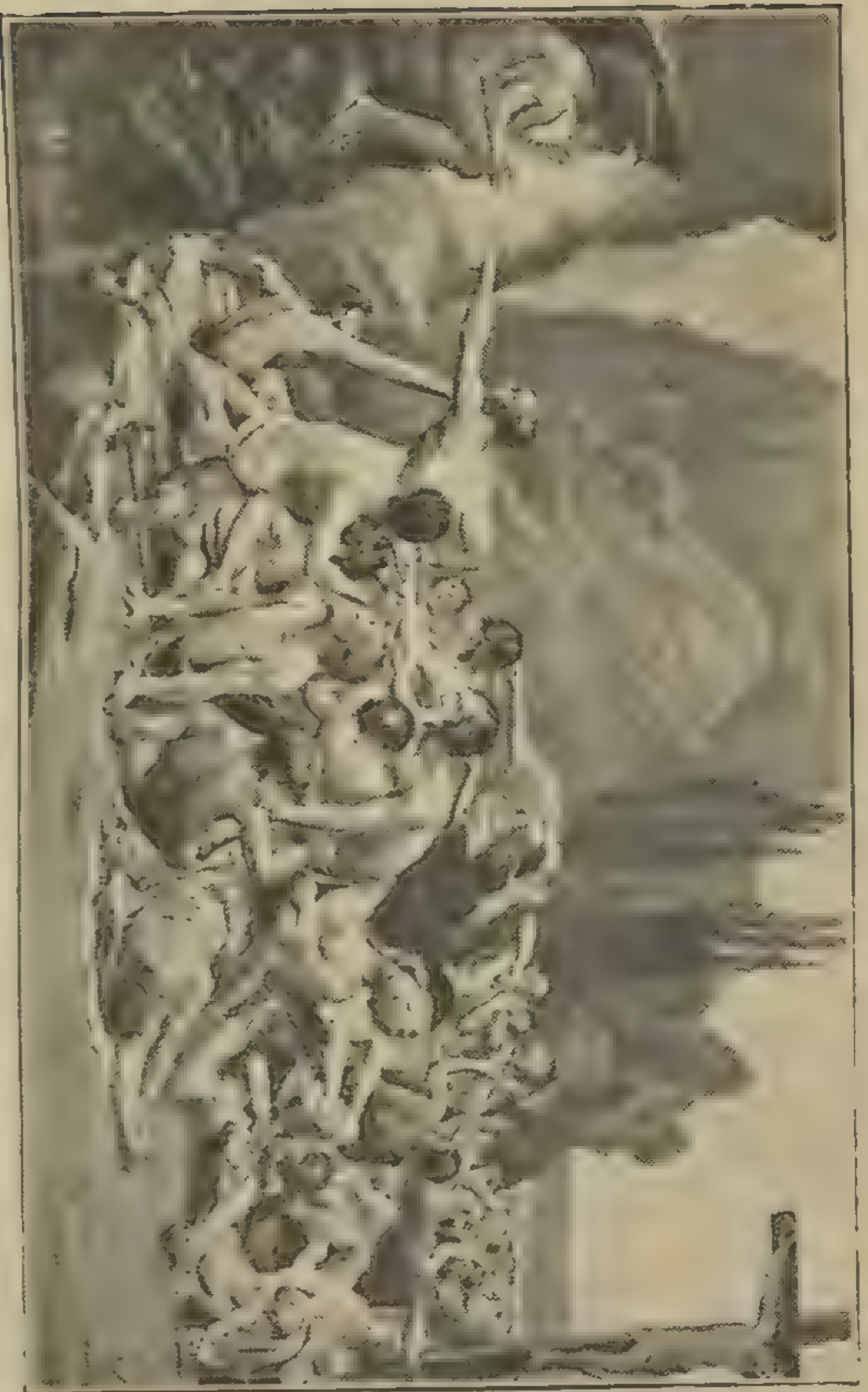
شیطان دنیا کو مال و دولت اور عیش و عشرت پیش کرتا ہے اور دنیا اُسے لینے کے لئے بے تحاشا دوڑ رہی ہے اور اپنی نجات سے غافل ہے۔

آپہنچا ہے۔ آپ معلوم کرینگے کہ اِس نبوت میں آخری دن کے حالات کا ذکر ہے۔

"اے دولتمندو ذرا سنو تو تم اپنی مصیبتوں پر جو آنے والی ہیں روؤ اور واویلا کرو تمہارا مال بگڑ گیا اور تمہاری پوشاکوں کو کیڑا کھا گیا۔ تمہارے سونے چاندی کو زنگ لگ گیا اور وہ زنگ تم پر گواہی دیگا اور آگ کی طرح تمہارا گوشت کھائیگا۔ تم نے آخیر زمانے میں خزانہ جمع کیا ہے۔ دیکھو جن مزدوروں نے تمہارے کھیت کاٹے اُن کی وہ مزدوری جو تم نے دغا کر کے رکھ چھوڑی چلاتی ہے اور فصل کاٹنے والوں کی فریاد رب الافواج کے کانوں تک پہنچ گئی ہے۔ تم نے زمین پر عیش و عشرت کی اور مزے اڑائے۔ تم نے اپنے دلوں کو ذبح کے دن موٹا تازہ کیا۔ تم نے راستباز شخص کو قصوروار ٹھہرایا اور قتل کیا۔ وہ تمہارا مقابلہ نہیں کرتا۔ پس اے بھائیو خداوند کی آمد تک صبر کرو۔ دیکھو کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے۔ تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے۔ اے بھائیو ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تاکہ تم سزا نہ پاؤ۔ دیکھو منصف دروازے پر کھڑا ہے" [1]

اِس امر کی دلیل دینے کی ضرورت نہیں کہ جن امور کا ذکر اِس نبوت میں ہوا آج وہ دنیا میں پھیل رہے ہیں اور پریشانی پیدا کر رہے ہیں۔ ہم صرف دو بیانات کا اقتباس کرینگے جو ایسے آدمیوں کے ہیں جو بے چینی پھیلانے والے نہ تھے بلکہ جو سنجیدگی سے زمانے کے نشانات پر پورے طور سے غور کر رہے تھے۔ مرحوم لارڈ ایوبری یا (Sir John Lubbock) نے چند سال گزرے یہ تحریر کیا:—

(Review of Internationalism) "یورپ کا مذہب مسیحی نہیں بلکہ وہ جنگ کے دیوتا کا پرست رہے ...... اگر کچھ چارہ نہ کیا گیا تو یورپ کے غریبوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی جائے گی ہمیں آنکھیں بند کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ شاید یہ انقلاب

[1] (یعقوب ۵: ۱ سے ۹)

جلد واقع نہ ہو اور نہ شاید ہمارے زمانے میں۔ لیکن یہ واقع ضرور ہوگا۔ جیسے موت یقینی ہے ایسے ہی یہ گولا پھٹے گا جس کی نظیر دنیا میں باقی نہ جائے گی۔

دنیا میں بے چینی اور اس کی اشاعت کے بہت جلد بڑھنے کے بارے میں ایک صاحب نے (Mr Frederick Townsend Martin of New York) یوں تحریر کیا:-

"پچاس سال پہلے مشکل سے کوئی آواز مخالفت میں اٹھتی تھی۔ کیونکہ کوئی خاص ایسی بات نہ تھی جس کی مخالفت میں صدا بلند کی جاتی۔ پچیس سال گزرے مخالفت کی آواز صاف اور صریح سننے میں آنے لگی اور ہم اس کا مطلب سمجھے تھے دس سال کا عرصہ گزرا اس مخالفت کا اظہار درجنوں ہفتہ وار اخباروں میں ہونے لگا۔ لیکن آج اس کی اشاعت نہ سینکڑوں یا ہزاروں کتابوں۔ رسالوں اور اخباروں میں ہو رہی ہے بلکہ لاکھوں میں۔

اس مخالفت کی اشاعت کے لئے روزانہ اخبار مخصوص ہیں اور صاف طور سے وہ اس کو پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ اسی مقصد کے لئے شائع ہوتے ہیں۔ اس کام کے لئے رسالے ہیں اور ہزاروں لاکھوں ہفتہ وار اخبار ہیں اسقدر لٹریچر کو دیکھ کر شاید کوئی احمق ہی ہوگا جو اس کو نظر حقارت سے دیکھے۔

ہم میں سے ہزاروں جو یہ آگاہی دے رہے ہیں شاید لوگ اسے نظرانداز کردیں شاید یہ فضول خرچی جاری رہے اور شاید یہ عیاشی اور شراب خوری دیر تک قائم رہے اور ظالم مالکوں کے ظلم کے تلے غریب پستے چلے جائیں اور موت کے یہ ناچ جاری رہیں جب تک کہ سوسائٹی کی کمانی نہ ٹوٹ جائے تب پاتال کا وسوویس آتش فشاں پہاڑ وہ لاوا اچھال پھینکے گا جس سے تباہی اور ہلاکت چاروں طرف نازل ہوگی۔"

(Hearsts' Magazine Sept. 1913) "اور زمین پر ان بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی" لیکن جب قوموں کی یہ مصیبت اور پریشانی

بڑھے گی تب خداوند یہ بخشہ یقین دلانے والا پیغام بھیجے گا کہ مسیح جلد آ کر اِس گناہ اور جھگڑے کی حکومت کو ختم کریگا۔ وہ چاہتا ہے کہ اُسکے فرزند اِنجیل کی روشنی کو روشن رکھیں اور اُسکے آنے کے لئے صبر سے اِنتظار کریں۔

۴۔ بڑی تبلیغی (مشنری) تحریک

جب ہمارے نجات دہندہ نے اپنی دوسری آمد کے نشان بتائے تو اُن میں سے جہان میں بشارت کے کام کو ان سب کا سرتاج اور کمال ٹھہرایا۔ آخر کے نزدیک پہنچنے کا یہ فرحت افزا نشان اور اس دُکھی دنیا میں امید کا درخشاں جھنڈا تھا اُس نے یہ فرمایا:—

"بادشاہت کی اِس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ اور اُس وقت خاتمہ ہوگا" [۱] آخر سے پیشتر انجیل کا نور زمین کے ہر تاریک گوشے میں چمک جائیگا۔ اِس نبوت کے یقینی کلام کے مطابق جب آخری دن شروع ہوئے۔ یعنی "آخر کا وقت" تو زمانہ حال کے مشنوں کی زبردست تحریک برپا ہوئی جو آخری صدی کا ایک نمایاں خاصہ ہے۔ اِس واحد صدی کے چند نمایاں واقعات ذیل میں درج کئے گئے ہیں:—

سنہ ۱۸۰۰ میں غیر ملکی مشنری سوسائٹیوں کا شمار صرف سات تھا۔
سنہ ۱۹۰۰ میں اُن کا شمار پانچ سو تک پہنچ گیا۔
سنہ ۱۸۰۰ میں پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے ممبروں کا شمار ۷ ہزار تھا
سنہ ۱۹۰۰ میں عشائے ربانی کے شرکا کا شمار ۱۵ لاکھ ہوگیا۔
سنہ ۱۸۰۰ میں سات سوسائٹیوں کی آمدنی دس ہزار پونڈ تھی لیکن
سنہ ۱۹۰۰ میں ۳۰ لاکھ پونڈ تک پہنچ گئی۔
سنہ ۱۸۰۰ میں غیر مسیحی ممالک میں پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے متعلقین

---

۱ (متی ۲۴: ۱۴)

مس ار ہارٹ بحرہ اٹلانٹک کو ہوائی جہاز کے ذریعے سے عبور کر کے سوٹمپٹن پر اُتر رہی ہے۔ اِسی ایک عورت نے جزیرہ ہوائی سے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر اٹلانٹک اور پیسیفک بحروں کو عبور کیا

۵۰۰۰ا تھے ۔لیکن سنہ ۱۹۰۰ میں ۳۵ لاکھ۔

سنہ ۱۸۰۰ میں نوع انسان کے پانچویں حصے کے پاس جس زبان میں کہ وہ پڑھ سکتے تھے بائبل تھی لیکن سنہ ۱۹۰۰ میں کل انسانوں کی آبادی کے ۹/۱۰ حصے کے پاس بائبل تھی جسے وہ اپنی اپنی بولی میں پڑھ سکتے ہیں۔

سنہ ۱۹۰۰ میں مشنری تحریک وسعت اور کثرت میں بہت بڑھ گئی یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اب تقریباً بائیس ہزار غیر ملکی مشنری مختلف ممالک میں کام
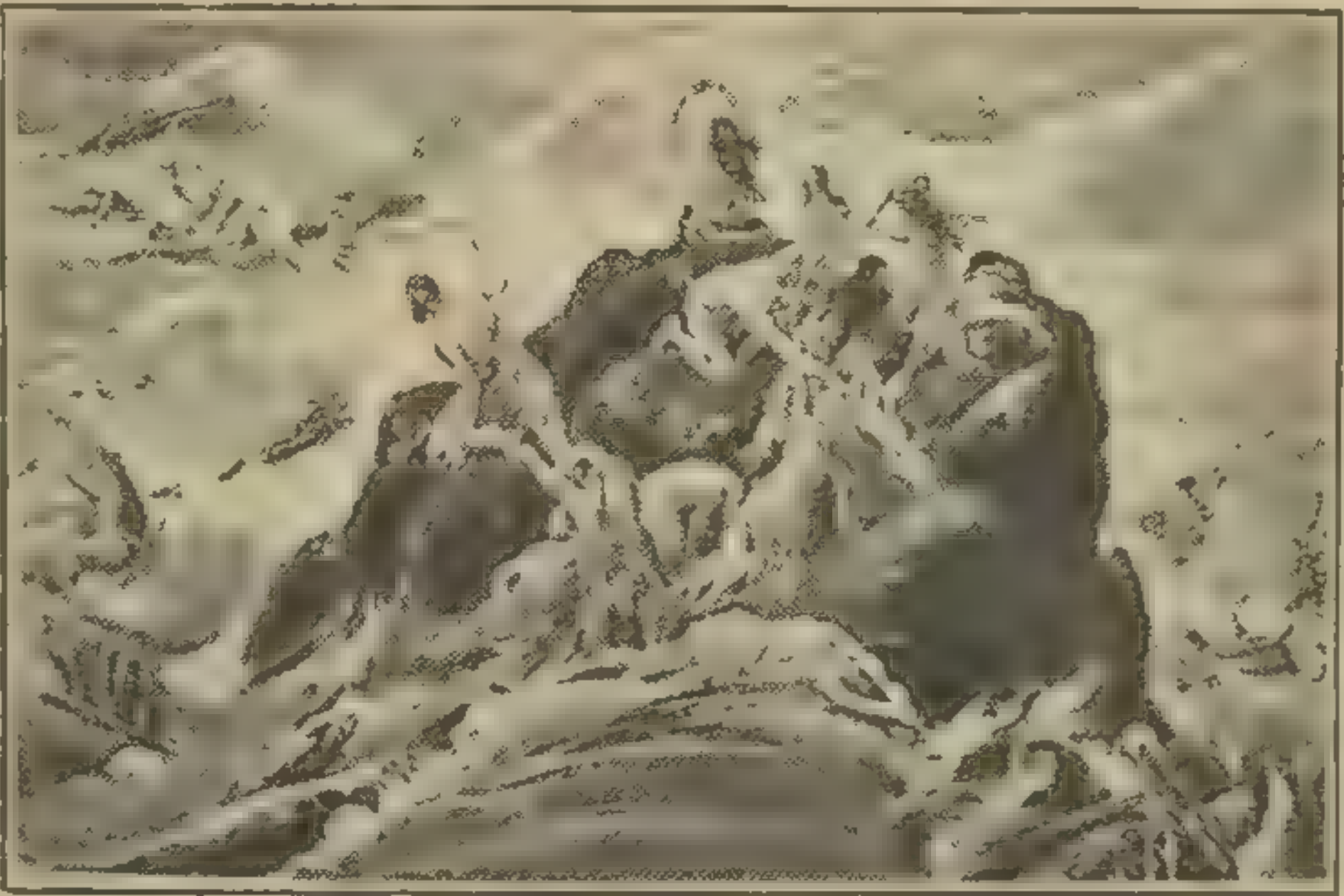
حضرت نوح کے طوفان کے وقت لوگ تباہ ہوئے

ایسا ہی ابن آدم کا آنا ہوگا .... پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کس دن تمہارا خداوند آئیگا (متی ۲۴: ۳۹)

کر رہے ہیں اور اُن کے ساتھ کئی ہزار دیسی بشر اور مددگار کام کر رہے ہیں۔

یہ نبوت ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہے۔ مسیح نے یہ پیشین گوئی نہ کی تھی کہ دنیا کے سارے لوگ مسیحی ہو جائیں گے۔ بلکہ یہ کہ دنیا کے سارے لوگوں کو انجیل سنائی جائیگی ۔ اور جب ساری دنیا کے لوگ اِس بادشاہت کی انجیل سن چکیں گے ۔ تب آخر ہوگا۔

ایک دوسری پیشین گوئی سے اس سے ظاہر ہے کہ اِس عالمگیر مشنری تحریک کے آخر خداوند کی آمد کی تیاری کے لئے انجیل کا خاص پیغام سنایا جائیگا جس میں سارے لوگوں کو یہ دعوت دی جائیگی کہ خدا کی عبادت کرو اور اُسکے حکموں کو مانو اور اُن کو آگاہی دی جائے گی کہ آدمیوں کی اُن روایتوں پر نہ چلیں جو خدا کے کلام کو باطل ٹھہراتی ہیں۔[1]

اِس پشت کے برپا ہونے کے ساتھ ہی یہ پیغام بھی آپہنچا - اور آمد کے ماننے والوں کی تحریک برپا ہوئی جس نے اِس پیغام کو اُسی طرح سنانا شروع کیا جیسا کہ نبوت میں ذکر تھا۔ "خدا سے ڈرو اور اُسکی تمجید کرو کیونکہ اُسکی عدالت کا وقت آپہنچا ہے"[2] اور اب یہ تحریک بہت جلد جلد ہر ایک قوم قبیلہ زبان اور اُمت تک پہنچ رہی ہے۔ یوحنا نبی نے جیسے کہ جز برے ہیں یہ پیغام سنا۔ اور جب اُسکا نعرہ ساری قوموں تک پہنچ گیا تو اُس نے مسیح کو آسمان کے بادلوں کے ساتھ آتے دیکھا تاکہ زمین کی فصل کو کاٹے۔

عین دروازے پر

آخری دنوں کے خاص نشانوں کے شروع ہونے کے بارے میں مسیح نے فرمایا "جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہوکر سر اوپر اُٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے"[3]

لیکن اس وقت کے بارے میں جب یہ نشان پورے ہونگے یا ہو رہے ہونگے نجات دہندہ نے یہ کہا:—

"اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو۔ جونہی اُس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتے نکلتے ہیں تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح جب تم اِن سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے پر ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ

۱ (مکاشفہ ۱۴: ۶ سے ۱۴) ۲ (مکاشفہ ۱۴: ۷) ۳ (لوقا ۲۱: ۲۸)

جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی'' ۱

اس پشت میں ہم یہ سب باتیں دیکھتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ سب نشان ظاہر ہوتے ہیں ہم اِس کلام سے جو ٹلے گا نہیں یہ جانتے ہیں کہ آخر کار وہ پشت پیدا ہوگئی ہے جو نجات دہندہ کو بڑی قدرت اور جلال سے آتا دیکھے گی ''اُس دن اور گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ لیکن ہم اتنا جان سکتے ہیں کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے وہ دن جس کے لئے خدا کے مقدس لوگ سارے زمانوں میں اُمید کرتے آئے۔

۱ (متی ۲۴: ۳۲ سے ۳۵)
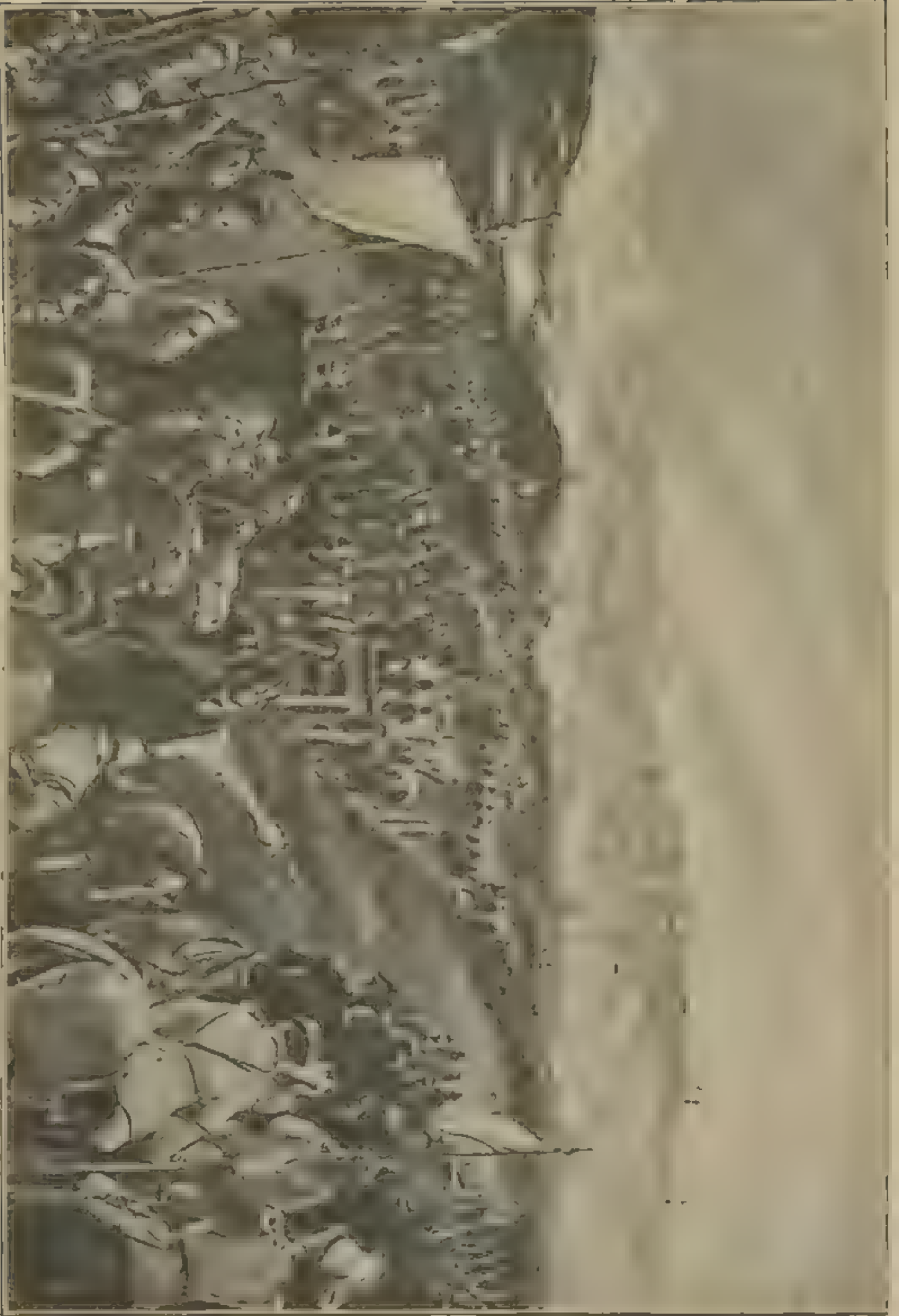
شیطان اور اُسکی فوج کا شریروں کی قیامت کے بعد پاک شہر پر آخری حملہ
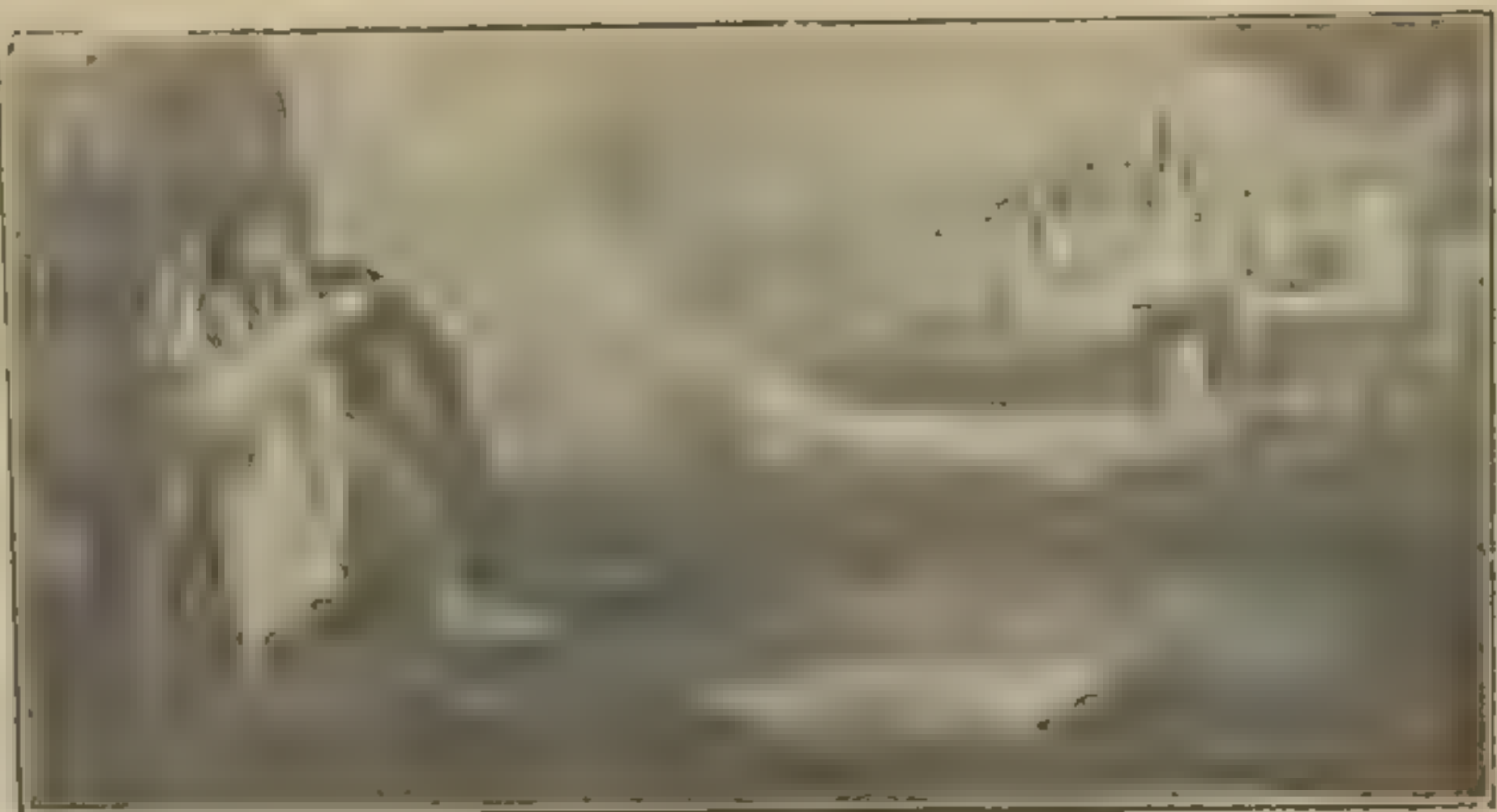
حضرت جبرائیل یوحنا نبی کو یروشلم دکھا رہے ہیں

باب ۱۹

آئندہ کی پیشین گوئیاں

مسیح کی دوسری آمد

"دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے اُن کو دکھائی دیگا جو اُسکی راہ دیکھتے ہیں"۱

مسیح کی یہ دوسری آمد بھی آمد کی طرح شروع سے پیشین گوئیوں میں مذکور ہے۔

اُس کی آمد کا وعدہ

جب شروع میں دنیا پر بدی بڑھنے لگی تو خدا نے آدمیوں کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ مسیح کی پہلی آمد گناہ کے نتیجے کو ختم کر دیگی:—

"حنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا یہ پیشین گوئی کی تھی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا۔ تاکہ سب آدمیوں کا انصاف کرے"۲

مسیح کی آمد کا وعدہ اُن لوگوں کی امید تھی جو قدیم زمانوں میں خدا کا [illegible]

---

۱ (عبرانی ۹: ۲۸) ۲ (یہوداہ ۱۴ و ۱۵)

رکھیے تھے - قدیم زمانے کے ایک شخص ایوب نامی نے بہت تکلیفیں سہیں اور جب سخت مصیبت کی گھڑی آئی تو وہ خدا کے اِس وعدے پر توکل رکھتا تھا - اِس توکل نے اُسے مایوسی سے بچالیا:—

"مجھ کو یقین ہے کہ میرا فدیہ دینے والا زندہ ہے - اور وہ روز آخر زمین پر اٹھ کھڑا ہوگا ... اُسے میں اپنے لئے دیکھونگا اور میری ہی آنکھیں دیکھینگی نہ کہ بیگانے کی" ۱

مابعد زمانے کے نبی بھی لگاتار اُس آمد کے جلال کا چرچہ کرتے رہے اور جو ماجرے اُس سے پہلے وقوع میں آنے کو تھے اُنکا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اُسکے لئے تیار ہونا چاہئیے:—

"اے یروشلم میں نے تیری دیواروں پر نگہبان بٹھائے ہیں وہ سارے دن اور ساری رات کبھی چپ نہ رہیں گے ...... دیکھ خداوند دنیا کی سرحدوں تک منادی کرتا ہے کہ صیہون کی بیٹی کو کہو دیکھ تیرا نجات دینے والا آتا ہے - دیکھ اُسکا اجر اُسکے ساتھ اور اُسکا کام اُسکے آگے ہے" ۲ اُسکی آمد کا پیغام دنیا کی حدوں تک سنایا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑی خوشی کی خوش خبری ہے - ہر ایک آدمی کے لئے جو اِسے قبول کریگا - صلیب پر چڑھنے سے بیشتر آخری رات جب وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ تھا - اور اُس کا دل نہایت غمگین تھا - کیونکہ ہم سب کی بدکاریاں اُس پر لادی جانے کو تھیں - مسیح نے اپنے شاگردوں کو تسلی دینے کی خاطر اپنی آمد ثانی کا ذکر کیا جبکہ وہ اُن کو گناہوں اور مصیبت سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنے ساتھ آسمان پر لے جائیگا - اُس نے یہ فرمایا:—

"تمہارا دل نہ گھبرائے تم خدا پر ایمان لاتے ہو - مجھ پر بھی ایمان رکھو - میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں اگر نہ ہوتے تو میں تم کو کہہ دیتا - میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور اگر میں جاؤں اور تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو میں پھر آؤنگا اور اپنے پاس لے جاؤنگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو" ۳

۱ (ایوب ۱۹: ۲۵) ۲ (یسعیاہ ۶۲: ۶ و ۱۱) ۳ (یوحنا ۱۴: ۱ سے ۳)

اُس کے آنے کا طریقہ

مسیح کی آمد ثانی ساری دنیا پر ظاہر ہو جائیگی ۔ اِس میں کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی۔ جنانچہ مکاشفہ کی کتاب میں یہ لکھا ہے "دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسکو دیکھے گی" ۱

مسیح نے خود اپنے شاگردوں پر یہ ظاہر کیا تھا کہ اُسکی آمد سب پر آشکارا ہوگی "جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا"۔ ۲ "تب ابن آدم کو بادلوں میں بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتا دیکھیں گے" ۳ آسمان کھل جائیں گے اور زمین کانپ جائیگی اور ایسا جلال ظاہر ہوگا۔ جسے انسان فانی کی آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا ۔ جبکہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند آئیگا ۔ جب مخلصی یافتہ اسے جلال میں آتا دیکھیں گے جو اُنکی خاطر مصلوب ہوا تھا ۔ تو وہ یہ چلائیں گے "لو یہ ہمارا خدا ہے ہم اُسکی راہ دیکھتے تھے اور اُسی نے ہمیں بچایا ۔ یہ خداوند ہے ۔ ہم اُسکی اِنتظار میں تھے ہم اُسکی نجات سے خوش وخرم ہونگے" ۴

لیکن وہ دن نہ صرف نور کا دن ہوگا بلکہ تاریکی کا دن بھی ۔ جو لوگ تیار نہیں اور جنہوں نے توبہ نہیں کی وہ معلوم کریں گے کہ اب حد سے زیادہ دیر ہو گئی کہ ہم نے مسیح کی معافی اور محبت اور قربانی کو رد کر دیا ۔ یہی ایک واحد وسیلہ تھا جس کے ذریعے اِس بادشاہ کی آمد کے وقت ملاقات کے لئے تیار ہو سکتے تھے جس کے سامنے کوئی گناہ کھڑا نہیں رہ سکتا ۔ رسول نے یہ کہا تھا ہر ایک آنکھ اُسکو دیکھے گی اور جو لوگ تیار نہ ہونگے اُنکے خوف کا بیان اُس نے کیا ۔

"اور زمین کے بادشاہ اور امیر اور فوجی سردار اور مالدار اور زور آور اور تمام غلام اور آزاد پہاڑوں کے غاروں اور چٹانوں میں جا چھپے اور پہاڑوں اور چٹانوں

۱ (مکاشفہ ۱:۷) ۲ (متی ۲۴:۲۷) ۳ (مرقس ۱۳:۲۶) ۴ (یسعیاہ ۲۵:۹)

سے کہنے لگے کہ ہم پر گر پڑو اور ہمیں اُسکی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برّہ کے غضب سے چھپا لو۔ کیونکہ اُنکے غضب کا روزِ عظیم آپہنچا اب کون ٹھہر سکتا ہے"۔ ۱

اُس روزِ عظیم کے نظارے سے بیرون از قیاس ہیں کہ سمجھنا نہایت مشکل ہے کہ وہ وقت فی الحقیقت ہمارے سامنے ہے۔

اُس کے آنے کا مقصد

کتاب مقدس میں مسیح کی آمدِ ثانی کا بیان وضاحت سے ہوا ہے اور اُس روزِ عظیم کے ماجروں کو بھی واضح کر دیا ہے۔ سارے زمانوں میں خدا کے فرزندوں کی یہ اُمید گاہ رہی ہے کیونکہ اُس وقت ابدی زندگی کا انعام اُن کو ملیگا جب مسیح پر ایمان رکھنے کے باعث پولس رسول مارا جانے کو تھا تو اُس نے یہ کہا:—

"میں اب قربان ہو رہا ہوں میرے کوچ کا وقت آپہنچا ہے۔ میں اچھی کُشتی لڑ چکا میں نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ میں نے ایمان کو محفوظ رکھا ہے۔ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو عادل منصف یعنی خداوند مجھے اُس دن دیگا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اُسکے ظہور کے آرزومند ہوں"۔ ۲

مسیح کی آمدِ ثانی نجات کی تجویز کی سب سے بلند چوٹی ہے۔ اُس وقت تک خدا کے فرزند ابدی سلطنت میں داخل نہ ہوں گے۔ لیکن اُس وقت اُن کو زندگی کا تاج ملیگا اور سب نجات یافتہ مل کر اُس شہر میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ جو ایماندار لوگ اُس سے پہلے مر چکے تھے۔ اُنکی نسبت یہ لکھا گیا۔ "اگرچہ اِن سب کے حق میں ایمان کے سبب سے اچھی گواہی دی گئی تاہم انہیں وعدہ کی ہوئی چیز نہ ملی اِس لئے کہ خدا نے پیش بینی کر کے ہمارے لئے کوئی بہتر چیز تجویز کی تھی تاکہ وہ ہمارے بغیر کامل نہ کئے جائیں"۔ ۳

یہ کیسا شاندار دن ہوگا جب سارے زمانوں کے نجات یافتہ لوگ مل کر اُس

(۱ مکاشفہ ۶: ۱۵ سے ۱۷) ۲ (۲ تیمتھیس ۴: ۶ سے ۸) ۳ (عبرانی ۱۱: ۳۹ و ۴۰)

شہر کے پھاٹکوں کے اندر داخل ہونگے مسیح خدا کے فرزندوں کو بڑی گھر میں لے جانے کے لئے دوبارہ آئیگا۔ چنانچہ اُس نے فرمایا تھا۔ "میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو" ۱

وہ کیسے ظاہر ہوگا

آخری دن کے بعد کے نظاروں کا بیان نبیوں نے کیا تھا۔ "آسمان اِس طرح سرک گیا جس طرح مکتوب پیٹنے سے سرک جاتا ہے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹاپو اپنی اپنی جگہ سے ٹل گیا" ۲

پھر ہمارے نجات دہندے کی آمد کا جلال دنیا میں ظاہر ہوگا۔ "ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا اور زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا" ۳

"پھر میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید بادل ہے اور اُس بادل پر آدم زاد کی مانند کوئی بیٹھا ہے۔ جس کے سر پر سونے کا تاج اور ہاتھ میں تیز درانتی ہے۔ پھر ایک اور فرشتے نے مقدس سے نکل کر اُس بادل پر بیٹھے ہوئے سے بڑی آواز کے ساتھ پکار کر کہا کہ اپنی درانتی چلا کر کاٹ۔ کیونکہ کاٹنے کا وقت آگیا ہے اس لئے کہ زمین کی فصل بہت پک گئی" ۴

راستباز مُردوں کی قیامت اور زندہ راستبازوں کا اُٹھایا جانا

کاٹنے کا وقت آپہنچا اور آخر کار گندم خداوند کے کھتے میں جمع کی جائیگی۔ "ہم سب تو نہیں سوئینگے مگر سب بدل جائینگے اور یہ ایک دم میں ایک پل

۱) یوحنا ۱۴: ۲ و ۳) ۲) مکاشفہ ۶: ۱۴) ۳) متی ۲۴: ۳۰ و ۳۱)
۴) مکاشفہ ۱۴: ۱۴-۱۵)

میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو گا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائیگا اور مردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے"۱ "وہ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس سرے سے اُس سرے تک جمع کرینگے"۲

"چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے کیونکہ خداوند خود آسمان سے اُتر آئیگا اُس وقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دیگی اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا اور پہلے تو مسیح میں موئے ہوئے جی اُٹھیں گے اور پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اُن کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اِس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم اِن باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو"۳

جب خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا اور مقرب فرشتے کی آواز موئے ہوئے مقدسوں کو بلائیگی تو راستباز مردے زندہ ہو جائیں گے اور زندہ راستباز فانی حالت سے غیر فانی حالت میں منتقل ہو جائیں گے تب سب کے سب۔ فرشتوں کی حفاظت میں اپنے نجات دہندے کے پیچھے پیچھے اُن آسمانی مکانوں میں داخل ہونگے جنہیں اُس نے خدا کے شہر میں تیار کیا ہے۔

شریروں کی ہلاکت

اِس آنے والے بادشاہ کی جلیل عظمت کے سامنے کوئی گناہ ٹھہر نہیں سکتا کیونکہ یہ بات سچ ہے کہ ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔ اب وہ اپنی رحمت کے دن میں اُس شخص کے دل سے گناہ کو بھسم کر ڈالیگا جو ایمان کے وسیلے فضل کے تخت کے پاس آتا ہے۔ لیکن اُس دن سب نافرمان گنہگار اپنے گناہوں سمیت بھسم ہو جائیں گے۔

۱ (۱ کرنتھیوں ۱۵: ۵۲) ۲ (متی ۲۴: ۳۱) ۳ (۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۵ سے ۱۸)

یہ وہ روزِ عظیم ہے جس کی پیشین گوئی غیب بینوں اور نبیوں نے کی تھی۔ اب ہم اُس کا بیان بھی غور سے پڑھیں کہ جب مسیح کو جلال میں آتے ہوئے بے نجات لوگ دیکھیں گے تو اُن پر کیا اثر ہوگا۔ کیونکہ اُس دن کی وحشت ہماری آگاہی کے لئے ہے تاکہ ہم اپنے نجات دہندہ کے پُرمحبت فضل میں پناہ لیں۔

"زمین کے بادشاہ اور امرا اور فوجی سردار اور مالدار اور زورآور اور تمام غلام اور آزاد پہاڑوں کے غاروں اور چٹانوں میں جا چھپے اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہنے لگے کہ ہم پر گر پڑو اور ہمیں اُسکی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برہ کے غضب سے چھپا لو۔ کیونکہ اُنکے غضب کا روزِ عظیم آپہنچا اب کون ٹھہر سکتا ہے" ۱ جس جلال کے ذریعہ راستباز غیرفانی ہو جاتے ہیں وہی جلال اُن لوگوں کے لئے جو مسیح کی نجات کو رد کرتے ہیں ایک بھسم کرنے والی آگ ہے۔ "اُس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کریگا" ۲

جب خداوند یسوع اپنے زبردست فرشتوں کے ساتھ آگ کے شعلوں میں اُن سے انتقام لینے کے لئے آسمان سے ظاہر ہوگا جو خدا کو نہیں جانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انجیل کو نہیں مانتے وہ ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے اور خداوند کی حضوری اور اُسکی قدرت کے جلال سے دُور ہو جائیں گے۔ ۳

اِنسانی تاریخ کا کمال

یوں مسیح کی دوسری آمد کے وقت راستباز مردوں کی قیامت وقوع میں آئیگی۔ اور راستباز زندہ بدل جائیں گے اور شریر ہلاک ہونگے لیکن شریر مردوں کی قیامت اُس وقت عمل میں نہ آئیگی۔

۱ (مکاشفہ ۶: ۱۵ سے ۱۷) ۲ (۲ تھسلنیکیوں ۲: ۸) ۳ (۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷ سے ۹)

راستباز لوگ آسمانی شہر میں جا کر ایک ہزار سال تک سلطنت کریں گے اور اُس عرصے میں زمین ویران اور سنسان رہیگی۔ وہاں کوئی انسان آباد نہ ہوگا اور اندھیرا غالب ہوگا۔ یہ شیطان کا خوفناک قیدخانہ ہے۔ دو قیامتوں میں سے پہلی قیامت راستبازوں کی ہے اور پھر شریروں کی جس کے بارے میں یہ ذکر آیا ہے۔

''وہ اُسکے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کرینگے اور جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہوئے باقی مردے زندہ نہ ہوئے۔ پہلی قیامت یہی ہے۔ مبارک اور مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو ایسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں'' [۱]

ہزار سال کے ختم ہونے پر شریروں کی قیامت وقوع میں آئیگی اور خدا کا شہر یعنی مقدس شہر یروشلیم خدا کی طرف سے آسمان سے اُتریگا اور شریر لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے اور اپنی سزا پائیں گے یہی دوسری موت ہے۔ جس کے بعد کوئی قیامت نہیں۔

اب مقبولیت کا وقت ہے

اب نجات کا دن ہے۔ جس میں ہم مسیح کے فضل کے ذریعہ اُس روزِ عظیم کے لئے تیار ہو سکتے ہیں اُس دن خدا کے نجات یافتوں میں شریک پایا جانا اُن ساری نعمتوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا جو یہ دنیا دے سکتی ہے۔ خواہ عیش و عشرت ہو یا جاگیر یا عزت ہو۔ اُس دن اِن کی کچھ قدر نہ ہوگی سوائے اِس مبارک اُمید کے۔

ہنٹنگ ڈن (Huntingdon) کی شہزادی سلینہ نامی نے اُس وقت مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کیا جب انگلستان میں میتھوڈسٹوں میں بیداری ہو رہی تھی اُس نے اپنی ساری دولت اور اپنا سارا خداداد رتبہ مسیح کے لئے مخصوص کر دیا گرچہ دیگر اُمرا و وزرا اور خطاب یافتہ اصحاب معارض ہوئے کیونکہ وہ

(۱ مکاشفہ ۲۰: ۴ سے ۶)

غریبوں اور پست قوموں کے ساتھ مِلتی جلتی ہے جو اِس پیغام کو مان کر خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی کوشش کرتے تھے۔

ایک رات شاہی لنچ کے وقت پرنس اوف ویلز نے ایک خاص مہمان خاتون سے پوچھا کہ ہنٹنگڈن کی شاہزادی کہاں ہے۔ اُس نے حقارت سے یہ جواب دیا۔ "میرے خیال میں وہ کہیں اپنے بھکاریوں کے ساتھ دعا مانگ رہی ہوگی"۔ ولی عہد شاہزادے نے کہا۔ "اُس آخری دن میں میں اُس خاتون کا دامن پکڑنے پر خوش ہوں گا"۔ درحقیقت اِس وقت تو یہ فضل کا سب سے بڑا انعام ہے لیکن اُس دن خدا کے فرمانبردار فرزندوں میں گن جانا سب سے بڑا انعام ہوگا۔

”نئی زمین میں بھیڑیا۔ چیتا اور بّرا اِکھٹے رہینگے اور ننھا بچہ اُن کی پیش روی کریگا“
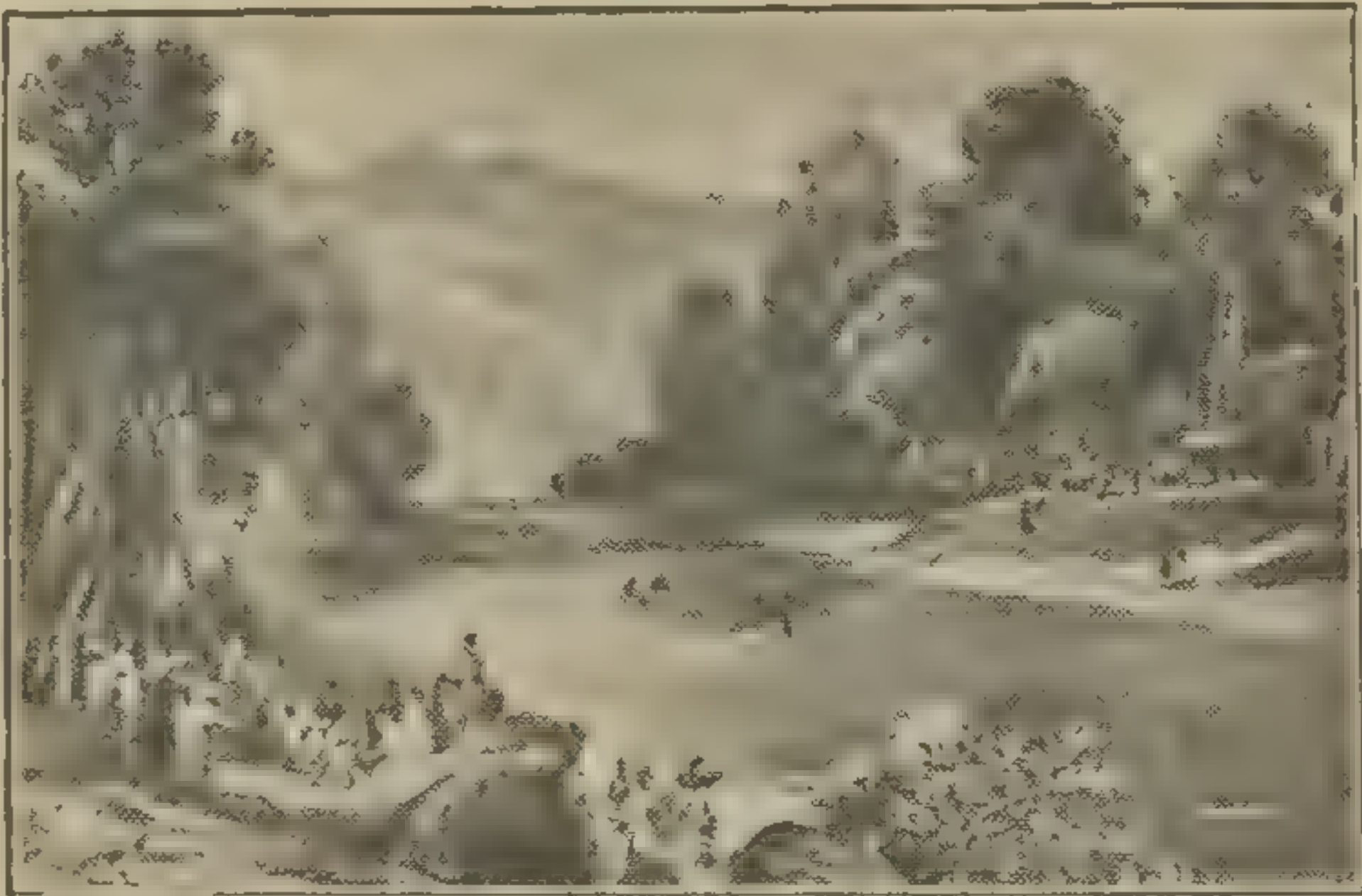
"اور پھر فرشتے نے مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آب حیات کا ایک دریا دکھایا" ۱

باب ۲۰

امن وچین کا آنیوالا زمانہ

امن کی زمین

بائبل کے شروع میں نئے آسمان اور نئی زمین کا بیان پایا جاتا ہے۔ خالق نے انہیں کامل خلق کیا۔ انسان بھی بے گناہ تھا۔ باغ عدن کے وسط میں جو زندگی کا درخت تھا، اُس تک اُس کی رسائی تھی۔ اِس باغ عدن میں سے ایک دریا نکلتا تھا جس کے زندگی بخش پانی زمین پر بہتے تھے (دیکھو پیدائش کی کتاب ۱ و ۲ باب)

بائبل کے آخر میں بھی ایک نئے آسمان و نئی زمین کا اور راستباز و بے گناہ انسان کا ذکر آتا ہے جس کی زندگی کے درخت تک رسائی ہے جو عدن کے بیچوں بیچ ہے۔ ورخدا کے باغ میں سے ایک ندی بہ رہی ہے جس کا پانی صاف شفاف بلور کی مانند ہے۔ ۲

---

۱ (مکاشفہ ۲۲: ۱) ۲ (مکاشفہ ۲۱ باب)

ہیگ (ہالینڈ) میں صلح کا محل جہاں صلح کے متعلق کوششیں ناکامیاب ہوئیں

ان دو نظاروں کے درمیان چھ ہزار برس کا منظر حائل ہے جس میں گناہ کے ساتھ جنگ و جدل کا بیان ہے اِس میں انسان کے گناہ میں گرنے۔ باغ عدن وطن کے کھوئے جانے اور اُس لعنت کا ذکر ہے جس نے اِس زمین کو خاردار کر دیا اور گناہ اور غم اور موت کا ذکر ہے جو سب جگہوں میں پھیل گئے۔

بحال کنندہ

لیکن جب سے گناہ کا سایہ زمین پر پڑا۔ اُس وقت سے اِس تاریکی میں نور کی شعاع بھی چمکنے لگی۔ گناہ نے جو بربادی ڈھائی اُس میں سے ایک بڑا بحال کنندہ ظاہر ہوا۔

الہامی کتاب نے یسوع کی تصویر لفظوں میں کھینچی جس نے انسان کو بحال کرنے اور کھوئی ہوئی حکومت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے انسان کی جگہ لی۔

"اِس نے اُس آنے والے جہان کو جس کا ذکر ہم کرتے ہیں فرشتوں کے تابع نہیں کیا۔ بلکہ کسی نے کسی موقع پر یہ بیان کیا ہے کہ انسان کیا چیز ہے جو تو اُس کا خیال کرتا ہے یا آدم زاد کیا ہے جو تو اُس پر نگاہ کرتا ہے۔ تو نے اُسے فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا۔ تو نے اُس پر جلال و عزت کا تاج رکھا اور اپنے ہاتھوں کے کاموں پر اُسے اختیار بخشا۔ تو نے سب چیزیں تابع کر کے اُس کے پاؤں تلے کر دی ہیں پس جس صورت میں اُس نے سب چیزیں اُس کے تابع کر دیں تو اُس نے کوئی چیز ایسی نہ چھوڑی جو اُس کے تابع نہ کی ہو۔ مگر ہم اب تک سب چیزیں اُس کے تابع نہیں دیکھتے۔ البتہ اُسکو دیکھتے ہیں جو فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا۔ یعنی یسوع کو"[۱]

ٹھیک جس جگہ آدم نے لغزش کھائی اور زمین کی حکومت کو کھو دیا اسی جگہ ہم یسوع آدم ثانی کو دیکھتے ہیں کہ اُس نے انسان کی جگہ پھر اس کھوئی ہوئی میراث کو پھر حاصل کیا۔ اِسی وجہ سے نئی زمین اور انسان کی بے گناہی کی حالت

---

۱ (عبرانی ۲: ۵ سے ۹)

''کیونکہ دیکھو میں یروشلم کو خوشی اور اُسکے لوگوں کو خرمی بناؤنگا اور میں یروشلم سے خوش ہونگا اور اپنے لوگوں سے مسرور''

کا ذکر بائبل کے پہلے دو بابوں میں ہوا تھا اُس کو بائبل کے آخری دو بابوں میں دہرایا ہے البتہ جلال کی انتہائی بھرپوری کے ساتھ۔ خدا کی اصلی تجویز اور ارادہ پورا ہو یہ زمین نئی بن کر بے گناہ اور بذریعہ فضل مخلصی یافتہ مرد و عورت ن ہو جائے گی۔

اُس وقت یہ معلوم ہو جائے گا کہ گناہ نے خدا کے ارادے کو باطل نہیں کر دیا۔ البتہ اسے معرض التوا میں ڈال دیا۔ خدا کی تجویز کے عمل میں آنے کے لئے چھ ہزار سال کا عرصہ لگ ہوتا ہے ہم انسانی تاریخ کو قدیم۔ وسطی اور حال میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ لیکن آسمان کی زندگی میں ایک ہزار سال رات کے ایک پہر کی مانند ہیں اور آسمان کے نزدیک یہ چھ پہر غم اور کھوئے ہوؤں کی بحالی کی ایک رات کے برابر ہیں۔

آسمان جو کچھ دے سکتا تھا اس نے دیا اور یہ لامحدود انعام عطا کیا۔ اور سارے آسمان کو یہ کام کرنا پڑا۔ فرشتوں کے بارے میں یہ لکھا ہے "کیا وہ سب خدمت گزار روحیں نہیں۔ جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں ۱

گم شدہ حکومت کو پھر حاصل کرنا

جتنے جہان آسمان میں چمک رہے ہیں وہ خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔ یہی زمین تھی جو کھوئی گئی۔ اِسکی روشنی تاریک ہو گئی۔ خدا کی کامل حکومت کے دائرے سے یہ بھٹک گئی۔

تب خداوند یہاں آیا تاکہ اِسے ڈھونڈے اور واپس لائے۔ جو فرشتے اس زمین کے خلق ہونے پر شادیانے بجاتے تھے جب صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے اور سارے بنی خدا خوشی کے نعرے مارتے تھے۔ وہ پھر ایسی ہی خوشی منائیں گے جب خداوند اسکو واپس لائے گا اور یہ زمین لعنت سے مخلصی پائے گی اور خدا کے کامل جلال کے ساتھ درخشاں عالم میں پھر چمکنے لگے گی۔

۱ (عبرانی ۱:۱۴)

دنیا کے سب سے بلند پہاڑ ہمالیہ پر ایک تسکین دہ نظارہ

مسیح نہ صرف کھوئے ہوئے انسان کو مخلصی دیتا ہے۔ بلکہ وہ اِس کھوئی ہوئی زمین کو بھی مخلصی دیتا ہے۔ اُس نے فرمایا تھا کہ ابنِ آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا۱

گناہ کرنے سے انسان نے نہ صرف اپنی راستبازی اور زندگی کھو دی بلکہ اپنی حکومت بھی۔ شروع میں انسان ساری زمین پر حکومت رکھتا تھا۲ جیسا کہ زبور نویس نے لکھا "تُو نے اُس کو اپنے ہاتھ کے کاموں پر حکومت بخشی"۳ وہ زمین کا حاکم اور بادشاہ تھا۔ لیکن جب وہ شیطان کے پھندے میں پھنس گیا تو اُس نے اپنی حکومت دشمن کے سپرد کر دی اور یوں اپنے تئیں اپنے دشمن کے تصرف میں دے دیا۔ مسیح کے وسیلے سے یہ پھر بحال ہو گی۔ ایک قدیم نبی نے یہ فرمایا تھا "تو اے گلے کے برج اور صیہون کی بیٹی کے ٹیلے تجھ پر یہ آئے گی۔ یعنی پہلی سلطنت یروشلیم کی بیٹی کی بادشاہت"۴

وعدے کی اُمید

نجات کی انجیل کا وعدہ محض ایمان کے وسیلے ابدی زندگی کا وعدہ نہیں بلکہ نئی زمین میں ابدی میراث کا وعدہ ہے۔ خالق کی اُس تجویز کی تکمیل ہے جب اُس نے اِس جہان کو انسان کا وطن ہونے کے لئے بنایا تھا۔ اُمید کا وہ ستارہ تھا جو آدم اور حوا کے سامنے چمکا جب وہ باغِ عدن سے نکل کر اِس فانی جہان میں آئے۔ یہی وعدہ ابرہام سے تھا "یہ وعدہ کہ وہ دنیا کا وارث ہوگا"۵ وہ یہی دنیا کا وعدہ تھا جو موجودہ حالت میں ہے کیونکہ خدا نے ابرہام کو "کچھ میراث بلکہ قدم رکھنے کی بھی اس میں جگہ نہ دی"۶ خود ابرہام اِس کا منتظر و اُمیدوار تھا کہ اس گناہ آلودہ زمین میں نہ یہ وعدہ پورا ہوگا بلکہ نئی زمین میں جو گناہ سے صاف کی جائے گی۔

۱ (لوقا ۱۹: ۱۰) ۲ (پیدائش ۱: ۲۶) ۳ (زبور ۸: ۶) ۴ (میکاہ ۴: ۸)
۵ (رومیوں ۴: ۱۳) ۶ (اعمال ۷: ۵)

نئی زمین کی بابت ۔ لکھا گیا ہے کہ وہاں رات نہ ہوگی اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہونگے کیونکہ
خداوند خدا اُن کو روشن کریگا

اس کی اُمید کے بارے میں بائبل میں یہ لکھا ہے "ایمان ہی سے اُس نے وعدہ کئے ہوئے ملک میں اِس طرح مسافرانہ طور پر بود و باش کی کہ گویا غیر ملک ہے۔۔۔ کیونکہ وہ اُس پائدار شہر کا اُمیدوار تھا جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے۔"[1]

ابراہام ایمانداروں کا باپ نئے یروشلم ونئی زمین میں ابدی میراث پانے کا منتظر تھا جس کا وعدہ اُس سے اور اُسکی اولاد سے ہوا تھا۔ اور سارے ایمانداروں کو وہاں ہی میراث ملے گی۔ "اگر تم مسیح کے ہو تو اِبراہیم کی نسل اور وعدے کے مطابق وارث ہو"[2]

زبور نویس لکھتا ہے "حلیم زمین کے وارث ہونگے"[3]۔ مسیح نے اِسی وعدے کو دہرایا۔ "مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے"[4]

نئی زمین اور نیا یروشلم

یسعیاہ نبی کی معرفت خداوند نے فرمایا تھا کہ زمین نئی ہو کر نجات یافتہ لوگوں کا وطن ہوگی:— "دیکھو میں نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہوں اور جو آگے تھے اُن کا پھر ذکر نہ ہوگا اور وہ خاطر میں نہ آئیں گے"[5] جب سزا کی آگ سے گناہ اور گنہگار ہلاک ہو جائینگے تو یہ زمین پگھل کر اُس روز سوزاں کے ذریعہ صاف کی جائیگی۔ اِسی دن کے بارے میں پطرس رسول نے یہ لکھا تھا:— "جس میں آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور عناصر حرارت کی شدت سے گل جائیں گے۔۔۔۔۔۔ لیکن اُسکے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان ونئی زمین کا اِنتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بستی ہے"[6]

زمین اور آسمان کے عناصر کے پگھل جانے سے خالق اپنی قدرت کاملہ سے نئے آسمان ونئی زمین بنائیگا۔ پرانی دنیا صاف اور از سرِ نو تیار ہو کے ویسی ہی

۱ (عبرانی ۱۱: ۹ و ۱۰) ۲ (گلتیوں ۳: ۲۹) ۳ (زبور ۳۷: ۱۱) ۴ (متی ۵: ۵)
۵ (یسعیاہ ۶۵: ۱۷) ۶ (۲ پطرس ۳: ۱۲ و ۱۳)

کامل ہو جائے گی جیسا کہ شروع میں عدن کے فردوس کے وقت تھی۔ یہ وقت آرہا
ہے۔ کیونکہ یوحنا رسول نے اسے رویا میں دیکھا "پھر میں نے ایک نئے آسمان اور
ایک نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی۔ اُس نے
اُس شہر کو جو خدا اپنے فرزندوں کے لئے تیار کر رہا ہے آسمان سے اُترتے دیکھا۔ یعنی
نئے یروشلیم نئی زمین کی ابدی سلطنت کا دارالخلافہ۔ چنانچہ اُس نے یہ بیان کیا:۔

پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ
آدمیوں کے درمیان ہے وہ اُنکے ساتھ خیمہ کریگا اور وہ اُسکے لوگ ہونگے اور وہ
اُنکا خدا ہوگا اور وہ اُنکی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دیگا۔ اِسکے بعد موت نہیں رہے
گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں اور جو تخت پر بیٹھا
ہوا تھا اُس نے کہا کہ دیکھ میں ساری چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔ پھر اُس نے
کہا کہ لکھ لے کیونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں ۱

اگرچہ یہ ہماری عقل کی رسائی سے پرے ہے تو بھی یہ سچ ہے۔ نجات یافتہ لوگوں
کی زندگی اُنکی ابدی میراث میں ویسی ہی حقیقی ہوگی جیسی کہ اب اِس جہان میں
ہے۔ "وہ گھر بنائیں گے اور اُن میں بسیں گے وہ تاکستان لگائیں گے اور اُن کے
میوے کھائیں گے اور ایسا نہ ہوگا کہ وہ بنائیں اور دوسرا بسے ... بھیڑیا اور بھیڑ
ایک ساتھ چریں گے اور شیر ببر بیل کی مانند بھس کھائے گا لیکن سانپ جو ہے
سو خاک چاٹیگا۔ وہ میرے سارے مقدس پہاڑ پر دُکھ نہ دیں گے اور ہلاک نہ کرینگے
خداوند فرماتا ہے "۔ ۲

کل زمین باغ عدن کے فردوس کی مانند ہوگی جیسا کہ خدا نے شروع میں اُس
کو بنایا تھا اور ہفتہ بہ ہفتہ اور ماہ بہ ماہ نجات یافتہ لوگ اُس مقدس شہر میں خدا کے
ذوالجلال تخت کے آگے عبادت کے لئے حاضر ہوا کریں گے۔

۱ (مکاشفہ ۲۱:۳ سے ۵) ۲ (یسعیاہ ۶۵:۲۱-۲۵)

"جس طرح سے نئے آسمان و نئی زمین جو میں بناؤنگا میرے حضور قائم رہیں گے اُسی طرح تمہاری نسل اور تمہارا نام باقی رہے گا خداوند فرماتا ہے اور ایسا ہوگا کہ ایک نئے چاند سے دوسرے تک اور ایک سبت سے دوسرے تک سارے بشر عبادت کے لئے میرے حضور آئیں گے خداوند فرماتا ہے۔ ۱

مقدسوں کے ابدی وطن کی شان

جیسے بائبل کے پہلے "بابوں میں زمین کی اصلی کامل حالت کا ذکر ہے ویسے ہی پچھلے دو بابوں میں اُس زمین کے جلال کا بیان ہے جب وہ نئی بن جائے گی اور نورانی شہر ہوگا جسکی دیواریں یشب کی ہونگی اور پھاٹک موتی کے اور برہ کے تخت سے آب حیات کی ندی بہتی ہوگی جو بلور کی طرح صاف و شفاف ہوگی اور اُس ندی کے دونوں کناروں پر زندگی کا درخت ہوگا اور سب سے بڑھکر اور سب کے اوپر یسوع ہوگا "بادشاہ اپنے حسن میں"۔ جسکے بغیر اُس جو کونے مربع شہر میں کوئی شان شوکت نہ ہوگی "کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے اور برہ اُسکی روشنی ہے"۔ لیکن جیسا لکھا ہے "جو نعمتیں خدا نے اپنے پیار کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں وہ نہ آنکھوں نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں اور نہ کسی کے دل میں آئیں۔ ۲

صدیوں سے وعدہ کے فرزند اُس شہر کی طرف سفر کر رہے ہیں جسکی بنیادیں ہیں اور جسکا بنانے والا خدا ہے اور اُنہوں نے اقرار کیا کہ وہ زمین پر مسافر اور پردیسی تھے۔ چونکہ وہ راستبازی کی راہ پر چلتے رہے۔ اگرچہ بعض اوقات راستے میں مشکلات بھی آئے۔ لیکن اُس نورانی شہر کا نظارہ ہمیشہ اُنکے مدِنظر تھا۔ اور جب موت کا وقت آیا تو اُنکی آنکھیں اُس دن پر لگی تھیں جب کہ مسیح آئے گا تاکہ اُنہوں کو یروشلم میں لے جائے جسے وہ اوپر تیار کر رہا تھا۔

۱ (یسعیاہ ۶۶: ۲۲ و ۲۳) ۲ (۱ کرنتھی ۲: ۸)

کشمیر کا شالا مار باغ "دنیا میں کسی اور مقام پر ہونے کی نسبت ایک باغ میں ہم خدا کے زیادہ قریب ہیں"

ب اِس زمین کا دورہ تقریباً ختم ہو چکا ہے اور اُس مقدس نہر تک پہنچنے کو تھوڑا راستہ باقی ہے جہاں آب حیات کی ندی تخت کے وسط میں سے صاف بلور کی طرح نکل کر بہتی ہے۔ آب حیات فی الحقیقت وہاں ہے۔ کیونکہ خدا نے یوحنا رسول کو رویت میں یہ دکھایا تاکہ وہ ہمیں بتا سکے کہ اُس نے یہ دیکھا تھا۔ "مجھ یوحنا نے شہر مقدس نئے یروشلم کو دیکھا۔" "اُس نے مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آب حیات کا ایک دریا دکھایا"۔ ۱

خداوند مسیح ہر ایک کو دعوت دیتا ہے کہ وہ ابدی میراث میں شریک ہو اور وہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ اُنہیں آخر تک بچانے کی اُسے قدرت ہے جو اُسکے وسیلے خدا کے پاس جاتے ہیں۔ وہ ہر ایک شخص کے دل کے دروازے پر کھٹکھٹاتا ہے اور اندر آنا چاہتا ہے تاکہ وہ سارے گناہ کو دور کرے اور ہر ایک جان کو آسمانی وطن کے لئے تیار کرے۔

اور اُس مقدس کا جلال بھی ہم کو دعوت دے رہا ہے۔ "روح اور دلہن کہتے ہیں کہ آ۔ اور جو سنتا ہے وہ کہے اور جو پیاسا ہے وہ آئے اور جو کوئی چاہے اِس آبحیات کو مفت لے"۔ ۲ "جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بیشک میں جلد آنے والا ہوں۔ اے خداوند یسوع آ"

۱ (مکاشفہ ۲۱:۲ و ۲۲:۱) ۲ (مکاشفہ ۲۲:۱۷)

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی بلڈنگ - لنڈن
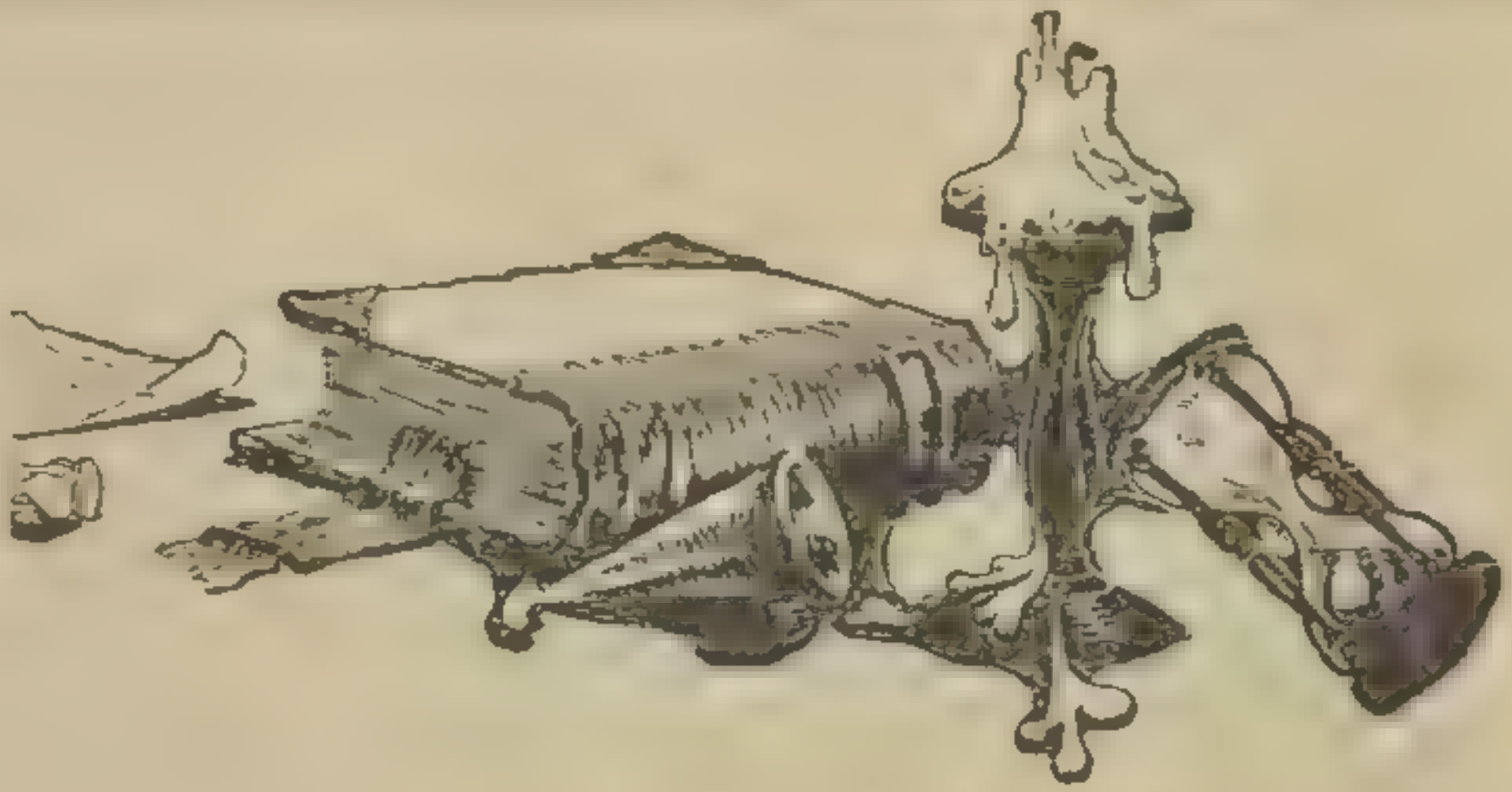
باب ۲۱

وہ کلام جو ہمارے زمانے میں بولتا ہے

بہت لوگ سبھی کتابیں لکھ سکتے ہیں ۔ لیکن زندہ کتاب صرف آسمان کا خدا ہی لکھ سکتا ہے جو زندگی کا چشمہ ہے "خدا کا کلام زندہ اور قائم ہے"۔ [۱] بائبل خدا کا زندہ کلام ہے ۔ ہم اسے ہاتھ میں پکڑتے ہیں ۔ ہم اِسے دیکھتے ہیں ۔ صورت اور چھپائی کے لحاظ سے یہ دوسری کتابوں کی مانند ہے ۔ لیکن اِن صفحوں میں سے خدا کی آواز سنائی دیتی ہے اور جو کلام یہ کرتی ہے وہ زندہ ہے ۔ جو شخص اِسے اپنے دل میں قبول کر لیتا ہے اُس کے لئے وہ سب کچھ کر سکتی ہے جو کہ صرف قدرت الٰہی ہی سے ہو سکتا ہے ۔

اِس کا مصنف خدا ہے

بائبل شریف (۶۶) کتابوں پر مشتمل ہے جنہیں پندرہ سو سال کے عرصے میں مختلف لوگوں نے لکھا تو بھی یہ ایک کتاب ہے کیونکہ اِس کے صفحوں میں سے ایک ہی آواز سارے زمانوں میں بولتی رہی ۔ مسٹر جن صاحب انیسویں صدی میں انگلستان کے مشہور دینی معلموں میں سے گزرے ہیں ۔ انہوں نے اِس کتاب کا جو تجربہ کیا اُسکی نسبت انہوں نے یہ فرمایا:—

۱ (۱ پطرس ۱:۲۳)

"جب میں اِسے دیکھتا ہوں مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِس میں سے ایک آواز یہ کہتے ہوئے نکلتی ہے میں خدا کی کتاب ہوں اے لوگو مجھے پڑھو - میں خدا کی تحریر ہوں- میرے ورقوں کو کھولو- کیونکہ مجھے خدا نے قلمبند کیا- اِسے پڑھو کیونکہ وہ میرا مصنف ہے"

"اِس کتاب نے اپنی نسبت یہ ظاہر کیا" ہر ایک صحیفہ خدا کے الہام سے ہے ۱"

"نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب خدا کی طرف سے بولتے تھے" ۲

یہ قادرِمطلق کی آواز ہے- دیگر مذاہب کی مقدس کتابوں سے یہ بہت مختلف ہے کیونکہ اُن کتابوں میں انسان خدا کی نسبت کچھ بتا رہا ہے- لیکن بائبل شریف میں خدا انسان سے کلام کر رہا ہے- اِن دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے- بائبل میں یہ ذکر نہیں کہ انسان تاریکی میں خدا کو ٹٹولتا پھرتا ہے- خدا کے مکاشفہ کی اِس کتاب میں ہم کو یہ نظر آتا ہے کہ خدا کا ہاتھ کھوئے ہوؤں کو بچانے کے لئے آسمان سے اتر رہا ہے اور پرمحبت باپ کی آواز اپنے بچوں کو بلا رہی ہے ہر جگہ اور ہر شخص کو وہ آواز بلاتی ہے- "کان جھکاؤ اور مجھ پاس آؤ- سنو تاکہ تمہاری جان زندہ رہے" ۳

کلام جو خلق کرتا ہے

تعلیم دینے کی نسبت کچھ اور بھی اس کلام کا خاصہ ہے- ہمیں قدرت کے کلام کی ضرورت ہے جو ہمیں گناہوں کی معافی کی خبر دے سکے اور مرنے کے بعد آسمان کی طرف لے جا سکے- چین کے ایک مشہور داناؤں میں سے منسیوس (Meencius) نامی نے یہ کہا تھا کہ "تعلیم سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے لیکن کام کرنے کی قوت نہیں ملتی" اِس جملے میں انہوں نے دانائی کو ایک کوزے میں بند کر دیا- ہم کو ایسی تعلیم چاہئیے جس کے ذریعہ کام کرنے کے لئے ایسی قدرت مل سکے- یہ صرف خدا کے کلام میں مل سکتی ہے- مسیح ابن خدا نے یہ فرمایا ہے "زندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے

۱ (۲ تمتھیس ۳:۱۶) ۲ (۲ پطرس ۱:۲۱) ۳ (یسعیاہ ۵۵:۳)

کچھ زندہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں ۱
خدا کی باتیں زندہ باتیں ہیں ۔ ابتدا میں خدا نے کہا "اُجالا ہو" اور نوراً تاریکی
میں سے اُجالا نکل آیا۔ جو کلمہ خدا نے فرمایا اُس میں قدرت تھی ۔ خداوند نے کہا
"زمین گھاس اگائے اور زمین پر گھاس کا فرش بچھ گیا۔ اُن سارے دنوں میں جو
زمین پیدا ہو رہی تھی قوت خلقہ اُس کلمہ میں تھی جو اُس نے فرمایا۔ خداوند کے کلام
سے آسمان بنے اور اُن کے سارے لشکر اُس کے منہ کے دم سے" ۲ "اُس نے کہا
اور وہ ہو گیا۔ اُس نے فرمایا اور وہ برپا ہوا" ۳

ایسے ہی جب کبھی یہ کلام تعلیم دیتا ہے تو قوت خلقہ اُس کلام میں ہوتی ہے اور
جو لوگ اُس تعلیم کو قبول کر لیتے ہیں تو جو روحیں خطاؤں اور گناہوں میں مردہ تھیں
اُن میں وہ اپنا اثر کرنے لگتی ہے ۔ گناہ گار شخص کو یہ ضرورت ہے کہ وہ روحانی طور پر
از سر نو پیدا ہو۔ ہم جانتے ہیں کیونکہ تقریباً دو ہزار سال گزرے مسیح ابن خدا نے
اِس زمین پر خدمت کے ایام میں ایک شخص کو جو نجات کے طریقے کی تلاش کرتا تھا
یہ کہا۔ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی
بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا" ۴

اور خدا کا کلام (یعنی بائبل جو آسمان سے آئی) جب ایمان سے قبول کیا جائے تو
نئی پیدائش جو "اوپر سے" ہے عمل میں آتی ہے۔ چنانچہ بائبل کے لکھنے والوں میں
سے ایک نے یہ کہا "تم تخم فانی سے نہیں ۔ بلکہ غیر فانی سے خدا کی کلام کے وسیلے جو
زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں" ۵

کلام جو باطن میں تاثیر کرتا ہے

خدا کے کلام سے نہ صرف نیا جنم ملتا ہے۔ جس کے ذریعہ ایماندار نیا انسان بن

---

۱ (یوحنا ۶:۶۳) ۲ (زبور ۳۳:۶) ۳ (زبور ۳۳:۹) ۴ (یوحنا ۳:۳)
۵ (۱ پطرس ۱:۲۳)

جاتا ہے۔ گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور باطن میں نیا دل پیدا ہو جاتا ہے بلکہ وہ کلام آدمی کو نیا مخلوق بناتا ہے اور جو ایماندار دل سے اُس کا مطالعہ کرتا اور اُسے پیار کرتا ہے۔ اُسکی زندگی میں ایسی قوت پیدا کر دیتا ہے جو خود آدمی میں نہ تھی۔ قدیم شہر تھسلینکے کے جو یونانی بتوں کی طرف سے ہٹ کر خدا کی طرف پھرے تاکہ وہ زندہ اور حقیقی خدا کی پرستش کریں دو ہزار سال گزرے پولوس رسول نے اُن کی نسبت یہ لکھا تھا "اِس واسطے ہم بھی بلاناغہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جب خدا کا پیغام ہماری معرفت تمہارے پاس پہنچا تو تم نے اُسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ جیسا حقیقت میں ہے۔ خدا کا کلام جان کر قبول کیا اور وہ تم میں جو ایمان لائے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے" ۱

یہ کلام خود باطن میں اثر کرتا ہے۔ اور اِس کا اثر کارگر ہوتا ہے۔ اگر بائبل گھر میں ہو اور اُس کو نہ کوئی پڑھے نہ پیار کرے تو اُس میں کوئی جادو کی طاقت نہیں لیکن خدا کا وعدہ ہے کہ جو شخص دل سے اُس کی آواز سنیگا اور اُس کے کلام سے کام لے گا تو وہ اپنی قدرت کی روح کے وسیلے اُس کے اندر بسے گا۔ خود خداوند یسوع نے ہمیں بتایا کہ اِس کلام کی قدرت کا راز کیا ہے جس کے وسیلے سے وہ ایماندار کے دل میں اثر کرتا ہے "اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کریگا اور میرا باپ اُس سے محبت رکھیگا اور ہم اُسکے پاس آئیں گے اور اُسکے ساتھ سکونت کریں گے" ۲

پس کچھ تعجب نہیں کہ اِس کلام کو ماننے اور قبول کرنے سے الہٰی قدرت زندگی میں آجاتی ہے۔ جس کے ذریعہ اِنسان کی سیرت کا بدلنا ممکن ہو جاتا ہے اور فتوحات حاصل ہوتی ہیں اور آدمی خدا کے ہر ایک حکم کی اِطاعت کرنے لگ جاتا ہے۔

کلام ہمارا محافظ اور حامی ہے

جب مسیح اِس زمین پر آیا تاکہ ہمارے نمونے کے لئے اِس جسم میں زندگی بسر

---

۱ (۱ تھسلنیکے ۲: ۱۳) ۲ (یوحنا ۱۴: ۲۳)

کرے اور گناہ کے لئے اپنی جان قربان کرے تو اِس خدا کے فرزند نے اپنے آپ کو اپنے بھائیوں کی مانند بنایا۔ چنانچہ اُس نے ایک موقعہ پر یہ کہا تھا۔ "میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کرسکتا" ۱۔ جب اُسے آزمائش پیش آئی تو اُس نے کتاب مقدس میں پناہ لی۔ جب شیطان آ کر اُسے گناہ میں مبتلا کیا چاہتا تھا تو اُس نجات دہندے نے یہ فرمایا۔ "یہ لکھا ہے" الغرض یہ اُسکی محکم پناہ گاہ تھی جب آزمانے والا پھر آیا۔ تو اُس نے یہی کہا ہے "یہ لکھا ہے" تیسری دفعہ بھی اُس نے اِسی اوزار کو اِستعمال کیا "یہ لکھا ہے" ۲

مسیح نے حق کے نوشتوں ہی میں پناہ لی۔ بس بائبل دشمن کے حملے کے وقت ڈھال کا کام دیتی ہے۔ جیسے خداوند یسوع نے نوشتوں کا مطالعہ کیا۔ اور اُسکے الفاظ کو اپنے دل میں چھپا رکھا تا کہ آزمائش کے وقت مقابلہ کر سکے۔ اِسی طرح ہر مسیحی آدمی کو چاہیئے کہ خدا کے پاک کلام کا مطالعہ کرے اور سوچا کرے تا کہ اُسکی پند و نصیحت گناہ کی طرف آزمائش کے مقابلے میں اُسکے حامی و مددگار ہوں۔ چنانچہ زبور نویس نے یہ لکھا۔ "میں نے تیرے کلام کو اپنے دل کے بیچ چھپا لیا تا کہ میں تیرا گناہ نہ کروں" ۳ نبیوں کا یہی طریقہ تھا۔ اور ہمارے نمونہ مسیح کا یہی طریقہ تھا۔ اور یہی طریقہ ہمارا ہونا چاہیئے۔

زندگی کی روٹی

خدا کا کلام روح کے لئے روزمرہ کی خوراک ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "آدمی صرف روٹی سے نہیں بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔ جیتا رہیگا" ۴

اکثروں کا یہ تجربہ ہے کہ بعض ضروری کاموں کی وجہ سے آدمی سارا دن کام میں لگا رہتا ہے اور کھانا کھانا بھول جاتا ہے اور اُسے اِس فاقے کا خیال بھی نہیں آتا لیکن تھوڑی دیر بعد کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور بدن کی طاقت گھٹ

۱ (یوحنا ۵:۱۹) ۲ (متی ۴:۱ سے ۱۱) ۳ (زبور ۱۱۹:۱۱) ۴ (متی ۴:۴)

جاتی ہے۔ اِس تکلیف کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ روٹی نہیں کھائی گئی اور بدن اپنی طاقت بحال کیا چاہتا ہے۔ ویسے ہی روحانی زندگی کے لئے خدا کے کلام کی خوراک درکار ہے۔ خدا کی "ہر ایک بات" میں زندگی ہے۔ قدیم نبیوں میں سے ایک نبی اور بادشاہ حضرت داؤد نے خدا کے کلام کا یہ تجربہ کیا کہ وہ شہد بلکہ شہد کے چھتے سے زیادہ شیریں تھا ۱ (یا شہد کے ٹپکوں سے زیادہ شیریں تھا) جیسے شہد کے چھتے کے الٹ جانے سے اُس کے خانے کھل جاتے ہیں اور شہد کے قطرے ٹپکنے لگتے ہیں ٹھیک۔ اِسی طرح خداوند کی ہر ایک بات اُس روح کے لئے شیرینی اور زندگی سے پر ہے۔ جو مقدس نوشتوں پر گذران کرتی ہے۔

کل نوع انسان کے لئے کتاب

بائبل ہر زبان میں انسان کے دل سے متکلم ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم میں صدیوں سے یہ ثابت ہوتا چلا آیا ہے کہ اُسے زندگی بدل ڈالنے اور بہتر بنانے کی قدرت حاصل ہے۔ اِس امر کے متعلق کہ بائبل کل نوع انسان سے متکلم ہے ڈاکٹر ہینری وان ڈائک (Dr. Henry Van Dyke) نے یہ لکھا تھا۔ "یہ مشرق میں پیدا ہوئی مشرقی صورت اور خیالات کا لباس پہنا۔ اب وہ ساری دنیا میں چلتی ہے۔ جس کے قدموں کی آہٹ سے سب مانوس ہیں اور یکے بعد دیگرے ملکوں میں داخل ہوتی ہے اور اُس کے اپنے عزیز ہر جگہ اُس کو ملتے ہیں وہ سینکڑوں زبانوں کے ذریعے آدمی کے دل سے کلام کرتی ہے۔ وہ محلوں میں داخل ہوتی ہے تاکہ بادشاہوں کو یہ بتائے کہ وہ خدا تعالےٰ کے خادم ہیں اور جھونپڑوں میں جا کر وہ دہقانوں کو یقین دلاتی ہے کہ وہ خدا کے فرزند ہیں۔ بچے بڑی خوشی اور حیرت سے اِس کی کہانیاں سنتے ہیں۔ اور دانا لوگ اُن کو زندگی کی تمثیلیں سمجھ کر غور کرتے ہیں۔ خطرے کے وقت کے لئے یہ امن و صلح کا کلام ہے۔ مصیبت کے وقت کے لئے یہ

---

۱ (زبور ۱۹: ۱۰)

تسلی کا کلام ہے - تاریکی کی ساعت کے لئے یہ روشنی کا کلام ہے - اِسکی باتیں لوگوں کے مجمعوں میں سنائی جاتی ہیں اور اِسکی نصیحتیں بیلسوں کے کام آتی ہیں - دانا اور مغرور اِسکی آگاہی سن کر کانپتے ہیں لیکن زخمی اور تائبوں کے لئے اسکی آواز ایسی ہے جیسی ماں کی آواز ...... اِسکی بڑی بڑی باتیں زیادہ قیمتی ہوتی جاتی ہیں جیسے کہ وہ موتی جو دل کے نزدیک ٹکتے ہیں - جس شخص نے اِس کلام کا خزانہ پالیا وہ شخص غریب یا مفلس نہیں ہو سکتا - جب زمین کا نظارہ تاریک ہو جاتا اور جاتری کانپتے کانپتے موت کے سائے کی وادی میں داخل ہوتا ہے تو وہ ڈرتا نہیں وہ اپنے ہاتھ میں مقدس نوشتوں کو بطور عصا و چھڑی کے پکڑ لیتا ہے - وہ اپنے دوستوں اور رفیقوں کو خدا حافظ کہتا ہے کہ ہم پھر ملیں گے - اِس پروانۂ راہداری سے مطمئن ہو کر وہ اُس سنسان درے میں سے گزرتا ہے جو تاریکی میں سے ہو کر نور میں پہنچتا ہے'' (The Century Magazine)

تمام شد